وَتَزَوَّدُوْ فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى

زادِ سفر

اِمام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارِح صحیح مسلم کی مقبول کتاب
''ریاض الصالحین'' کا سلیس ترجمہ ضروری حواشی
وتشریحی عنوانات کے ساتھ

مترجمہ:
اَمۃ اللہ تسنیم مرحومہ
ہمشیرہ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

حصّہ دوم

مکتبۂ اسلام

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب : زادِ سفر (حصہ دوم) (ترجمہ ریاض الصالحین)

مترجمہ : اَمۃ اللہ تسنیم مرحومہ

سالِ اشاعت : مارچ ـــ ۲۰۱۱ء

کمپوزنگ : ناشر کمپیوٹر لکھنؤ۔ فون : 2281223

مطبوعہ : کاکوری آفسیٹ پریس لکھنؤ۔

قیمت :

ناشر

مکتبۂ اسلام

۲/۵۴ ۱۷۱، محمد علی لین، گوئن روڈ، لکھنؤ۔ ۲۲۶۰۱۸

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱)	کھانے کا ادب اور اس کی تعلیم وتربیت	۱۳
۲)	تین انگلیوں سے کھانے کا بیان	۱۸
۳)	پانی پینے کا بیان	۲۰
۴)	کھڑے ہوکر پانی پینے کا بیان	۲۱
۵)	سونا چاندی کے برتنوں کا حکم	۲۲
۶)	لباس کا بیان	۲۴
۷)	تواضع کے خیال سے عمدہ لباس چھوڑ دینے کا بیان	۳۰
۸)	سونے کے آداب	۳۳
۹)	مجلس کے آداب کا بیان	۳۵
۱۰)	خواب	۳۸
۱۱)	سلام کا بیان	۴۰
۱۲)	سلام کس طرح کیا جائے	۴۲
۱۳)	گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کا بیان	۴۵
۱۴)	گھر میں داخل ہونے کی اجازت اور اس کے آداب	۴۷
۱۵)	چھینک کا جواب دینا	۴۹
۱۶)	مصافحہ کا بیان	۵۰
۱۷)	عیادت کی فضیلت	۵۲
۱۸)	میت کے احکام	۵۷

نمبر شمار مضامین	صفحہ
۱۹) میت کے لئے صدقہ اور دُعائیں	۶۶
۲۰) آدابِ سفر	۶۹
۲۱ چلنے، اُترنے، ٹھکانا بنانے اور سفر میں سونے کے آداب	۷۰
۲۲) جانوروں پر سوار ہوتے وقت کیا دُعا پڑھے	۷۳
۲۳) قرآن کی فضیلت	۷۹
۲۴) وضو کی فضیلت	۸۷
۲۵) اذان کی فضیلت	۹۰
۲۶) نماز کی فضیلت	۹۳
۲۷) مسجد میں جانے کی فضیلت	۹۵
۲۸) جماعت کی فضیلت	۹۷
۲۹) نماز پنجگانہ کی فضیلت	۱۰۰
۳۰) صفوں کے برابر کرنے کا حکم	۱۰۲
۳۱) فرائض کے ساتھ سنن مؤکدہ کی فضیلت	۱۰۵
۳۲) فجر کی دو رکعتوں کے بعد لیٹنا مستحب ہے	۱۰۸
۳۳) نوافل	۱۱۱
۳۴) اشراق اور چاشت کی نماز کی فضیلت	۱۱۲
۳۵) جمعہ کے دن کی فضیلت	۱۱۴
۳۶) سجدۂ شکر ادا کرنے کا بیان	۱۱۶
۳۷) رات کے قیام کی فضیلت	۱۱۷
۳۸) قیام رمضان کا بیان	۱۲۲
۳۹) لیلۃ القدر کے قیام کی فضیلت	۱۲۳

نمبر شمار مضامین	صفحہ

۴۰) مسواک کی فضیلت ۱۲۴
۴۱) زکوٰۃ کی فضیلت ۱۲۶
۴۲) رمضان کی فضیلت ۱۳۱
۴۳) رمضان میں جودوکرم کی فضیلت ۱۳۴
۴۴) شعبان کے پندرھویں سے روزہ رکھنے کی ممانعت ۱۳۴
۴۵) چاند دیکھنے کا بیان ۱۳۵
۴۶) سحری کا بیان ۱۳۵
۴۷) افطار کا بیان ۱۳۶
۴۸) روزہ کے مسائل ۱۳۸
۴۹) محرم اور شعبان کے روزہ کا بیان ۱۳۸
۵۰) عرفہ اور عاشورہ کے روزوں کا بیان ۱۴۰
۵۱) شوال کے چھ روزوں کا بیان ۱۴۰
۵۲) دوشنبہ اور جمعرات کے روزوں کا بیان ۱۴۰
۵۳) مہینہ میں تین دن کے روزوں کا بیان ۱۴۱
۵۴) روزہ کھلوانے کی فضیلت ۱۴۲
۵۵) اعتکاف کا بیان ۱۴۲
۵۶) حج کا بیان ۱۴۳
۵۷) باب الجہاد ۱۴۶
۵۸) شہادت کی مختلف شکلیں ۱۶۴
۵۹) آزاد کرنے کی فضیلت ۱۶۵
۶۰) احسان کرنے کی فضیلت ۱۶۶

نمبرشمار مضامین	صفحہ

٦١) اس غلام کی فضیلت جواللہ اور اپنے آقا کا حق ادا کرے ١٦٧
٦٢) ایسی عبادت کی فضیلت جو فتنہ اور فساد کے زمانہ میں ہو ١٦٨
٦٣) لین دین اور قرض میں نرمی کی فضیلت ١٦٨
٦٤) علم کی فضیلت ١٧١
٦٥) شکر کی فضیلت ١٧٥
٦٦) درود کی فضیلت ١٧٧
٦٧) ذکر کی فضیلت ١٨٠
٦٨) کھڑے بیٹھے اللہ کے ذکر کی فضیلت ١٩٠
٦٩) حلقہ باندھ کر ذکر کرنے کی فضیلت ١٩١
٧٠) صبح وشام ذکر کرنے کی فضیلت ١٩٥
٧١) سونے کا بیان ١٩٨
٧٢) دُعاؤں کی فضیلت ٢٠١
٧٣) غیبت میں دُعا کرنے کا بیان ٢١٠
٧٤) متفرقات ٢١١
٧٥) اللہ والوں کی کرامت اور فضیلت کا بیان ٢١٣
٧٦) منہیات اور محرمات ٢٢١
٧٧) غیبت کی حرمت اور زبان کی حفاظت کی تاکید ٢٢١
٧٨) غیبت نہ سننے کا بیان ٢٢٧
٧٩) کن مواقع پر غیبت جائز ہے ٢٢٨
٨٠) چغلی کا بیان ٢٣٢
٨١) حاکم تک بات نہ لے جانے کا بیان ٢٣٣

نمبر شمار مضامین	صفحہ

۸۲) دو چہرے والوں کا بیان........................ ۲۳۳
۸۳) جھوٹ کی حُرمت........................ ۲۳۴
۸۴) جھوٹ بولنا کس موقع پر جائز ہے؟........................ ۲۳۹
۸۵) جو بات زبان سے کہے تحقیق کر کے کہے........................ ۲۴۰
۸۶) جھوٹی گواہی........................ ۲۴۱
۸۷) کسی آدمی یا چوپائے کا نام لے کر لعنت کرنے کی حُرمت........................ ۲۴۲
۸۸) کن لوگوں پر لعنت کرنا جائز ہے........................ ۲۴۴
۸۹) مسلمانوں کو ناحق گالی دینے کی حرمت........................ ۲۴۵
۹۰) ایذا دینے کی حرمت........................ ۲۴۷
۹۱) قطع تعلق کرنے اور آپس میں دشمنی رکھنے کی حرمت........................ ۲۴۸
۹۲) حسد کا بیان........................ ۲۴۹
۹۳) تجسّس کی حرمت........................ ۲۴۹
۹۴) مسلمانوں پر ناحق بدظنی کرنے کی حرمت........................ ۲۵۱
۹۵) مسلمانوں کی حقارت کرنے کی حرمت........................ ۲۵۱
۹۶) کسی مسلمان کی مصیبت پر خوشی ظاہر کرنے کی حرمت........................ ۲۵۲
۹۷) حسب ونسب میں طعن کرنے کی حرمت........................ ۲۵۳
۹۸) دھوکہ دینے کی حرمت........................ ۲۵۳
۹۹) سودے کے دام بڑھانے کے لئے قیمت لگانے کی ممانعت........................ ۲۵۴
۱۰۰) غدّاری کی حرمت........................ ۲۵۵
۱۰۱) احسان جتانے کی حرمت........................ ۲۵۶
۱۰۲) فخر اور سرکشی کی حرمت........................ ۲۵۷

نمبر شمار مضامین	صفحہ

۱۰۳) تین دن سے زیادہ مسلمانوں سے مقاطعہ کی حرمت ۲۵۸
۱۰۴) سرگوشی ۲۵۹
۱۰۵) ناحق کسی کو تکلیف پہنچانے کی حرمت ۲۶۰
۱۰۶) جاندار کو آگ میں جلانے کی حرمت ۲۶۳
۱۰۷) حقدار کا حق دینے میں ٹال مٹول کرنے کی حرمت ۲۶۴
۱۰۸) ہدیہ اور صدقہ دے کر واپس لینے کی حرمت ۲۶۵
۱۰۹) یتیم کا مال کھانے کی حرمت ۲۶۵
۱۱۰) سود کی حرمت ۲۶۶
۱۱۱) رِیا کی حرمت ۲۶۷
۱۱۲) غیر محرم کی طرف بغیر شرعی حاجت کے دیکھنے کی حرمت ۲۷۰
۱۱۳) نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے کی حرمت ۲۷۲
۱۱۴) مردوں کی عورتوں سے اور عورتوں کی مردوں سے
مشابہت کرنے کی حرمت ۲۷۳
۱۱۵) شیطان کی مشابہت کرنا ۲۷۴
۱۱۶) بال سیاہ کرنے کی ممانعت ۲۷۴
۱۱۷) کچھ سر مونڈنے اور کچھ چھوڑ دینے کی ممانعت ۲۷۵
۱۱۸) بال میں بال ملانے اور گودنے اور دانتوں کو تیز کرنے کی ممانعت ۲۷۵
۱۱۹) سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت ۲۷۷
۱۲۰) داہنے ہاتھ سے استنجا اور بلا عذر داہنا ہاتھ خراب کرنے کی ممانعت ۲۷۸
۱۲۱) ایک پاؤں میں جوتا یا موزہ پہن کر چلنے
اور بلا عذر کھڑے ہو کر پہننے کی ممانعت ۲۷۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۲۲	سوتے وقت آگ بجھا دینے کا حکم	۲۷۹
۱۲۳	تکلف کی ممانعت	۲۷۹
۱۲۴	میت پر نوحہ، سینہ کوبی کرنے، گریبان پھاڑنے، بال اکھیڑنے، سر منڈانے کی ممانعت	۲۸۰
	کاہنوں اور نجومیوں کے پاس آنے جانے کی ممانعت	۲۸۳
۱۲۵	شگون لینے کی ممانعت	۲۸۵
۱۲۶	جاندار کی تصویر بنانے کی ممانعت	۲۸۶
۱۲۷	کون سا کتا ممنوع ہے اور کون سا کتا پالنا جائز ہے	۲۸۸
۱۲۸	اونٹوں اور چوپاؤں کے گردن میں گھنٹہ باندھنے کی ممانعت	۲۸۹
۱۲۹	جلالہ اونٹ پر سوار ہونے کی ممانعت	۲۸۹
	مسجد میں تھوک اور کھنکھار کی ممانعت	۲۹۰
۱۳۰	مسجد میں جھگڑنے اور آواز بلند کرنے اور خرید وفروخت کرنے کی ممانعت	۲۹۰
۱۳۱	لہسن، پیاز یا کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت	۲۹۱
۱۳۲	جمعہ کے دن احتبا کی صورت میں بیٹھنے کی ممانعت	۲۹۲
۱۳۳	عشرۂ ذی الحجہ میں قربانی کا ارادہ ہو تو ناخن تراشنے کی ممانعت	۲۹۳
۱۳۴	اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانے کی ممانعت	۲۹۳
۱۳۵	جھوٹی قسم کھا کر مال ہضم کر لینے کی سزا	۲۹۴
۱۳۶	قسم کھا کر نیکی کی بات دیکھ کر اس کو اختیار کرنے کا حکم	۲۹۵
۱۳۷	لایعنی قسمیں کھانے کی ممانعت	۲۹۶
۱۳۸	سودا کرتے وقت قسم کھانے کی ممانعت	۲۹۷

نمبر شمار مضامین	صفحہ

۱۳۹) اللہ کا نام لے کر سوال کرنا ۲۹۷
۱۴۰) بڑھے چڑھے نام رکھنے کی ممانعت ۲۹۸
۱۴۱) فاسق اور بدعتی کو سردار کہنے کی ممانعت ۲۹۸
۱۴۲) بخار کو گالی دینے کی ممانعت ۲۹۸
۱۴۳) آندھی کو دیکھ کر ۲۹۹
۱۴۴) مُرغ کو بُرا کہنے کی ممانعت ۳۰۰
۱۴۵) مختلف اقوال کا مختلف نتیجہ ۳۰۰
۱۴۶) مسلمانوں کو کافر کے لقب سے پکارنے کی ممانعت ۳۰۰
۱۴۷) فحش اور بدگوئی کی ممانعت ۳۰۱
۱۴۸) تکلف سے بنا بنا کر بولنے فصاحت و بلاغت چھانٹنے کی ممانعت ۳۰۱
۱۴۹) نفس کو خبیث کہنے کی ممانعت ۳۰۲
۱۵۰) انگور کو کرم کہنے کی ممانعت ۳۰۲
۱۵۱) دوسری عورت کی تعریف اپنے شوہر سے بیان کرنے کی ممانعت ۳۰۳
۱۵۲) ایسا سوال کرنے کی ممانعت کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو دے دے ۳۰۳
۱۵۳) ماشاء اللہ کہنا ۳۰۴
۱۵۴) عشاء کے بعد بات چیت کرنے کی کراہت ۳۰۴
۱۵۵) شوہر کی خلاف ورزی کرنے کی ممانعت ۳۰۵
۱۵۶) خاوند کی موجودگی میں بے اجازت نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت ۳۰۵
۱۵۷) امام سے پہلے رکوع اور سجدے سے سر اٹھانے کی ممانعت ۳۰۵
۱۵۸) نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت ۳۰۶
۱۶۹) کھانے کے وقت اور پائخانہ، پیشاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت ۳۰۶

صفحہ	نمبر شمار مضامین

۱۶۰) نماز میں نگاہ اوپر اٹھانے کی ممانعت ۳۰۶
۱۶۱) نماز میں دائیں بائیں دیکھنے کی ممانعت ۳۰۷
۱۶۲) قبروں پر نماز پڑھنے کی ممانعت ۳۰۷
۱۶۳) نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت ۳۰۷
۱۶۴) اقامت کے بعد نفل نماز پڑھنے کی ممانعت ۳۰۸
۱۶۵) جمعہ کے دن کو روزہ اور جمعہ کی رات کو تہجد کے ساتھ
مخصوص کرنے کی ممانعت ۳۰۸
۱۶۶) مسلسل روزہ رکھنے کی ممانعت ۳۰۹
۱۶۷) قبر پر بیٹھنے کی ممانعت ۳۰۹
۱۶۸) پختہ قبر بنانے کی ممانعت ۳۰۹
۱۶۹) غلام کے بھاگنے پر وعید ۳۱۰
۱۷۰) حدوں کے بارے میں سفارش کرنے کی تحریم ۳۱۰
۱۷۱) راستہ میں غلاظت کرنے کی ممانعت ۳۱۱
۱۷۲) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت ۳۱۱
۱۷۳) اولاد میں ایک کو ایک پر ترجیح دینے کی ممانعت ۳۱۲
۱۷۴) میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی ممانعت ۳۱۲
۱۷۵) ایک مسلمان بھائی کے سودے پر سودا کرنے
اور اس کے پیغام پر اپنا پیغام دینے کی ممانعت ۳۱۳
۱۷۶) مال کو شریعت کے خلاف ضائع کرنے کی ممانعت ۳۱۵
۱۷۷) تیر و تلوار سے اشارہ کرنے کی ممانعت ۳۱۵
۱۷۸) اذان سن کر بلا عذر بغیر فرض پڑھے چلے جانے کی ممانعت ۳۱۶

نمبر شمار مضامین	صفحہ

۱۷۹) خوشبو واپس کرنے کی ممانعت ۳۱۶
۱۸۰) منہ پر تعریف کرنے کی ممانعت ۳۱۷
۱۸۱) جس شہر میں وبا پھیلی ہو وہاں سے آنے اور وہاں جانے کی ممانعت ۳۱۸
۱۸۲) جادو کرنے اور سیکھنے کی ممانعت ۳۲۰
۱۸۳) کفرستان میں قرآن لے جانے کی ممانعت ۳۲۱
۱۸۴) سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے کی ممانعت ۳۲۱
۱۸۵) مرد کو زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننے کی ممانعت ۳۲۲
۱۸۶) رات تک چپ رہنے کی ممانعت ۳۲۲
۱۸۷) اپنے کو غیر کی طرف منسوب کرنے کی ممانعت ۳۲۳
۱۸۸) منہیات کے ارتکاب کی ممانعت ۳۲۴
۱۸۹) جو شخص محرمات کا مرتکب ہو اس کو کیا کرنا چاہئے ۳۲۵
۱۹۰) قیامت کا بیان ۳۲۶
۱۹۱) متفرقات ۳۳۴
۱۹۲) استغفار کا بیان ۳۵۵
۱۹۳) جنت کی صفتوں کا بیان جو اہل ایمان کے لئے تیار کی گئی ہیں ۳۵۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کھانے کا اَدب اور اُس کی تعلیم و تربیت

تین ہدایتیں

حضرت عمرؓ بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر سیدھے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ (بخاری، مسلم)

اگر بسم اللہ شروع میں یاد نہ رہے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کھانا بسم اللہ کہہ کر شروع کیا کرو اگر ابتداء میں کہنا یاد نہ رہے تو پھر بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ کہنا چاہئے۔
(ابوداؤد، ترمذی)

بسم اللہ کہنے پر شیطان کی مایوسی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہہ لیتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں نہ رات گزارنے کا ٹھکانا ہے اور نہ کھانے کا سہارا ہے اور جب آدمی گھر میں جاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ رات گزارنے کی جگہ تو مل گئی اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات بسر کرنے کی جگہ بھی پالی اور کھانا(۱) بھی تم کو مل گیا۔ (مسلم)

---

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ غفلت میں شیطان کو بہکانے کا بڑا موقع مل جاتا ہے اگر آدمی ہر وقت اللہ کا ذکر کرتا رہے تو شیطان کو کبھی اس کا موقع نہیں مل سکتا۔

شیطان کی کوشش

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب کبھی ہم کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہو جاتا تھا تو ہم اس وقت تک کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتے تھے جب تک حضور ﷺ شروع نہ فرمالیتے، ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ کھانے میں شریک تھے کہ ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی، گویا کوئی اس کو دوڑا رہا ہے اور وہ کھانے میں ہاتھ ڈالنے والی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی دوڑتا ہوا آیا اور کھانے کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن حضور ﷺ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، پھر فرمایا جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا تو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔ چنانچہ شیطان اس لڑکی کو اپنے ساتھ لایا تھا کہ اس کے ذریعہ کھانا حلال کر لے، مگر میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو پھر اس دیہاتی کو لایا کہ اس کے ذریعہ اپنے لئے کھانا حلال کر لے تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، اُسی کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ ان دونوں کے ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی میرے ہاتھ میں ہے۔ پھر بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کیا۔(۱) (مسلم)

بسم اللہ کا شیطان پر اثر

حضرت امیہ مخشیؓ صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے ایک آدمی نے کھانا شروع کیا اور بسم اللہ نہ کہا جب صرف ایک لقمہ باقی رہا اور اس کو منہ تک لے جانے لگا تو کہا بِسْمِ اللہِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔ تو حضور ﷺ مسکرا دئے اور فرمایا شیطان برابر اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا، جب اس نے بسم اللہ کہا تو شیطان نے اپنا سب کھایا پیا اُگل دیا یعنی قے کر دی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

بسم اللہ کی برکت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے چھ اصحاب کے ساتھ کھانا نوش فرما رہے تھے، اتنے میں ایک دیہاتی آگیا اور اس نے سارا کھانا دو لقموں میں

---

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ کہنا ضروری ہے۔

ختم کر دیا، آپ نے فرمایا، اگر یہ بسم اللہ کہہ کر شروع کرتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا۔(۱)(ترمذی)

کھانے کے اختتام پر دُعا

حضرت ابو اُمامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تھا تو آپ یہ دعا فرماتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ كَثِيْراً طَيِّباً مُّبَارَكاً فِيْهِ غَيْرَ مُكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنىً عَنْهُ رَبَّنَا.

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کی سب تعریف ہے پاک اور برکت والی جس سے بے نیازی ممکن نہیں اے ہمارے رب۔ (بخاری)

کھانا کھا چکنے پر اللہ کی تعریف کرنے کا نتیجہ

حضرت معاذؓ بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کھانا کھا کر یہ کہا، سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے بغیر کسی حیلہ اور قوت کے یہ رزق عطا فرمایا تو اس کے اگلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔(ابوداؤد۔ ترمذی)

ناپسندیدہ کھانے کے ساتھ حضورؐ کا معاملہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر پسند آیا تو نوش فرمایا اور ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔(بخاری و مسلم)

سرکہ کی تعریف

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس اس وقت سرکہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے سرکہ منگوالیا اور اس کو کھاتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے۔ سرکہ کتنا اچھا سالن ہے، سرکہ خوب سالن ہے۔

---

(۱) معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے اصحاب نے کھانا بسم اللہ کہہ کر شروع کیا ہوگا لیکن جب وہ دیہاتی بغیر بسم اللہ پڑھے شریک ہو گیا تو کھانے کی برکت جاتی رہی۔

روزہ کی حالت میں دعوت دی جائے تو کیا کرنا چاہئے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو قبول کرو اگر روزہ ہو تو اس کے حق میں دعا کرو اور اگر روزہ نہ ہو تو کھالو۔ (مسلم)

دعوت میں جاتے وقت ایک بے بلائے آدمی کے ساتھ ہو جانے پر حضورؐ کا میزبان سے اجازت لینا

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضورؐ کی دعوت کی آپ کے لئے کھانا تیار کیا، حضور ﷺ کو ملا کر پانچ آدمی تھے۔ جب آپ تشریف لے جانے لگے تو ایک آدمی اور بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہو گیا۔ جب آپ میزبان کے دروازے پر پہنچے تو آپ نے میزبان سے فرمایا یہ شخص میرے ساتھ ہو گئے ہیں، تمہاری خوشی ہو تو اِن کو روک لو، ورنہ یہ واپس ہو جائیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اِن کو بھی اجازت دیتا ہوں۔ (بخاری۔ مسلم)

بچہ کو کھانے کی تعلیم

حضرت عمرؓ بن ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں چھوٹا تھا اور حضور ﷺ کے گھر میں تھا(۱) میں پلیٹوں میں اِدھر اُدھر ہاتھ ڈال کر کھایا کرتا تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لے کر سیدھے ہاتھ سے کھا اور اپنے آگے سے کھا۔

(بخاری۔ مسلم)

حضورؐ کے حکم کی تعمیل نہ کرنے کا نتیجہ

حضرت سلمہؓ بن اکوع سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا سیدھے ہاتھ سے کھاؤ، وہ بولا میں

---

(۱) آنحضرت ﷺ نے ابو سلمہ کی وفات پر جب حضرت اُمّ سلمہ سے نکاح کیا تو ان کی گود میں پہلے شوہر سے ایک بچہ تھا جن کا نام عمر تھا، یہ آنحضرت ﷺ کے یہاں اپنی ماں کے ساتھ آئے اور وہیں تربیت پائی۔

سیدھے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا، آپ ﷺ نے فرمایا نہ کھا سکو، بس پھر وہ کبھی اپنے منھ کی طرف ہاتھ نہ اُٹھا سکا (یہ بات اس کے غرور نے کہلائی تھی)۔ (مسلم)

ساتھ کھانے والے کی رعایت

حضرت جبلہؓ بن سُحیم سے روایت ہے کہ قحط کا زمانہ تھا۔ ہم ابن زبیرؓ کے ساتھ تھے۔ ہم کو کھانے کے لئے کھجوریں دی گئیں۔ ہم اس کو کھا رہے تھے کہ عبداللہؓ بن عمر ادھر سے گزرے اور کہنے لگے دو دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پھر کہا کہ اگر آدمی اپنے بھائی یعنی ساتھ کھانے والے سے اجازت لے لے تو پھر کچھ مضائقہ نہیں۔ (بخاری۔مسلم)

کھانا کھا کر آسودہ ہونا

حضرت وحشیؓ بن حرب سے روایت ہے کہ اصحابِ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ ہم کھانا کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے، آپ ﷺ نے فرمایا شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا مل کر کھاؤ اور بسم اللہ کہہ کر شروع کرو تو اس میں برکت ہو گی۔ (ابوداوٗد)

بیچ سے مت کھاؤ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھانے کے بیچ میں برکت اُترتی ہے تو کھانا ہر طرف سے کھاؤ بیچ سے مت کھاؤ۔ (ابوداوٗد۔ترمذی)

کھانا نوش فرماتے وقت حضور ﷺ کی نشست

حضرت عبداللہؓ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک گھڑا تھا اس کا نام غرّا تھا۔ اس کو چار آدمی اٹھاتے تھے۔ جب آپ نے چاشت کی نماز پڑھ لی تو گھڑا لایا گیا، اس میں ثرید تھا جب بہت لوگ جمع ہو گئے تو حضور ﷺ اس کی طرف بڑھے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے، ایک دیہاتی نے کہا یہ کیسی بیٹھک ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھ کو شریف بندہ بنایا ہے۔ جبّار، سرکش، متکبر نہیں بنایا، پھر آپ ﷺ نے

فرمایا کہ اس کے گرد کھاؤ اور اس کی چوٹی کو چھوڑ دو اس میں برکت ہو گی۔ (ابو داؤد)

حضور ﷺ کا ارشاد عالی

حضرت ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ (بخاری)

حضور ﷺ کا کھجور نوش فرمانا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا آپ دونوں گھٹنے کھڑے کیے ہوئے اور کولے زمین پر ٹیکے ہوئے کھجور نوش فرما رہے تھے۔ (مسلم)

تین اُنگلیوں سے کھانے کا بیان

کھانے کا ادب

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کھانا کھا چکو تو ہاتھ اس وقت تک نہ پوچھو جب تک اس کو چاٹ نہ لو یا چٹوا نہ لو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضور ﷺ کے کھانا نوش فرمانے کا طریقہ

حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھانا نوش فرما رہے تھے اور جب فارغ ہوئے تو انگلیاں چاٹ لیں۔ (مسلم)

کس کھانے میں برکت ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں کے چاٹنے اور برتن کو صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے ہو کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کا

نوالہ گر جائے تو وہ اس کو اُٹھا کر صاف کر کے کھالے اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور انگلیوں کے چاٹنے سے پہلے رومال سے ہاتھ نہ پونچھے، اس لئے کہ اس کو کیا معلوم کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان تمہارے ہر کام میں شریک رہتا ہے، حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی موجود رہتا ہے، تو جب کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کو اُٹھا کر صاف کر کے کھالے، شیطان کے لئے نہ چھوڑے کیونکہ اس کو کیا معلوم کہ کس کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کھانا نوش فرماتے تھے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ کسی کا کوئی لقمہ گر جائے تو اُٹھا کر صاف کر کے کھالے، اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور ہم کو برتن صاف کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کوئی نہیں جانتا کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

کھانے کے بعد وضو ضروری نہیں

حضرت سعیدؓ بن حارث سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا کہ آگ میں پکی ہوئی چیزوں میں وضو کے متعلق حضور ﷺ کا کیا حکم تھا، انہوں نے کہا ہم کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسا کھانا کہاں ملتا تھا اور جب کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا تھا تو ہمارے پاس رومال بھی نہ ہوتا تھا، بس یہی ہتھیلیاں، پہونچے اور پاؤں۔ پھر ہم اسی طرح نماز پڑھ لیتے تھے، وضو نہیں کرتے تھے۔ (بخاری)

دو کا کھانا تین کو کافی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کا کھانا تین آدمیوں کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے آپ ارشاد فرماتے تھے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو اور دو کا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ آدمی کو کافی ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

پانی پینے کا بیان

حضور ﷺ کے پانی پینے کا طریقہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی تین سانس میں پیتے تھے اور ہر مرتبہ برتن ہٹا کر سانس لیتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

پانی کس طرح پینا چاہئے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹ کی طرح پانی نہ پیا کرو، دو تین، سانس میں پیو اور پینے سے پہلے بسم اللہ کہو، پھر پی چکنے کے بعد اللہ کی تعریف کرو۔ (ترمذی)

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

دائیں طرف والا بائیں طرف والے پر مقدم ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ لایا گیا، آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی تھا اور بائیں طرف حضرت ابو بکرؓ تھے، آپ نے پی کر اس دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا داہنا، پھر داہنا۔ (بخاری۔مسلم)

دائیں طرف والے لڑکے کو بائیں جانب کے بوڑھوں پر ترجیح

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز لائی گئی، آپ ﷺ نے پی لی، آپ ﷺ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا(۱) اور بائیں جانب بوڑھے لوگ تھے آپ نے لڑکے سے فرمایا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ یہ میں ان لوگوں کو دے دوں، لڑکے نے عرض کیا واللہ میں آپ کے پس خوردہ پر اپنے

---

(۱) راوی نے کہا وہ ابن عباسؓ تھے۔

سوا کسی کو ترجیح نہ دوں گا، آپ نے یہ سن کر پیالہ اُن کو دے دیا۔ (بخاری۔مسلم)

مَشک میں منہ لگا کر پانی پینے سے احتیاط

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھلی اور ٹوٹی ہوئی (۱) مَشک سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مَشک اور مَشکیزہ میں منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت اُم ثابت کبشہؓ بنت ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میرے یہاں ایک مَشک لٹکی ہوئی تھی آپ نے کھڑے ہو کر اور منہ لگا کر پانی پی لیا تو میں نے وہ جگہ جہاں آپ کا دہنِ مبارک لگا تھا کاٹ کر تبرکاً اپنے پاس رکھ لیا۔ (۲)

پانی میں پھونکنے اور سانس لینے کی کراہیت

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پینے کی چیز میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس میں کوئی چیز نظر آ جائے تو کیا کروں۔ فرمایا اس کو انڈیل دو۔ عرض کیا میں ایک سانس میں پانی نہیں پی سکتا۔ فرمایا جب سانس لو برتن ہٹا دو۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)

کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا۔ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پی لیا۔ (۳) (بخاری۔مسلم)

---

(۱) اس اندیشہ سے کہ ممکن ہے کہ مَشک میں کوئی کوئی چیز ہو جو بے خبری سے پیٹ میں چلی جائے۔

(۲) یہ جواز کو ظاہر کرنے کے لئے تھا۔

(۳) زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہئے۔

حضرت نزال بن سبرۃؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ باب الرحبۃ(۱) پر آئے اور کھڑے کھڑے پانی پی لیا، پھر کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح دیکھا تھا جیسا تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے (بخاری)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلتے پھرتے کھایا کرتے تھے اور کھڑے کھڑے پیا کرتے تھے۔(ترمذی)

حضرت عمرو بن شعیبؒ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے اور بیٹھے پانی پیتے دیکھا۔(۲)(ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ کھڑے ہو کر کھانے کا کیا حکم ہے۔ کہا یہ تو اور بھی بدتر اور مکروہ ہے۔(مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے کھڑے ہو کر پینے پر سختی سے روکا تھا۔

پلانے والے کو آخر میں پینا چاہئے

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں ہے۔(ترمذی)

سونے چاندی کے برتنوں کا حکم

پانی میں برکت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نماز کا وقت آیا تو جس کے گھر قریب تھے وہ اپنے گھر وضو کرنے چلے گئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک پتھر کے کونڈے میں پانی لایا گیا، وہ کونڈا اتنا چھوٹا تھا کہ ہاتھ پھیلانے کی وسعت نہ تھی مگر سب نے وضو کر لیا، لوگوں نے پوچھا کہ کتنے آدمی تھے، کہا کچھ اوپر اسّی تھے، یہ بخاری

---

(۱) رحبہ چبوتری کو کہتے ہیں۔

(۲) کھڑے ہو کر پانی پینا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر پئے۔

کی روایت ہے اور بخاری ومسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن میں پانی منگوایا، وہ ایسے برتن میں لایا گیا جس کے اوپر کا حصہ تنگ تھا اور اس میں تھوڑا پانی تھا تو آپ نے اپنی انگلیاں اس میں ڈال دیں، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھنے لگا وہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے اُبل رہا تھا، پھر میں نے وضو کرنے والوں کو شمار کیا تو وہ ستر اور اسّی کے درمیان تھے۔

پیتل کا برتن

حضرت عبداللہؓ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لئے پیتل کے برتن میں پانی حاضر کیا، آپ نے اس سے وضو کیا۔ (بخاری۔مسلم)

منہ لگا کر پینا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ تھے آپ نے انصاری سے فرمایا تمہاری مَشک میں رات کا باسی پانی ہو تو لاؤ، ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے۔ (بخاری)

سونے چاندی کے برتن میں پینے کی ممانعت

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ریشم اور دیباج کے پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ چیزیں دنیا میں ان کے لئے ہیں (یعنی کافروں کے لئے) اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سونے چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ کو جہنم کی آگ سے بھرتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو سونے چاندی کے برتن میں کھاتا پیتا ہے اور ایک روایت میں جو سونے چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

لباس کا بیان

آیت

يَا بَنِيْ آدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاساً يُّوَارِيْ سَوْ اٰتِكُمْ وَرِيْشاً، وَلِبَاسُ التَّقْوىٰ ذٰلِكَ خَيْرٌ. (اعراف۔ ع ۳)

اے بنی آدم ہم نے تم پر وہ لباس اتارا جو تمہاری ستر پوشی کرے اور اُتارا ہم نے عزت کا پہناوا اور پرہیزگاری کا لباس، یہ سب تمہارے لئے بہتر ہے۔

وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ. (نحل۔ ع ۱۱)

اور تمہارے لئے ایسے کُرتے بنائے جو تم کو گرمی سے بچائیں اور ایسے کُرتے جو لڑائی کے ضرر سے بچائیں۔

احادیث

سفید کپڑوں کو ترجیح

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو یہ سب کپڑوں سے بہتر ہیں اور اپنے مُردوں کو بھی سفید کفن دو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت سَمرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سفید لباس اختیار کرو، یہ بہت پاکیزہ اور ستھرا ہے اور اپنے مُردوں کو بھی سفید کفن دو۔ (نسائی)

مختلف رنگ کے کپڑوں کا ثبوت

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میانہ قد تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سُرخ گوں جوڑا پہنے دیکھا، میں نے ایسا صاحبِ جمال آپ سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو جحیفہؓ اور وہبؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ

ﷺ کو دیکھا، آپ ایک رتیلی جگہ پر سُرخ چمڑے کے خیمہ میں تشریف فرما تھے میں نے دیکھا کہ حضرت بلالؓ، حضور ﷺ کو وضو کرا کے وضو کا بچا ہوا پانی لائے تو بعض لوگوں نے اپنے اوپر اس کو چھڑک لیا اور جس کو نہ ملا وہ ان چھڑکنے والوں کے ہاتھوں سے پانی کی تری لے کر تبرکاً اپنے بدن پر لگاتا تھا، پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے، آپ کے اوپر سُرخ رنگ کا جوڑا تھا، گویا میں اس وقت بھی آپ کی سفید پنڈلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر حضور ﷺ نے وضو کیا اور حضرت بلالؓ نے اذان دی۔ حضرت بلالؓ دائیں اور بائیں جانب منہ کر کے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ کہہ رہے تھے اور میں ان کے چہرے کو تک رہا تھا، پھر آپ کے لئے نیزہ گاڑا گیا اور آپ نے آگے ہو کر نماز پڑھائی۔ کتّے اور گدھے نماز کے سامنے سے گزرتے تھے اور کوئی ان کو روکتا نہ تھا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابورِمثہ رفاعہ التمیمیؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو سبز کپڑے پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں تشریف لائے، اُس وقت آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابوسعید عمرو بن حریثؓ سے روایت ہے کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں، آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور اس کے دونوں کنارے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکے ہوئے تھے۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے اس وقت آپ کے سرِ مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

کفن مبارک کے کپڑے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید سوتی کپڑوں میں کفنایا گیا، جو ایک دیہات (سحول(۱)) کے بنے ہوئے تھے۔ اس میں نہ عمامہ تھا نہ قمیص۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) سحول یمن کا ایک گاؤں ہے۔

کجاوے کا نقشہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے، آپ کے اوپر سیاہ بالوں سے بنا ہوا کمبل تھا جس میں بجائے پھول اور بوٹوں کے کجاوے کا نقشہ تھا۔ (مسلم)

تنگ آستینوں والا جبّہ

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تمہارے پاس کچھ پانی ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ ﷺ اپنی سواری سے اُتر پڑے اور ایک طرف کو چلے گئے، رات کی تاریکی میں اس قدر دور گئے کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے، پھر آپ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے پانی ڈالا آپ ﷺ نے چہرہ مبارک دھویا اور آپ اُونی جبّہ پہنے تھے۔ اس میں سے ہاتھ نہ نکال سکے تو اس جبّہ کے نیچے سے ہاتھ نکال کر دھوئے، پھر سر کا مسح کیا، میں نے چاہا کہ جُھک کر آپ کے موزے اتاروں، آپ نے فرمایا اُن کو چھوڑو، میں ان کو پاکی کی حالت میں پہنا ہے اور ان پر مسح فرمایا۔ (بخاری۔مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ جُبّہ شامی تھا اور اس کی آستینیں تنگ تھیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ قصہ غزوۂ تبوک کا ہے۔

کرتہ پسندیدہ لباس

حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تمام کپڑوں میں کُرتا زیادہ پسند تھا۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

حضرت اسماءؓ بنت یزید الانصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کرتوں کی آستین پہونچوں تک ہوتی تھی۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

تکبر کا لباس

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تکبّر سے

اپنے کپڑوں کو کھینچے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ کرے گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میری لنگی ڈھیلی ہو کر لٹک جاتی ہے مگر میں اس کا خیال رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا تم ان میں نہیں ہو جو تکبّر سے ایسا کرتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہ کرے گا جو غرور میں آکر اپنے پائجامہ کو لٹکا کر چلے گا۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو پاجامہ ٹخنوں سے نیچا ہو وہ آگ میں ہے (یعنی دوزخ کی آگ میں) (بخاری)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ ان کو پاک کرے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، اور پھر آپ نے یہ آیت تین بار تکرار سے پڑھی۔

لَایُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَایَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ.

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُن سے بات نہ کرے گا نہ اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں۔ وہ تو بڑے ناکام اور خسارے میں ہیں۔ آپ نے فرمایا پائجامہ لٹکانے والا، خیرات دے کر احسان جتانے والا، اور اپنے سودے کو جھوٹی قسم کھا کر چلانے والا۔ (مسلم)

ٹخنے سے نیچے تہبند، پائجامہ کی ممانعت

حضرت ابو جُرَیؓ جابر بن سُلَیم سے روایت ہے کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ ان کی رائے پر چلتے ہیں اور وہ جو کچھ کہتے ہیں لوگ اسی کی پیروی کرنے لگتے ہیں۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ اللہ کے رسول ہیں، میں نے کہا عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، آپ نے فرمایا عَلَیْكَ

السَّلَامُ مت کہو، عَلَيْكَ السَّلَامُ مردوں کا سلام ہے۔(۱)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کہا کرو۔ میں نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں، فرمایا ہاں میں اُس اللہ کا رسول ہوں کہ جب تم کو کوئی رنج یا صدمہ پہونچے اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہاری مصیبت دور کردے گا۔ اور جب تم قحط سالی میں مبتلا ہو جاؤ، پھر اس سے دعا مانگو تو وہ تمہارے لئے زمین سے پیدا کردے گا، اور اگر کسی جنگل میں تمہارا اونٹ کھو جائے پھر تم اس سے دعا کرو تو وہ تمہارے اونٹ کو پلٹا دے گا۔ میں نے عرض کیا آپ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کسی کو گالی نہ دینا (اس دن سے میں نے کسی کو گالی نہیں دی، نہ غلام کو نہ آزاد کو۔ نہ اونٹ کو نہ بکری کو) اور کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا، اگر تم اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی کے ساتھ ملو تو یہ بھی نیکی ہے۔ اور پائجامہ کی لمبائی نصف پنڈلی تک رکھو۔ اور اگر یہ تمہیں پسند نہ ہو تو ٹخنوں تک رکھو۔ پائجامہ لٹکانے سے بچو یہ تکبّر ہے اور تکبّر خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے اور اگر تم کو کوئی گالی دے یا تم کو ایسی بات پر شرم دلائے کہ جس عیب کو تمہارے اندر موجود ہونے کی اس کو خبر ہے تو تم اس کے عیب پر اس کو شرم نہ دلاؤ جس کو تم جانتے ہو پھر اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی تہہ بند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا جا وضو کر، وہ گیا اور وضو کر کے واپس ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا پھر جا وضو کر، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے کہ آپ ﷺ نے اس کو وضو کا حکم دیا اور پھر آپ خاموش رہے، آپ نے فرمایا اس کی تہہ بند لٹکی ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا جس کی تہہ بند لٹکی ہو۔ (ابو داؤد)

حضرت قیسؓ بن بشر تغلبی سے روایت ہے کہ میرے باپ حضرت ابو درداءؓ کی صحبت میں رہا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ دمشق میں ایک صاحب تھے جن کا شمار آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں تھا، ان کو لوگ ابن الحنظلیہ کہتے تھے، وہ تنہائی پسند تھے لوگوں سے بہت کم میل جول رکھتے تھے اور زیادہ حصہ ان کا نماز میں گزرتا تھا۔ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تسبیح و تکبیر میں وقت گزارتے، اس کے بعد پھر

---

(۱) عرب جب کسی مردہ کو سلام کرتے تھے تو عَلَيْكَ السَّلَامُ کہتے تھے۔

عَلَيْكَ السَّلَامُ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ وَرَحْمَتُهٗ مَا شَاءَ اَنْ يَتَرَحَّمَا

گھر جاتے تھے، اور گھر جاتے تو ہماری ہی طرف سے ہو کر گزرتے تھے اور ہم ابو درداءؓ کے پاس بیٹھے ہوتے تھے، جب ہماری طرف سے ہو کر نکلے تو ابو درداءؓ نے اُن سے کہا ایسی ایک بات بتلاؤ کہ جس سے ہمیں نفع ہو اور تم کو کوئی نقصان نہ ہو، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر جہاد کے لئے بھیجا، جب وہ پلٹ کر آیا تو ان میں سے ایک صاحب حضور ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے جہاں حضور ﷺ تشریف فرما تھے پس یہ بیٹھ گئے اور ان کے پہلو میں ایک صاحب اور بیٹھے تھے تو یہ اپنے پاس بیٹھنے والے صحابی سے کہنے لگے، سنا جب ہم سے اور دشمن سے مقابلہ ہوا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے نیزہ اٹھایا اور کہا لے کہ میں قبیلۂ غِفار کا نوجوان ہوں، تو تم اس کے قول کے بارے میں کیا کہتے ہو، انہوں نے کہا میرے خیال مین اس کا اجر باطل ہو گیا۔ یہ بات دوسرے شخص نے سن کر کہا کہ میرے نزدیک تو اس میں کوئی حرج نہیں، ان کی یہ بحث رسول اللہ ﷺ نے سن لی اور ارشاد فرمایا سبحان اللہ اگر اس نے ایسا کہا تو کوئی ڈر نہیں ہو سکتا ہے کہ اس کو اجر بھی ملے اور وہ تعریف کا مستحق بھی ہو۔ میں نے دیکھا کہ ابو درداءؓ اس بات سے خوش ہو کر اپنا سر اٹھاتے تھے اور کہتے تھے کیا تم نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، وہ کہتے تھے ہاں وہ برابر اس کی تکرار کرتے رہے اور مجھے خیال ہوا کہ یہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں گے۔ ایک دن پھر وہ ہمارے پاس سے گزرے تو ابو درداءؓ نے کہا ایک بات ایسی بتلاؤ جس سے ہم کو نفع ہو اور تم کو کوئی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جہاد کے) گھوڑوں پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو صدقہ کرنے میں ہمیشہ اپنا ہاتھ کھلا رکھے کبھی بند نہ کرے، پھر ایک دن ہمارے پاس سے گزرے تو ابو درداءؓ نے کہا کوئی ایسی بات سناؤ کہ ہم کو نفع پہنچے اور تم کو کچھ نقصان نہ ہو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خُریم اُسیدی خوب آدمی ہیں، اگر اس کے سر کے بال لانبے نہ ہوتے اور اس کی تہہ بند لٹکی ہوئی نہ ہوتی۔ جب س کی خبر خریم اُسیدی کو ہوئی تو انہوں نے قینچی لے کر اپنے بال کانوں تک کاٹ ڈالے اور تہہ بند نصف پنڈلی تک اٹھالی، پھر وہ ایک دن ہماری جانب سے گزرے تو ابو درداءؓ نے پھر وہی سوال کیا کہ ایک بات ایسی سناؤ جس سے ہم کو نفع ہو اور تم کو کچھ نقصان نہ ہو۔

انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس جارہے ہو تو تم اپنے کجاؤوں کو اور اپنے کپڑوں کو ایسا درست کرلو، گویا تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے چہرہ پر تِل(۱) ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ بیہودگی اور بدتمیزی کو پسند نہیں کرتا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کا پائجامہ نصف پنڈلی تک ہونا چاہئے۔ کوئی گناہ نہیں اور کوئی حرج نہیں اگر ٹخنوں تک ہو، اور اگر ٹخنوں سے نیچے ہوا تو پھر وہ آگ میں ہے اور جس نے شیخی میں آکر پائجامہ لانبا کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نگاہ نہ کرے گا۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی پاس سے ہو کر گزرا، میرا پائجامہ لٹکا ہوا تھا، آپ نے فرمایا اے عبدؓ اللہ اپنے پائجامہ کو اونچا کرو۔ میں نے اونچا کیا، پھر فرمایا اور اونچا، تو میں نے اور اُٹھالیا، اس کے بعد برابر میں اونچا رکھنے کی کوشش کرتا رہا، لوگوں نے پوچھا کہ کہاں تک رہنا چاہئے۔ میں نے کہا نصف پنڈلی تک. (مسلم)

عورتوں کے دامن

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنا کپڑا تکبّر کی وجہ سے لانبا رکھا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا۔ حضرت ام المومنین ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ عورتیں اپنے دامنوں کو کتنا لانبا رکھیں، فرمایا ایک بالشت، عرض کیا اگر ان کے پاؤں کھل جائیں۔ فرمایا تو ایک ہاتھ لٹکائیں، اس سے زیادہ نہ کریں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

تواضع کے خیال سے عمدہ لباس چھوڑدینے کا بیان

لباس میں تواضع کا انعام

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ

(۱) یعنی نمایاں و ممتاز۔ ۱۲

کے لئے تواضع کے خیال سے (قیمتی) لباس چھوڑ دیا اور وہ اس کی قدرت رکھتا ہے یعنی جیسا چاہے پہن سکتا ہے تو وہ قیامت کے دن مجمع خلائق کے سامنے بلایا جائے گا اور اس کو اختیار دیا جائے گا کہ ایمان کا جو لباس پہننا چاہے پہنے۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار محمود ہے

حضرت عمروؓ بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے۔ (ترمذی)

مردوں کے لئے ریشم کی ممانعت

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ریشمی کپڑے نہ پہنو، جس نے ان کو دنیا میں پہن لیا آخرت میں اس کے لئے نہیں ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے جو ریشم کا لباس پہنتا ہے اس کے لئے آخرت میں حصہ نہیں ہے۔ (بخاری مسلم)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آخرت میں حصہ نہیں ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو ریشم کا لباس دنیا میں پہنے گا اس کو آخرت میں پہننا نصیب نہ ہوگا۔ (بخاری۔ مسلم)

ریشم اور سونا مردوں کے لئے نہیں

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کو لے کر اپنی داہنی جانب رکھا اور سونا لے کر بائیں طرف رکھا، پھر فرمایا یہ دونوں چیزیں میری اُمت کے مَردوں پر حرام ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ریشم کا لباس اور سونا میری اُمت کے مَردوں پر حرام ہیں اور عورتوں پر حلال ہیں۔ (ترمذی)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے اور ریشم ودیباج کے کپڑوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔
(بخاری)

خارش کے مریض کے لئے اجازت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیرؓ اور حضرت عبد الرحمٰنؓ بن عوف کو خارش کی وجہ سے ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت فرمائی تھی۔
(بخاری۔مسلم)

ریشم اور چیتے کی کھال پر بیٹھنے کی ممانعت

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم اور چیتے کی کھال(۱) پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔(ابوداؤد)

حضرت ابو ملیحؓ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔(ابوداؤد۔ترمذی)

اور ترمذی کی ایک روات میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال بچھانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

کپڑا پہننے کی دُعا

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لے کر فرماتے تھے خواہ وہ عمامہ ہو یا قمیص یا چادر۔ اے اللہ تیری ہی تعریف ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میں تجھ سے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس چیز کی جس کے لئے یہ بنایا گیا اور اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ بنایا گیا۔(ابوداؤد۔ترمذی)

---

(۱) درندوں کی کھال پر بیٹھنا متکبّرین کا شعار تھا، اس لئے منع کیا گیا۔

سونے کے آداب

سوتے وقت کی دُعا

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تھے تو اپنے سیدھے پہلو پر لیٹ جاتے تھے پھر فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ، لَامَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَأَ مِنْكَ اِلاَّ اِلَیْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

(بخاری)

اے اللہ میں نے اپنے نفس کو تیرے سپرد کیا اور اپنے منہ کو تیری طرف موڑا، اور اپنا کام تیرے سپرد کیا اور میں نے تیری ہی ذات پر تکیہ کیا۔ ہر چیز میں تیری ہی امید، اور ہر کام میں تجھ سے خوف کرتے ہوئے اور تجھ سے بھاگ کر، لیکن جائے پناہ اور بچاؤ نہیں مگر تیری ہی طرف اور میں اس کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی اور جس پیغمبر کو تو نے بھیجا ایمان لایا۔

سونے سے پہلے کی آخری بات

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرو تو پہلے اس طرح وضو کرو جیسے نماز کے لئے کیا جاتا ہے، پھر اپنے سیدھے پہلو پر لیٹو اور یہی کلمات کہو جن کا ذکر ہوا ہے اور سونے سے پہلے تمہاری آخری بات یہی ہو۔ (بخاری مسلم)

صبح کی سنت کے بعد استراحت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے جب صبح ہوتی تو فجر کی دو ہلکی رکعتیں پڑھ کر اپنے سیدھے پہلو پر لیٹ جاتے تھے یہاں تک موذن آتے اور آپ کو اطلاع دیتے۔ (بخاری۔ مسلم)

سوتے وقت کے کلمات اور جاگنے کے بعد

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے ہاتھ گالوں کے نیچے رکھ کر یہ دعا فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰ.	اے اللہ میں تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

اور جب جاگتے تھے تو فرماتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ. (بخاری)	اسی اللہ کی تعریف ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لیٹنے کا مکروہ طریقہ

حضرت یعیشؓ بن طخفۃ الغفاری سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ میں مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا تھا، ناگاہ ایک صاحب نے مجھے اپنے پاؤں سے ہلایا اور کہا اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے۔ اب جو میں دیکھتا ہوں تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ (ابوداؤد)

بے ذکر کی مجلس اور بے ذکر کئے سو جانا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنی پوری مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے گا تو خدا کی طرف سے اس کا وبال پڑے گا اور جو بستر پر لیٹتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے پُرسش فرمائے گا۔ (ابوداؤد)

لیٹنے کی ایک ہیئت

حضرت عبداللہؓ بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے اور ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔ (بخاری مسلم)

فجر کی نماز کے بعد طلوع تک بیٹھے رہنا

حضرت جابرؓ بن سَمُرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر پلتھی مار کر اس وقت تک بیٹھے رہتے تھے کہ سورج اچھی طرح نکل آتا تھا۔ (ابوداؤد)

بیٹھنے کی ایک ہیئت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبہ کے صحن میں گوٹ مارے ہوئے بیٹھے دیکھا ہے۔ (بخاری)

حضرت قیلہؓ بنت مَخرمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گوٹ مارے ہوئے بیٹھے ہوئے دیکھا اور جب میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر نظر ڈالی تو آپ کا اس قدر رعب تھا کہ میں تھر تھر کانپنے لگی۔ (ابوداؤد)

حضرت شُریدؓ بن سُوید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری طرف سے گزرے اور میں ایک ہاتھ پیٹھ کے پیچھے رکھے ہوئے اور ایک ہاتھ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا، آپ نے فرمایا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھے ہو جو مغضوب ہیں (یعنی جن پر غصہ کیا گیا اور یہ یہودیوں کا طریقہ ہے) (ابوداؤد۔ ترمذی)

مجلس کے آداب کا بیان

کسی کو اُٹھا کر بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے اور مجلسوں میں وسعت اور گنجائش پیدا کرو۔ حضرت ابن عمرؓ کے واسطے جب کوئی جگہ خالی کر دیتا تو وہ اس جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی مجلس سے اُٹھ کر جائے اور پھر پلٹے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ (مسلم)

جہاں جگہ پائے بیٹھ جائے

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تھے تو ہم میں کا ہر ایک جہاں پہنچتا وہیں بیٹھ جاتا۔ (ابوداؤد)

جمعہ کے دن دو آدمیوں کے بیچ میں گھس کر بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابو عبداللہ سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور جتنا پاک ہو سکتا ہے پاک ہوتا ہے پھر اس کے گھر میں جو کچھ عطر و تیل میسّر ہے وہ لگاتا ہے اور دو آدمیوں کو ہٹا کر بیچ میں نہیں بیٹھتا، پھر جتنی اس کے مقدر میں ہے نماز پڑھتا ہے، اور پھر جب امام خطبہ دے تو خاموشی سے سنتا ہے تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے صغیرہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (بخاری)

ساتھ بیٹھنے والوں کو علٰحدہ نہ کرے

حضرت عمروؓ بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کو یہ جائز نہیں کہ دو آدمیوں کو الگ الگ کر دے مگر ہاں اُن کی اجازت سے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ دو آدمیوں کے بیچ میں نہ بیٹھے مگر ان کی اجازت سے بیٹھ سکتا ہے۔

حلقہ کے بیچ میں بیٹھنا

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلقہ کے بیچ میں بیٹھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

ترمذی میں ابو مجلزؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص حلقہ کے بیچ میں بیٹھا تھا۔ حضرت حذیفہؓ نے کہا جو حلقہ کے بیچ مین بیٹھتا ہے اس پر محمد ﷺ کی زبان سے لعنت کی گئی ہے۔ یا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی زبان سے لعنت کی ہے۔

بہترین مجلسیں

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ بہترین مجلسیں وہ ہیں جن میں کشادگی زیادہ ہو۔ (ابوداؤد)

مجلس کا کفارہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی مجلس میں بیٹھ کر بات چیت اور گپ شپ میں وقت گزارے تو اس کو چاہئے کہ اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہہ لے " سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدَ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ"(۱) تو اس کی وہ تمام خطائیں جو اس مجلس میں سرزد ہوئی ہیں معاف ہو جائیں گی۔ (ترمذی)

حضرت ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضور ﷺ نے کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرمایا ہو اور اٹھنے کے بعد یہ دعا نہ پڑھی ہو۔ " سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدَ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اب آپ ایسی بات کہتے ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کہی آپ نے فرمایا یہ مجلس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایسا کم ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے بغیر یہ دعا پڑھے ہوئے اٹھ جاتے۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا. اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا	اے اللہ ہم کو اپنا خوف اس قدر دے جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی اطاعت ایسی نصیب فرما جو تیری جنت تک ہم کو پہنچا دے اور یقین ایسا عنایت فرما جس سے دنیا

(۱) پاک ہے تو اے اللہ تیری ہی تعریف ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَاتَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَامَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَاتُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا.

کی ہر مصیبت ہم پر آسان ہو جائے۔اے اللہ ہمارے کانوں ہماری آنکھوں اور ہماری قوت سے ہم کو زندگی میں نفع پہنچا اور ہر ایک کو ہمارا وارث کر اور ہمارا بدلہ لے اس سے جو ہم پر ظلم کرے اور ایسے شخص پر ہماری مدد کر جو ہم سے دشمنی رکھے اور ہمارے دین میں کوئی مصیبت ہم پر نہ ڈال اور دنیا کو ہمارا مقصود نہ بنا اور اس شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔ (ترمذی)

بے ذکر کی مجلس مردار لاش ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیئے بغیر اٹھ جائیں گے تو گویا وہ گدھے کی لاش کے پاس سے اٹھے اور ان کو حسرت ہوگی۔(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں، یا اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو وہ خسارے میں رہیں گے۔ اب اللہ کے اختیار میں ہے وہ چاہے ان پر عذاب کرے یا بخش دے۔(ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بیٹھنے کی حالت میں اور لیٹنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے گا وہ خسارے میں رہے گا۔(ابوداؤد)

خواب

آیت

وَمِنْ آيَاتِهٖ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاءُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ.
(روم۔ع ۳)

اللہ ہی کے عجائبات میں سے رات میں تمہارا سونا اور دن کو اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے۔

احادیث

اچھے خواب نبوت کے بقایا میں سے ہیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ نبوت میں سے سوا بشارتوں کے کچھ باقی نہیں رہا۔ لوگوں نے عرض کیا بشارتیں کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھے خواب۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ جب زیادہ قریب ہوگا (یعنی قربِ قیامت) تو مومن کا خواب مشکل سے جھوٹا ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (بخاری۔مسلم)

ایک روایت میں کہ تم میں جو زیادہ سچا ہے اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا۔

آنحضرت ﷺ کی خواب میں زیارت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ کو خواب میں دیکھے گا وہ مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔ یا گویا بیداری میں دیکھا، میری صورت میں شیطان نہیں آسکتا۔ (بخاری۔مسلم)

خواب کے آداب

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی اچھا خواب دیکھو تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو پھر اللہ کی تعریف کرو اور اس کو بیان کرو۔

ایک روایت میں ہے کہ اس کو اپنے محبّ سے بیان کرو۔ اور اگر کوئی بُرا خواب دیکھو تو شیطان کی طرف سے سمجھو۔ پس اس کی بُرائی سے پناہ مانگو اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرو تو اس کی مضرت سے بچ جاؤ گے۔ (بخاری۔مسلم)

بُرے خواب سے حفاظت

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی

طرف سے ہے، اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے جو بُرا خواب دیکھے وہ "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم." پڑھ کر تین بار بائیں طرف تُھک تھُکا دے تو پھر کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی ناگوار خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اللہ تعالیٰ کی شیطان سے تین مرتبہ پناہ مانگے۔ پھر دوسرے پہلو پر لیٹ جائے۔

جھوٹا خواب بیان کرنے کا گناہ

حضرت ابوالاسقع واثلہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بڑا بہتان ہے کہ آدمی اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا باپ بنائے یا وہ بات کہے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی (یعنی جھوٹا خواب) یا ایسی بات کہے جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمائی (یعنی حدیث گڑھ کر)۔ (بخاری)

سلام کا بیان

آیات

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِھَا. (نور۔ ع ۴)

اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا کسی گھر میں بغیر اجازت نہ جایا کرو جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو۔

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً. (نور۔ ع ۸)

جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے لوگوں پر سلام کرو یہ دعائے خیر اللہ کی طرف سے برکت والی اور عمدہ ہے۔

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا. (نساء۔ ع ۱۲)

جب تم کو کوئی دعا دے تو تم اس کو اس سے بہتر دعا دو یا اُلٹ کر وہی دعا دے دو۔

هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ، اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا، قَالَ سَلَامٌ. (ذاریات۔ع ۲)

کیا تم کو ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی؟ جب وہ ان پر داخل ہوئے اور کہا سلام تو ابراہیم نے کہا سلام۔

احادیث

پہچان اور بے پہچان والے کو سلام

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ اسلام میں کون سی بات بہتر ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ کسی سے پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

سلام فرشتوں کی سنت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روات ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرشتوں کی ایک جماعت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جاؤ ان لوگوں کو سلام کرو اور جو تم کو دعا دیں وہ غور سے سننا کہ یہی دعا تمہاری اور تمہاری اولاد کے لئے ہو گی۔ حضرت آدم علیہ السلام تشریف لے گئے اور کہا "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ" فرشتوں نے جواب دیا "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" (فرشتوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا)۔ (بخاری۔ مسلم)

سلام کا رواج

حضرت ابو عمارہؓ، براءؓ بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا ہے۔ مریض کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا، چھینک کا جواب، کمزور کی مدد، مظلوم کی اعانت، سلام کا رواج اور قسم کھانے والے کی قسم کا لحاظ۔

سلام محبت کا اور محبت ایمان کا ذریعہ ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک ایمان نہ لاؤ گے جنت میں نہیں داخل ہو سکتے اور ایمان نہیں جب تک آپس میں محبت نہ ہو اور

کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جس پر عمل کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہو جائے وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کا رواج دو۔ (مسلم)

سلام کی تاکید

حضرت ابو یوسف عبد اللہؓ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے لوگو سلام کو رائج کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور نماز ایسے وقت پر پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں (یعنی تہجد میں) تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو گے۔ (ترمذی)

صرف سلام کے لئے بازار جانا

حضرت طفیلؓ بن اُبیّ بن کعب سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس آتے پھر دونوں مل کر بازار جاتے، حضرت طفیلؓ کہتے ہیں کہ جب ہم دونوں بازار جاتے تو حضرت عبد اللہؓ کباڑ فروش، تاجر اور مسکین جس کے پاس سے گزرتے اس کو سلام کرتے۔ میں ایک دن عبد اللہؓ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا میرے ساتھ بازار چلو۔ میں نے کہا آپ بازار جا کے کیا کیجئے گا نہ تو آپ سودے والے کے پاس ٹھہرتے ہیں نہ خرید و فروخت کی بابت سوال کرتے ہیں نہ مول تول کرتے ہیں نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اس سے بہتر ہے کہ یہاں بیٹھ کر آپس میں بات چیت کریں۔ انہوں نے کہا، اے ابا بطن (۱) ہم تو صرف سلام کے لئے جاتے ہیں کہ جو ہم سے ملے ہم اس کو سلام کریں۔ (موطا امام مالک)

سلام کس طرح کیا جائے

سلام کے جواب پر کم و بیش ثواب

حضرت عمرانؓ بن الحصین سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آپ ﷺ نے جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا

---

(۱) حضرت طفیلؓ توند والے تھے اس لئے ان کو ابا بطن کہتے تھے۔

دس،(۱) پھر دوسرا آدمی حاضرِ خدمت ہوا اور کہا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا وہ بھی بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیس پھر تیسرا آدمی آیا اس نے کہا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه۔ آپ ﷺ نے جواب دیا وہ بھی بیٹھ گیا آپ ﷺ نے فرمایا تیس۔(ابوداؤد۔ترمذی)

سلام پہنچانا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جبریلؑ تم کو سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه۔(بخاری۔مسلم)

تین بار سلام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کوئی بات کرتے تھے تو اس کو تین بار کرتے تھے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لاتے تو ان کو تین بار سلام کرتے۔(بخاری)

سلام میں سونے والوں کا لحاظ

حضرت مقدادؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے دودھ کا کچھ حصہ چھوڑتے تھے جب آپ رات کو تشریف لاتے تو ایسی آواز سے سلام کرتے کہ سونے والے بیدار نہ ہوتے اور جاگنے والے سن لیتے تو نبی ﷺ تشریف لائے اور جیسا سلام کیا کرتے تھے ویسا ہی سلام کیا۔(مسلم)

عورتوں کو اشارہ سے سلام

حضرت اسماءؓ بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد کے پاس سے گزرے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی پس آپ ﷺ نے دستِ مبارک کے اشارے سے سلام کیا۔(ترمذی)

ایک روایت میں ہے کہ ہم کو سلام کیا۔

---

(۱) نیکیوں کی تعداد۔

سلام میں سبقت کی فضیلت

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اللہ سے زیادہ قریب ہے، جو سلام کی ابتداء کرتا ہے۔ (ابو داؤد)

مُردہ کا سلام

حضرت ابو جُری الجُہیمیؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا عَلَيْكَ السَّلَامُ یارسول اللہ، آپ نے فرمایا عَلَيْكَ السَّلَامُ نہ کہا کرو۔ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُردوں کا سلام ہے۔ (ابو داؤد)

سلام کے احکام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوار پیدل کو سلام کرے اور پیدل، بیٹھنے والوں کو سلام کرے اور تھوڑے بہت کو سلام کریں۔ (بخاری۔مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

حضرت ابو امامہ صدیؓ بن عجلانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام کی ابتداء کرے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو امامہؓ...... سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ دو آدمی جو ایک دوسرے سے ملیں تو پہلے کون سلام کرے آپ ﷺ نے فرمایا جو ان دونوں میں اللہ کے نزدیک زیادہ بہتر ہو۔ (ترمذی)

بار بار سلام کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے اس شخص کے بارے میں روایت ہے کہ نماز بُری طرح پڑھتا تھا کہ وہ آیا، نماز پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا جاؤ پھر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی، وہ پلٹ گیا نماز پڑھ کر پھر آیا اور سلام کیا، آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر پھر فرمایا جاؤ نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی، تین بار ایسا ہی ہوا۔ (۱)

---

(۱) پھر آپ ﷺ نے اس کو نماز کا طریقہ سکھلایا اور ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھنے کی ہدایت کی۔

جدا ہونے کے بعد پھر سلام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو پھر وہ اس سے ملے تو اس کو سلام کرے۔ (ابو داؤد)

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کا بیان

آیت شریفہ

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً. (نور۔ ع ۸)	جب گھروں میں جانے لگو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو۔ یہ دعائے خیر اللہ کی طرف سے برکت والی اور عمدہ ہے۔

احادیث

اپنے گھر میں جاتے وقت سلام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے میرے بیٹے جب تم اپنے گھر جایا کرو تو گھر والوں کو سلام کیا کرو تو تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہو گی۔ (ترمذی)

بچوں کو سلام

حضرت انسؓ ایک مرتبہ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہا۔ حضور ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

بوڑھی عورت کو سلام

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت تھی یا ہمارے یہاں ایک

بڑھیا تھی وہ چقندر کی جڑیں ہانڈی میں ڈالتی اور جو پیستی، جب ہم لوگ جمعہ کی نماز پڑھ کر آتے تھے اور اس کو سلام کرتے تھے تو وہ ہمارے سامنے اس کو رکھ دیتی تھی۔ (بخاری)

ایسے مواقع پر عورتوں کو سلام کرنا جہاں کوئی شک نہ ہو

حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ میں فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ غسل فرمارہے تھے اور فاطمہؓ پردہ (آڑ) کئے ہوئے تھیں، میں نے سلام کیا، پھر پوری حدیث بیان کی۔ (مسلم)

حضرت اسماءؓ بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کئی عورتوں کے پاس سے گزرے تو ہم کو سلام کیا۔ (ابوداؤد)

ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مسجد میں سے گزرے تو کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے سلام فرمایا۔

غیر مسلموں سے سلام کی ابتداء نہ کی جائے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ سے سلام کی ابتدا نہ کرو اور جب تمہیں راستہ میں ملیں تو ان کو کنارے چلنے پر مجبور کرو۔ (مسلم)

غیر مسلموں کو جواب کا طریقہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں اہل کتاب سلام کریں تو تم جواب میں صرف وعلیکم (۱) کہو۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جہاں مسلمان، بت پرست اور یہود غرض ہر طرح کے لوگ موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا۔ (بخاری۔مسلم)

---

(۱) علماء نے لکھا ہے کہ کافر کے سلام کی جواب میں هَدَاكَ اللهُ کہنا چاہئے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ضرورت کے وقت سلام کہنا بھی جائز ہے اور مسلمان کافر کو خط لکھے تو جائز ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو لکھا تھا سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۔ ۱۲

گھر میں داخل ہونے کی اجازت اور اسکے آداب

آیات

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا. (نور۔ع ۴)

اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا کسی گھر میں بغیر اجازت نہ جایا کرو، جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو۔

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ. (نور۔ع ۸)

جب تمہارے لڑکے حد بلوغ کو پہنچ جائیں تو ان کو چاہئے کہ اسی طرح اجازت لیں جس طرح اُن کے اگلے اجازت لیتے تھے۔

احادیث

تین بار اجازت طلبی

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین بار اجازت لینا چاہئے اور اگر اجازت نہ ملے تو پلٹ جاؤ۔ (بخاری۔مسلم)

اجازت لینے کی مصلحت

حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اجازت لینا اس لئے مشروع ہوا ہے کہ کسی نا محرم پر نظر نہ پڑ جائے۔ (بخاری۔مسلم)

اجازت مانگنے کا طریقہ

حضرت ربعی بن حراشؓ سے روایت ہے کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی، آپ اس وقت گھر میں

تشریف رکھتے تھے۔ عرض کیا میں آؤں؟ آپ نے اپنے خادم سے فرمایا ان کے پاس جاؤ اور ان کو اجازت مانگنے کا طریقہ بتاؤ۔ ان سے کہو کہ اجازت اس طرح مانگیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ کیا میں اندر آجاؤں؟ انہوں نے حضور ﷺ کا فرمان سن لیا تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ کیا میں اندر آجاؤں؟ آپ نے ان کو اجازت دی تو وہ اندر آگئے۔ (ابوداؤد)

حضرت کِلدۃ بن حنبل سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بغیر سلام کئے حاضر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا واپس ہو اور یہ کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ کیا میں آؤں؟ (ابوداؤد۔ ترمذی)

اجازت مانگنے والے سے دریافت کیا جائے تو نام یا کنیت بتائے

حضرت انسؓ معراج والی مشہور روایت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے پہلے آسمان پر لے گئے اور دروازہ کھلوایا اور آواز آئی کون؟ کہا میں ہوں جبریلؑ، کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ، پھر دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوایا آواز آئی کون؟ کہا جبریلؑ۔ کہا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ، اسی طرح تیسرے، چوتھے حتی کہ ساتویں آسمان تک لے گئے اور ہر دروازہ پر سوال ہوتا تھا کہ تم کون ہو؟ اور وہ کہتے تھے میں جبریلؑ ہوں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں رات کو نکلا۔ رسول اللہ ﷺ تنہا پھر رہے تھے، میں بھی چاند کے سایہ میں چلنے لگا۔ آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کون؟ میں نے عرض کیا ابوذر۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت امّ ہانیؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ غسل فرمارہے تھے اور فاطمۃ الزہراؓ پردہ آڑ کئے ہوئے تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون؟ میں نے عرض کیا اُمّ ہانی۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون؟ میں نے عرض کیا میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں، میں (آپ ﷺ نے لفظ مَیں (۱) کو ناپسند فرمایا۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) یعنی "میں" کیا چیز ہے اپنا نام یا کنیت بتانا چاہئے۔ میں سے بعض وقت پہچانا نہیں جاتا اور نام بتانے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے۔

چھینک کا جواب دینا

چھینک کی دُعا اور اُس کا جواب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے، تو جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اس کو سنے لازم ہے یَرْحَمُكَ اللّٰه کہے۔ اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے، جب جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکو۔ اس لئے کہ جو کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس کے اندر سے ہنستا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰه کہے تو پھر وہ جواب میں یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ (۱) کہے۔ (بخاری)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو تم یَرْحَمُكَ اللّٰه کہو، اور اگر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نہ کہے تو تم بھی جواب نہ دو۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کو چھینک آئی، آپ نے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا، اس نے عرض کیا، آپ نے میری چھینک کا جواب نہیں دیا، آپ نے فرمایا اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا تھا، تم نے نہیں کہا۔ (مسلم)

چھینک آئے تو منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھ لے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی تو آپ اپنا دست مبارک یا کپڑا اپنے چہرۂ مبارک پر آواز دبانے کے لئے رکھ لیتے تھے۔

(ترمذی)

---

(۱) اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے۔

غیر مسلم کی چھینک کا جواب

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ یہود، رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس اُمید پر چھینکتے تھے کہ حضور ﷺ جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰه کہیں، لیکن آپ ﷺ یَهْدِ يْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (۱) ہی کہتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو جمائی آئے تو جمائی روکنے کے لئے ہاتھ منہ پر رکھ لے، اس لئے کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

مصافحہ کا بیان

مصافحہ کا رواج

حضرت ابو الخطاب قتادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں مصافحہ کا رواج تھا، انہوں نے کہا ہاں۔ (بخاری)

آنے والوں سے مصافحہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں اور آنے والوں میں، یہ لوگ مصافحہ کے زیادہ مستحق ہیں۔ (ابو داؤد)

مصافحہ کا ثواب

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں تو ان دونوں کے گناہ جدا ہونے سے قبل بخش دیئے جائیں گے۔

(ابو داؤد)

ملاقات کا مسنون طریقہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی

---

(۱) اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے۔

آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے تعظیماً جھک جائے؟ فرمایا نہیں۔ کہا کیا اس کو لپٹائے اور اس کو بوسہ دے؟ فرمایا نہیں، عرض کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کر لے، فرمایا ہاں۔ (ترمذی)

دست بوسی

حضرت صفوانؓ بن عسال سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ نبی ﷺ کے پاس چلیں، پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نو نشانیوں (۱) کے متعلق سوال کیا (پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی کہ دونوں نے آپ کے دست مبارک اور قدم مبارک کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

آنے والے سے معانقہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ زید بن حارثہؓ مدینہ آئے۔ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ زیدؓ دروازہ پر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، آپ ﷺ ان کی طرف چلے اور آپ ﷺ اپنے کپڑے کو کھینچتے ہوئے تشریف لے جا رہے تھے، پھر آپ ﷺ نے ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ (۲) (ترمذی)

خندہ پیشانی سے ملنے کی فضیلت

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نیک کام میں تھوڑے کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی (۳) سے ملو۔ (مسلم)

---

(۱) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نو معجزوں کے متعلق سوال کیا۔
(۲) اس سے معلوم ہوا کہ جب کوئی سفر سے آئے تو اس سے معانقہ کرنا بوسہ لینا جائز ہے۔
(۳) اپنے مسلمان بھائی سے خوش ہو کر ملنا اگرچہ ظاہر میں چھوٹی سی نیکی ہے مگر اس خوشی کی حقیقت کسی دکھے ہوئے زمانے کے ستائے ہوئے دل سے پوچھو تو معلوم ہو کہ یہ کیسی نیکی ہے۔

بچہ کو پیار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حسنؓ بن علیؓ کو بوسہ دیا۔ اَقرع بن حابسؓ (جو موجود تھے) نے کہا میرے دس بیٹے ہیں، میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا، آپ ﷺ نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (بخاری۔مسلم)

عیادت کی فضیلت

مسلمانوں کے اخلاق، اسلام کی سات ہدایتیں

حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو مریض کی عیادت، جنازے میں شرکت اور چھینک کا جواب دینے، قسم دینے والے کی قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے اور سلام کو رائج کرنے کا حکم دیا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

مسلمان کے حقوق

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کے ہمراہ جانا، دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا۔

بندہ سے خدا کا تعلق

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔

بندہ : اے میرے پروردگار تو سارے جہاں کا پالنے والا ہے تیری مزاج پرسی کیسے کرتا۔

اللہ تعالیٰ : کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔

اگر تو اس کی عیادت کے لئے جاتا تو تو مجھے اُس کے پاس پاتا۔

اللہ تعالیٰ : اے آدمی میں نے تجھ سے کھانے کا سوال کیا اور تو نے مجھ کو نہ کھلایا۔

بندہ : جنابِ باری بھلا میں تجھ کو کھانا کیسے کھلاتا تو تو خود رب العالمین ہے۔

اللہ تعالیٰ : تجھے خبر نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے اس کو نہ کھلایا، اگر تو اس کو کھلا دیتا تو تو اس کو میرے پاس پاتا۔

اللہ تعالیٰ : اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے پانی مانگا، تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔

بندہ : اے میرے رب تو سارے جہاں کا پالنے والا ہے بھلا میں تجھ کو پانی کیسے پلاتا۔

اللہ تعالیٰ : میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے نہ پلایا سمجھ لے کہ اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو تو اس کو میرے پاس پاتا۔(۱) (مسلم)

تین وصیتیں

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مریض کی عیادت کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو رہا کرو۔ (بخاری)

عیادت کی فضیلت

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس ہونے تک برابر جنت کی خوشہ چینی میں رہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کی خوشہ چینی کا کیا مطلب۔ فرمایا اس کے میوہ جات چن چن کر کھانا۔ (مسلم)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت صبح ہی صبح کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس پر رحمت بھیجتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کے لئے جاتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے بہشت کی میوہ خوری ہے۔ (ترمذی)

---

(۱) ایمان والوں کی اللہ کے نزدیک اتنی عزت ہے کہ ان کی ضرورتوں کو اپنی پاک ذات کی طرف منسوب کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی کا لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، جب وہ بیمار ہوا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کے لے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے قریب بیٹھ گئے اور اس سے فرمایا مسلمان ہو جا، اس کا باپ اس کے قریب بیٹھا ہوا تھا، اس نے باپ کی طرف دیکھا، باپ نے کہا ابوالقاسم (۱) کی بات مان لے تو وہ اسلام لے آیا، رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے ہوئے گھر سے نکلے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اس کو آگ سے بچالیا۔

زخم پر آپ کا عمل

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ سے کوئی شخص کسی زخم یا گھاؤ کی شکایت کرتا تو رسول اللہ ﷺ انگلی سے اس طرح اشارہ کر کے فرماتے (جس کو سفیان بن عُیینہ راوی نے اپنی کلمہ والی انگلی زمین پر رکھ کر اُٹھائی اور کہا اس طرح) بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔

ترجمہ: ہماری زمین کی مٹی، مسلمان کا لعاب دہن، اللہ کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا ہو جائے گی۔

مریض کے لئے دُعا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے کسی گھر والے کی عیادت فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے اور فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِ، اَنْتَ الشَّافِيْ، لاَ شِفَاءَ اِلاَّ شِفَاءُ كَ شِفَاءً لاَيُغَادِرُ سَقَمًا۔

ترجمہ: اے اللہ اے لوگوں کے رب خوف دور کر اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ نہیں ہے شفا مگر جو تو شفا عطا فرمائے۔ ایسی شفا کہ مرض کو نہ چھوڑے۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ثابتؒ سے کہا میں تم پر رسول اللہ ﷺ کی پھونک چھوڑ دوں۔ انہوں نے کہا ہاں اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ، لاَشَافِيَ اِلاَّ اَنْتَ شِفَاءً لاَيُغَادِرُ سَقَمًا۔

---

(۱) رسول اللہ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔

ترجمہ: اے اللہ اے لوگوں کے رب شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تو ہی تندرستی عطا فرماتا ہے تیرے سوا کوئی تندرست نہیں کرتا ایسی تندرستی عطا فرما کہ بیماری باقی نہ رہے۔(بخاری)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا۔ **اَللّٰهُمَّ اِشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا۔**

ترجمہ: اے اللہ سعد کو شفا دے، اے اللہ سعد کو شفا دے، اے اللہ سعد کو شفا دے۔(مسلم)

حضرت ابی عبدؓ اللہ بن ابی العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درد کی شکایت کی جو اُن کے جسم میں تھا، آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ درد کی جگہ رکھو اور تین مرتبہ بسم اللہ اور سات مرتبہ **اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔** پڑھو۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عزت وقدرت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے (یعنی جو درد میں اپنے بدن میں پاتا ہوں اس سے بچنا چاہتا ہوں)۔(مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کو موت ابھی نہ آئی ہو اور اس کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ کہے **اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ۔**

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے جو بڑے عرش کا مالک ہے، سوال کرتا ہوں کہ وہ تم کو شفا عطا فرمائے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کو مرض سے عافیت بخشے گا۔(ابوداؤد۔ ترمذی)

مریض سے کیا کہا جائے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور حضور ﷺ جب کسی کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے، کوئی ڈر نہیں، اگر اللہ نے چاہا تو یہ پاک کرنے والی (۱) ہے۔(یعنی گناہوں سے

---

(۱) یعنی تکلیف گناہوں سے پاک کرنے والی ہے جیسا اگلی حدیثوں سے ثابت ہے۔

پاک کرنے والی ہے)۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جبریلؑ حضور ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے محمد کیا آپ بیمار ہیں، آپ نے فرمایا ہاں، جبریلؑ نے کہا **بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ.**

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ پھونکتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذا دے اور ہر نفس کی بُرائی سے اور حاسد کی آنکھ سے، اللہ تعالیٰ آپ کو تندرست فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں آپ پر پھونکتا ہوں۔ (مسلم)

جہنم سے حفاظت کرنے والے کلمات

حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی بڑا ہے) تو اللہ جل شانہ اس کی تصدیق فرماتا ہے اور فرماتا ہے۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ (یعنی کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں بہت بڑا ہوں) اور جب بندہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ کہتا ہے (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں) تو پروردگارِ عالم فرماتا ہے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا وَحْدِيْ لَاشَرِيْكَ لِيْ۔ (یعنی میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں) اور جب کہتا ہے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کی سب تعریف ہے) تو پروردگار فرماتا ہے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ. (یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر میں اور میری ہی بادشاہت ہے اور میرے لئے ہی سب تعریف ہے) اور جب بندہ کہتا ہے۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ قوت ہے اور نہ طاقت ہے مگر اللہ کو) تو اللہ تعالیٰ جواب میں ارشاد فرماتا ہے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِيْ (یعنی میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے سوا کسی میں قوت اور طاقت نہیں) پھر آپ نے ارشاد فرمایا جو ان کلمات کو مرض الموت میں کہے تو اس کو آگ نہ جلائے گی۔ (ترمذی)

میت کے احکام

حضور ﷺ کا مرض وفات

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب، رسول اللہ ﷺ کے پاس سے مرض الموت کے زمانہ میں نکلے۔ لوگوں نے کہا اے ابو الحسن، رسول اللہ ﷺ آج کیسے ہیں؟ کہا اللہ کا شکر ہے پہلے سے بہتر ہیں۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مرض الموت میں مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی (ترجمہ: اے اللہ میری مغفرت فرما۔ مجھ پر رحم فرما اور بلند رفیق سے مجھ کو ملا۔
(بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے نزع کے وقت ایک پانی کا پیالہ رکھا تھا، میں دیکھ رہی تھی کہ آپ برابر اس میں ہاتھ ڈالتے تھے اور اپنے چہرہ پر پھیر لیتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ (ترجمہ: اے اللہ موت کی سختی، اور بے ہوشی میں میری مدد فرما۔ (ترمذی)

جس کا وقت قریب ہو اس کے عزیزوں کو اس کی خاطر داری کی تلقین

حضرت عمرانؓ بن الحصین سے روایت ہے کہ جُہینہ قبیلہ کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھ سے ایسی حرکت سرزد ہو گئی ہے کہ میں سزا کی مستحق ہوگئی، بس آپ مجھ پر حد قائم کیجئے۔ نبی ﷺ نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو پھر میرے پاس لانا، انہوں نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد جب وہ عورت آئی تو نبی ﷺ کے حکم سے اس کو اسی کے کپڑوں سے باندھ دیا گیا، پھر آپ نے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور وہ سنگسار کی

گئی، پھر آپ نے اس کے جنازہ پر نماز پڑھی۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، آپ کو بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے آپ کے بدن کو ہاتھ لگا کر عرض کیا کہ آپ کو سخت بخار ہے، آپ نے فرمایا ہاں مجھ کو دو آدمیوں کے برابر بخار ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میری تکلیف دیکھ رہے ہیں، میں صاحبِ مال ہوں اور میری وارث میری ایک بیٹی ہے۔

حضرت قاسمؒ بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا ہائے دردِ سر، حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے سر میں درد ہے اور پوری حدیث (۱) بیان کی۔

مرنے والے کو تلقین

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا آخری کلمہ (۲) لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں کو لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کی تلقین (۳) کرو۔ (مسلم)

مرنے والے کے لئے دُعا

حضرت ام المومنینؓ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نزع کے وقت ابو سلمہؓ کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ حضور ﷺ تشریف لائے اور ان کی آنکھیں بند کر دیں، پھر فرمایا جب روح قبض ہونے لگتی ہے تو آنکھیں اس کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگتی ہیں، یہ سن کر اُن کے گھر والے چیخ اُٹھے۔ آپ نے فرمایا اپنی بھلائی کے لئے دعا کرو۔ تمہارے ہر بول پر فرشتے آمین کہتے ہیں، پھر فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی

---

(۱) حضرت عائشہؓ نے ہائے دردِ سر فرمایا تو حضور ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا انتقال ہو جائے تو اچھی طرح کفناؤں گا اور دفناؤں گا تو حضرت عائشہؓ نے کہا تب اس دن آپ نئی شادی کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے سر میں درد ہے۔

(۲) یعنی موت کے وقت

(۳) کلمہ کو اس طرح پڑھنا چاہئے کہ بیمار سنے اور سن کر ویسا ہی خود بھی پڑھنے لگے یہی تلقین ہے۔

الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِى الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَه يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَه' فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَه' فِيْهِ.

ترجمہ: اے اللہ ابو سلمہ کو بخش دے اور ان کا درجہ ہدایت پانے والوں میں بلند فرما اور کسی کو ان کا قائم مقام بنا اور ہم کو اور ان کو بخش دے، ان کی قبر کو کشادہ اور روشن فرما۔ (مسلم)

مریض و میت کے پاس اچھی بات کہو

حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی بیمار یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو، اس لئے کہ تمہارے ہر بول پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو سلمہؓ کا انتقال ہو گیا، آپ نے فرمایا کہو اے اللہ مجھے اور ان کو بخش دے اور میرے لئے ان سے بہتر سرپرست عطا فرما۔ تو میں نے حضور ﷺ کے حکم کی تعمیل کی۔ پس اللہ نے میرا سرپرست اُن کو بنایا جو میرے لئے ان سے بہتر تھے (یعنی نبی ﷺ) (ابو داؤد)

مرنے والے کے بعد خدا سے اجر اور نعم البدل کی دُعا

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا ہے جس کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کلمات کہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ آجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا.

ترجمہ: ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف پلٹنے والے ہیں اے اللہ مجھے میری مصیبت پر ثواب عطا فرما اور مجھے بہتر بدلہ عطا فرما۔

تو اللہ تعالیٰ اس مصیبت پر اجر عطا فرمائے گا اور بہتر بدل عطا فرمائے گا وہ فرماتی ہیں کہ جب ابوسلمہؓ کی وفات ہوئی تو میں نے حضور ﷺ کے حکم کے مطابق یہی کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمایا کہ حضور ﷺ کو میرا سرپرست بنا دیا۔ (مسلم)

موت پر خدا کی حمد اور اِنَّا لِلّٰهِ پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی

کے لڑکے کی موت واقع ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندہ کے لختِ جگر کی روح قبض کرلی، وہ عرض کرتے ہیں۔ جی ہاں، پھر ارشاد ہوتا ہے تم نے اس کے دل کے ٹکڑے کو لے لیا، وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں، فرماتا ہے کہ اس وقت میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ ارشاد ہوتا ہے، میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو (یعنی تعریف کا گھر)۔ (ترمذی)

ثواب کی اُمید میں صبر کا نتیجہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندہ کے لئے جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں، جس کے محبوب کو میں لے لوں اور وہ ثواب کی امید پر صبر کرے۔ (بخاری)

اللہ ہی کا ہے جو کچھ اُس نے لے لیا

حضرت اُسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی نے حضور ﷺ کے پاس کہلا بھیجا کہ میرا بچہ نزع کی حالت میں ہے آپ تشریف لائیے، آپ نے اس آدمی سے فرمایا تم جاؤ ان سے کہو کہ اللہ ہی کے لئے ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا، اس کے یہاں وقت مقرر ہے پس تم اجر کی طالب رہو اور صبر کرو۔ (بخاری۔ مسلم)

آنسوؤں اور دِل کے غم پر مؤاخذہ نہیں

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سعدؓ بن عبادہ کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ عبد الرحمٰنؓ بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ بھی تھے۔ حضور ﷺ رونے لگے، حضور ﷺ کو روتا دیکھ کر اور لوگ بھی رونے لگے۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا سنو اللہ تعالیٰ آنسوؤں پر اور قلب کے غمگین ہونے پر عذاب نہیں کرتا۔ زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کی وجہ سے

عذاب کرتا ہے، یا رحم فرماتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

موت پر تأثر رحم کا نتیجہ ہے

حضرت اُسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کا نواسہ لایا گیا جو نزع کی حالت میں تھا، آپ ﷺ کے آنسو نکل پڑے، حضرت سعدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا؟ فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اس کو اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں پر رحم فرماتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

صاحبزادہ کے انتقال پر حضور ﷺ کا ارشاد

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صاحبزادہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس تشریف لائے وہ جانکنی کی حالت میں تھے۔ آپ ﷺ کے آنسو نکل آئے۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی روتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن عوفؓ یہ رحمت ہے، پھر آپ ﷺ کے آنسو نکل آئے اور فرمایا آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے لیکن ہم وہی کہیں گے جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو، اے ابراہیمؑ البتہ ہم تمہارے فراق میں غمگین ہیں۔ (بخاری)

میت کی پردہ پوشی

حضرت رافع اَسلمؓ، خادم رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی مردے کو نہلائے اور اس کے عیب کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت چالیس مرتبہ فرمائے گا۔ (مسلم)

تجہیز و تدفین کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو جنازہ کے ہمراہ ہو پھر اس پر نماز پڑھے۔ اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو دفن میں بھی شریک ہو اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے۔ لوگوں نے عرض کیا دو قیراط کیا ہوتے ہیں آپ نے فرمایا دو پہاڑوں کے مثل۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازہ کے پیچھے خدا کے وعدوں پر ایمان رکھتے ہوئے اور اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے جائے اور نماز اور دفن میں شریک رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر پلٹے گا اور ہر قیراط اُحد کے برابر ہے اور جو نماز پڑھ کر دفن کرنے سے پہلے چلا آیا اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے۔ (بخاری)

عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانے کی ممانعت

حضرت اُمّ عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو جنازہ کے ہمراہ جانے سے منع فرمایا ہے مگر تشدد نہیں کیا۔ (بخاری)

نماز پڑھنے والوں کی بڑی جماعت کی فضیلت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس جنازہ پر مسلمانوں کی ایک جماعت جس میں سو کے قریب آدمی ہوں نماز میں شریک ہو اور میت کے حق میں سفارش کرے تو اسکی سفارش اس کے حق میں قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو مسلمان مر جائے اور اس کی جنازہ پر چالیس موحدّ شریک ہوں تو ان کی سفارش اس کے حق میں قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

حضرت مرثد ابن عبداللہؓ یزنی سے روایت ہے کہ مالک بن ہُبیرہ جب کسی جنازہ پر نماز پڑھتے تھے اور مجمع کم ہوتا تھا تو ان کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس جنازہ پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھ لیں تو اس پر جنت واجب ہو گئی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

جنازہ کی دُعا

حضرت ابو عبدالرحمٰنؓ عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور جو دعا آپ نے پڑھی وہ میں نے یاد کر لی۔ آپ نے یہ فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَه وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ، وَاَهْلاً خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ، وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ.

اے اللہ اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ اس کو ہر بُرائی سے عافیت بخش، خطاؤں کو معاف فرما اور اس کو عزت کی جگہ عطا فرما، قبر کشادہ فرما، اور اس کو پانی، برف اور اولے سے غسل دے اس کو گناہوں سے ایسا پاک و صاف کر جیسے کہ آپ نے سفید کپڑے کو میل سے صاف فرمایا ہو اور اس کو اس گھر سے بہتر گھر اور ان لوگوں سے بہتر لوگ اور اس جوڑے سے بہتر جوڑا عنایت فرما اور اس کو جنت میں داخل کر اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کی آگ سے اس کو نجات دے۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ دعا سن کر مجھ کو تمنا ہوئی کہ کاش اس میت کی جگہ میں ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابو قتادہؓ اور حضرت ابراہیم الاشہلیؒ سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں (ان کے باپ صحابی تھے) کہ نبی ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور یہ دعا پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَه مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ، اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَهٗ

اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ ہمارے چھوٹے اور بڑے، ہمارے مرد اور عورت، ہمارے حاضر و غائب کو بخش دے۔ اے اللہ ہم میں سے جس کو زندہ رکھ اس کو اسلام پر قائم رکھ اور جس کو موت دے اس کا ایمان پر خاتمہ کر، اور اے اللہ اس کے اجر سے ہمیں محروم (۱) نہ کر اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا

---

(۱) یعنی اس کی موت سے جو صدمہ پہنچا ہے اس کے اجر سے محروم نہ کر۔

ہے کہ جب تم کسی جنازے پر نماز پڑھو تو اس کیلئے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے جنازہ کی نماز کے متعلق روایت کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ لَهٗ فَاغْفِرْلَهٗ.

اے اللہ تو اس کا پرودگار ہے تو نے اس کو پیدا کیا اور تجھ ہی نے اس کو اسلام کا رستہ دکھایا اور تجھ ہی نے اس کی روح قبض کی اور تو ہی اس کے ظاہر و پوشیدہ کو خوب جانتا ہے۔ ہم سب اس کی سفارش کے لئے حاضر ہوئے ہیں پس تو اس کو بخش دے۔ (ابوداؤد)

حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مسلمان کے جنازہ پر نماز پڑھی اور ہم نے آپ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ، اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمِ.

اے اللہ فلاں بن فلاں تیرے ذمہ ہے اور تیرے قرب و جوار میں ہے پس اس کو قبر کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے بچالے، تو وفا اور تعریف کے لائق ہے۔ اے اللہ اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، تو بخشش والا رحمت والا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہؓ بن ابی اَوفی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں اور چوتھی تکبیر کے بعد اتنا ٹھہرے اور اتنے عرصہ کھڑے رہے جتنی دیر میں دو تکبیریں ہوتی ہیں اپنے بیٹے کے لئے دعائے استغفار کرتے رہے۔ پھر کہا رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ چار تکبیروں کے بعد اتنا ٹھہرے کہ میں نے گمان کیا کہ اب پانچویں تکبیر اور کہیں گے پھر انہوں نے اپنے دائیں بائیں جانب سلام پھیرا، اور جب فارغ ہوئے تو میں نے کہا یہ تم نے کیا کام کیا۔ انہوں نے کہا میں نے کوئی

زیادتی نہیں کی، جس طرح رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اسی طرح کیا ہے۔(حاکم)

جنازہ کو جلدی لے جاؤ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ کو جلدی لے جاؤ، اگر مردہ نیک ہے تو اس کو بھلائی کی طرف جلدی پہنچاؤ، اور اگر وہ بد ہے تو اس کو جلد اپنی گردن سے اُتار پھینکو۔(بخاری۔مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بہتر ہے کہ جلد لے جاؤ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور لوگ اس کو کاندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر مُردہ نیک ہے تو کہتا ہے کہ مجھے جلدی (۱) لے چلو، اور اگر بُرا ہے تو کہتا ہے ہائے تمہاری خرابی تم مجھے کہاں لے جاتے ہو، اور اس آواز کو سوائے انسان کے سب سنتے ہیں، اگر انسان سنے تو بے ہوش ہو جائے۔(بخاری)

مردہ کا قرض سے تعلق

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مومن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے اٹکی رہتی ہے جب تک قرض ادا نہ کیا جائے۔(ترمذی)

لاش کو روکنا مناسب نہیں

حضرت حصینؓ بن وَحوح سے روایت ہے کہ طلحہؓ بن براء بن عازب بیمار ہوئے رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور ان کو دیکھ کر فرمایا میں طلحہؓ کو موت کے منہ میں دیکھتا ہوں۔ پس مجھ کو خبر کرنا اور جلدی کرنا، مسلمان کی لاش کے لئے مناسب نہیں کہ گھروں میں روکی جائے۔(ابوداؤد)

قبر کے پاس وعظ ونصیحت

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہم بقیع الغرقد میں ایک جنازہ کے پاس کھڑے تھے

---

(۱) چونکہ نیک و بد کو مرتے وقت اپنے اپنے ٹھکانے دکھادئے جاتے ہیں، اس لئے نیک کا اشتیاق بڑھ جاتا ہے اور بد کو عذاب کی طرف لے جانے سے گریز ہوتا ہے۔

اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ ہم لوگ بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک لکڑی تھی۔ آپ نے اس لکڑی سے زمین کرید نا شروع کی۔ اور فرمایا تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے دوزخ یا جنت۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ تو پھر ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ نہ کرلیں، آپ نے فرمایا کام کئے جاؤ۔ ہر شخص پر وہ کام آسان ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

دفن کے بعد کچھ توقف

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو تھوڑی دیر توقف فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم اپنے بھائی کے لئے بخشش مانگو اور اس کے لئے ثابت قدم رہنے کا سوال کرو، اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال ہو رہا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عمرو بن العاصؓ نے اپنے بیٹے سے کہا جب تم مجھ کو دفن کرنا تو میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہر جانا جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کر کے تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تمہارے سبب سے مانوس ہو جاؤں اور مجھے معلوم ہو جائے کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ یہ حدیث پہلی کتاب میں مفصل گزر چکی ہے۔ (مسلم)

حضرت امام شافعیؒ کا قول ہے کہ قبر کے پاس کچھ قرآن پڑھنا مستحب ہے اگر پورا پڑھ لیا جائے تو اور بھی بہتر ہے۔

میت کے لئے صدقہ اور دُعائیں

آیت

وَالَّذِیْنَ جَآءُ وْ مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ۝ (حشر۔ ع ۱)

وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم کو بخش اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے۔

احادیث

میت کی طرف سے صدقہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں دفعۃً انتقال کر گئیں اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کے لئے ضرور کہتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو ان کو اجر ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ (بخاری۔ مسلم)

باقیات صالحات

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں، مگر تین باتیں باقی رہتی ہیں۔ صدقہ جاریہ، علم نافع اور اولاد صالح کہ اس کے لئے دعا کرتی رہے۔ (مسلم)

میت کے حق میں لوگوں کی تعریف

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا واجب ہو گئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی بُرائی بیان کی، آپ ﷺ نے فرمایا واجب ہو گئی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ کیا واجب ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کی تم نے خوبیاں بیان کیں اس پر جنت واجب ہو گئی اور جس کی بُرائی کی اُس پر دوزخ واجب ہو گئی۔ تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوالاسودؓ سے روایت ہے کہ میں مدینہ آیا اور حضرت عمرؓ کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اس اثناء میں ایک جنازہ اُدھر سے گزرا اور اس کی تعریف ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہو گئی، پھر دوسرا جنازہ سامنے سے نکلا، اس کی بھی تعریف کی گئی، حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہو گئی، پھر تیسرا جنازہ آیا، اس کی لوگوں نے برائی کی، حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہو گئی۔ میں نے کہا اے امیرالمومنین کیا چیز واجب ہو گئی، فرمایا میں نے

وہی کہا جو حضور ﷺ سے سنا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس مسلمان پر چار آدمی اس کی بھلائی کی گواہی دیں اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ میں نے عرض کیا اور تین۔ فرمایا تین بھی۔ یعنی تین کی گواہی کا بھی یہی حکم ہے۔ میں نے عرض کیا اور دو۔ فرمایا دو بھی، یعنی دو کی گواہی بھی مانی جائے گی، پھر ایک کی گواہی کے متعلق سوال نہیں کیا۔
(بخاری۔ مسلم)

جس کی چھوٹی اولاد مر جائے اُس کا ثواب

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے تین نابالغ لڑکے مر جائیں تو اس کو اللہ اپنی مہربانی سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے تین لڑکے فوت ہو جائیں وہ صرف قسم پوری کرنے کیلئے آگ پر گزرے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مرد لوگ آپ کی وعظ و نصیحت سنتے ہیں ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر فرمادیں کہ ہم لوگ بھی اس مقرر وقت پر حاضر ہوا کریں، اور آپ ہم کو اس علم کی تعلیم دیں جس کی آپ کو اللہ نے تعلیم دی ہے۔ آپ نے فرمایا فلاں فلاں دن جمع ہوا کرو، تو وقت مقرر پر عورتیں جمع ہوئیں۔ آپ تشریف لائے اور ان کو وہی تعلیم دی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھی۔ پھر فرمایا جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ دوزخ کی اوٹ بن جائیں گے یعنی آڑ ہو جائیں گے اور وہ دوزخ میں نہ جانے پائے گی، ایک عورت نے عرض کیا کہ اگر دو مرے ہوں۔ فرمایا دو بھی روک ہو جائیں گے۔ (بخاری۔ مسلم)

تباہ شدہ بستیوں پر رونا اور ان سے بچنے کا بیان

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب جب مقام حجر یعنی ثمود کی بستی میں پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس عذاب کے مقام سے روتے ہوئے داخل ہو، ایسا نہ ہو کہ جس مصیبت میں یہ مبتلا ہوئے کہیں تم بھی نہ ہو جاؤ۔
(بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ جب حجر کی طرف سے گزرے تو فرمایا کہ ان ظالموں کے مقام پر روتے ہوئے داخل ہو۔اس ڈر سے کہ مبادا ان پر جو عذاب آیا کہیں تم پر نہ آجائے۔ پھر آپ نے اپنے چہرۂ مبارک پر نقاب ڈال لی اور اس وادی سے جلد نکل گئے۔

آدابِ سفر

جمعرات کا سفر

حضرت کعبؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کو جمعرات کے دن چلے۔اور آپ جمعرات ہی کا سفر پسند فرماتے تھے۔(بخاری۔مسلم)

اور بخاری ومسلم کی روایت میں ہے کہ آپ جمعرات کے علاوہ اور دن میں کم ہی سفر کرتے تھے۔

اوّل وقت کی برکت

حضرت صخرہ بن وداعہ غامِدیؓ صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ میری امت کیلئے دن کے پہلے پہر میں برکت دے اور جب آپ کوئی سَریہ یا لشکر بھیجتے تو صبح سویرے ان کو روانہ کرتے۔ صخرہ تاجر تھے۔وہ اپنی تجارت کا مال صبح سویرے بھیجا کرتے تھے تو ان کا مال خوب بڑھا اور بڑے دولت مند ہو گئے۔(ابوداؤد)

تنہا سفر کا نقصان

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ اگر تنہا سفر کرنے کا نقصان جیسا میں جانتا ہوں جان لیں تو کبھی کوئی سوار رات کو سفر نہ کرے۔

(بخاری)

حضرت عمر بن شعیبؓ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان اور تین

سوار(۱) قافلہ ہیں۔(ابو داؤد۔ترمذی)

سفر کا امیر

حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تین آدمی سفر کے لئے نکلیں تو لازم ہے کہ ان میں سے ایک کو امیر بنا لیا جائے۔(ابو داؤد)

بہتر ساتھی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر ساتھی چار ہیں (یعنی چار ساتھی شریک سفر ہوں تو بہتر ہے) اور بہتر سریہ چار سو کا ہے اور بہتر لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار قلت کے سبب مغلوب نہیں ہوتے۔(ابو داؤد۔ترمذی)

چلنے، اُترنے، ٹھکانا بنانے اور سفر میں سونے کے آداب

سواری کے حقوق

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم سبزہ زار میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین سے اس کا حق دو (یعنی میانہ روی اختیار کرو کہ وہ چرتے ہوئے چلیں) اور جب تم بنجر زمین پر سفر کرو تو چلنے میں جلدی کرو تاکہ ہلکان اور لاغر ہونے سے پہلے منزل پر پہنچ جائیں۔ اور جب آخر شب میں منزل پر اترو تو شارع عام اور گزرگاہوں کو چھوڑو، اس لئے کہ وہ جانوروں اور حشرات الارض کی جگہ ہے۔(مسلم)

آنحضرت ﷺ کے آرام کا طریقہ

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اترتے تھے تو

---

(۱) یعنی تین سوار اصلی سوار ہیں۔کم از کم تین سواروں کا قافلہ ہوتا ہے وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور اس میں اور بھی بہت سے حکمتیں ہیں۔

اپنے دائیں پہلو پر آرام فرماتے تھے اور جب صبح سے پہلے اُترتے تو اپنا داہنا ہاتھ کھڑا کر لیتے تھے اور ہتھیلی پر سر مبارک ٹیک (۱) لیتے تھے۔ (مسلم)

رات کو سفر کرنے کی ہدایت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کو لازماً رات کو سفر کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ زمین رات کو لپیٹی (۲) جاتی ہے۔ (ابو داوٗد)

سفر میں ایک قافلے کے لوگوں کو اکٹھا اترنا چاہئے

حضرت ابو ثعلبہ خُشَنیؓ سے روایت ہے کہ لوگ جب کسی منزل پر اترتے تو گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہو کر اُترتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان گھاٹیوں اور وادیوں میں تمہارا متفرق اترنا شیطان کی طرف سے ہے۔ بس اس کے بعد پھر کوئی الگ ہو کر نہیں اُترا، سب آپس میں مل جل کر اُترتے تھے۔ (ابو داوٗد)

سواری کا خیال

حضرت سَہلؓ بن ربیع بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے اس کا پیٹ پیٹھ سے لگا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، ان کو اچھا کھلاؤ اور اچھی طرح ان پر سواری کرو۔ (ابو داوٗد)

قضاء حاجت کے لئے پردہ کی جگہ بہتر ہے

حضرت ابو جعفر عبد اللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے پیچھے مجھے سوار کیا اور ایک راز کی بات مجھے فرمائی جو میں کسی سے نہ بتاؤں گا اور آپ کو پاخانہ پیشاب کے آڑ کے لئے دیوار یا کھجور کا جھنڈ بہت پسند تھا۔ (مسلم)

---

(۱) علماء کا قول ہے کہ حضور ﷺ اس لئے ٹیک لگا کر آرام فرماتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ غفلت کی نیند آ جائے، اور صبح کی نماز کا اول وقت فوت ہو جائے۔ (۲) رات کو زمین کم معلوم ہوتی ہے۔

جانوروں کی رعایت

بَرقانی نے مسلم کی سند سے اتنا اور زیادہ کر دیا کہ حضور ﷺ ایک انصاری کے نخلستان کے اندر تشریف لے گئے وہاں آپ نے ایک اونٹ کو دیکھا وہ اونٹ حضور ﷺ کو دیکھ کر بلبلانے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے کوہان کے پیچھے ہاتھ پھیرا اور فرمایا یہ کس کا اونٹ ہے ایک نوجوان انصاری نے عرض کیا یہ میرا اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جانوروں کے بارے میں جن کا اللہ نے تم کو مالک کیا ہے اللہ سے نہیں ڈرتے ہو یہ مجھ سے شکایت کرتا ہے کہ تم اس کو پیٹ بھر کر نہیں کھلاتے ہو اور اس سے محنت لے کر اس کو تھکاتے ہو۔ (اس کو ابو داؤد نے بَرقانی کے مثل روایت کیا ہے)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جب کسی منزل پر اُترتے تھے تو اس وقت تک نماز نہیں پڑھتے تھے جب تک اونٹوں کے پالان نہ کھول لیتے تھے۔ (مسلم)

رفیقِ سفر کی مدد

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم سفر میں تھے کہ ایک آدمی اونٹ پر سوار آیا اور دائیں (۱) بائیں دیکھنے لگا۔ آپ نے فرمایا جس کے پاس ضرورت سے زائد سواری ہو وہ ضرورت مند کو دے دے اور جس کے پاس ضرورت سے زائد زادِ راہ ہو وہ حاجت مند کو دے دے اس طرح آپ نے مختلف چیزوں کا نام لیا اس وقت ہم نے سمجھ لیا کہ زائد مال میں ہمارا حق نہیں۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوہ کا ارادہ کیا اور فرمایا اے گروہ مہاجرین وانصار تمہارے بھائیوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ جن کے پاس نہ مال ہے نہ جماعت۔ اب تم کو لازم ہیں کہ دو دو یا تین تین کو اپنی طرف شامل کر لو اور ہم لوگوں کے پاس ایک ایک ہی سواری تھی، بس یہ کرتے تھے کہ باری باری سے سوار ہوتے تھے۔ میں نے بھی دو یا تین کو اپنی طرف کر لیا اور باری مقرر کر لی۔ (ابو داؤد)

---

(۱) اس کا اونٹ تھک بہت گیا تھا اس لئے وہ چاروں طرف دیکھ رہا تھا کہ شاید کوئی سواری مل جائے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں خود پیچھے رہتے تھے اور کمزوروں کو آگے بھیج دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

جانوروں پر سوار ہوتے وقت کیا دُعا پڑھے

آیت

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَاتَرْكَبُوْنَ، لِتَسْتَوُوْا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَرَبِّكُمْ اِذَااسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَاهٰذَا وَمَاكُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝
(زخرف۔ع۱)

اور بنائیں تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان پر سواری کرو، پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو پھر جب تم سوار ہو جاؤ تو کہو پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے بس میں کر دیا۔ ہم ایسے نہ تھے کہ اس کو قابو میں لاتے اور بے شک ہمیں اپنے پروردگار کی طرف پلٹنا ہے۔

احادیث

سواری پر سوار ہوتے وقت حضور ﷺ کی دُعا

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے اور سواری پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر فرماتے

سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَاهٰذَا وَمَاكُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے بس میں کر دیا۔ ہم ایسے نہ تھے کہ اس کو قابو میں لاتے اور بے شک ہمیں اپنے پروردگار کی طرف پلٹنا ہے۔

پھر فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَه، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ٥

اے اللہ ہم اس سفر میں آپ سے نیک اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور اس عمل کا جس سے آپ راضی ہیں۔ اے اللہ اس سفر کو ہم پر آسان فرما دیجئے اس کی دوری کو لپیٹ دیجئے۔ اے اللہ آپ سفر میں ساتھی بھی ہیں اور گھر کے لوگوں کے خبر گیر بھی ہیں، اے اللہ میں آپ سے سفر کی سختی سے بُرے منظر سے اور گھر، مال اور اولاد کو بُری حالت میں دیکھنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

اور جب سفر سے واپس ہوتے تو یہ کلمات بھی اول الذکر دعا میں شامل فرما لیتے تھے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.

ہم سفر سے واپس ہونے والے ہیں۔ توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرتے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے والے ہیں۔

جن چیزوں سے پناہ مانگنی چاہئے

حضرت عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر کے لئے تشریف لے جاتے تو سفر کی سختی، راحت کے بعد تکلیف، مظلوم کی بددعا اور اہل و مال کی طرف بُرائی دیکھنے سے پناہ مانگتے تھے۔ (ترمذی۔ نسائی)

سوار ہونے کا طریقہ اور اس کے اذکار

حضرت علی بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ علیؓ بن ابی طالب کے لئے جب سواری لائی گئی تو اس وقت میں موجود تھا۔ انہوں نے جب اس کی رکاب پر پیر رکھا تو بسم اللہ کہا۔ پھر جب پیٹھ پر بیٹھ گئے تو کہا۔ الحمد للہ پھر فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَاهٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ، وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○

اس اللہ کی تعریف ہے جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کردیا۔ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

پھر تین مرتبہ الحمد للہ کہا، پھر تین بار اللہ اکبر کہا۔ پھر یہ دعا پڑھی۔

سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِی فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ.

پاک ہیں تو بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ بس مجھ کو بخش دے اور تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

یہ کہہ کر ہنس دیے، لوگوں نے کہا اے امیرالمومنین آپ ہنستے کیوں ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا جس طرح میں نے کیا اور جب آپ ہنسے تو میں نے بھی عرض کیا تھا یارسول اللہ کس بات نے آپ کو ہنسایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا تمہارا رب پاک ہے۔ اس کے بندے جب کہتے ہیں کہ اے رب مجھے بخش دے تو پھر وہ خوش ہوتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

چڑھتے اور اُترتے کیا کہنا چاہئے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور پستی کی طرف آتے تھے تو تسبیح کرتے تھے (اور بہت چیخ کر تکبیر کہنے کی ممانعت ہے)

(بخاری)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے لشکری جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے تھے اور جب بلندی سے اترتے تھے تو تسبیح کرتے تھے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج اور عمرہ سے واپس ہوتے تھے یا کسی گھاٹی پر چڑھتے تھے تو تین بار تکبیر کہتے تھے اور پھر فرماتے تھے۔

لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.
(بخاری۔مسلم)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہی ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔اسی کا ملک ہے (اسی کی بادشاہت ہے) اسی کے لئے سب تعریف ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اللہ کی حمد کرنے والے، اللہ نے اپنے وعدہ کو سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ میں سفر کرنے والا ہوں، آپ مجھے کچھ وصیت فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہنا اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنا، جب وہ آدمی چلا گیا تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔اے اللہ اس کی مسافت کو لپیٹ دے اور اس پر سفر آسان کردے۔(ترمذی)

معتدل آواز کے ساتھ دُعا وذکر

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تھے جب کسی میدان میں پہنچتے تو بہت بلند آواز سے تکبیر تہلیل کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو اس لئے کہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو تم تو اس کو پکارتے ہو جو سننے والا قریب ہے اور تمہارے ساتھ ہے۔(بخاری ومسلم)

مسافر کی دُعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصوں کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں (۱) مظلوم کی (۲) مسافر کی (۳) باپ کی دعا لڑکے کے حق میں۔(ابوداؤد۔ترمذی)

خوف وخطر لاحق ہو تو کیا کہنا چاہئے

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی قوم سے

خطرہ لاحق ہوتا تو آپ فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِھِمْ وَنعوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ. (ابوداؤد۔ نسائی)

اے اللہ ہم ان کو تیرے سامنے کئے دیتے ہیں۔ اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

منزل پر پہنچ کر

حضرت خولہؓ بنت حکیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی منزل پر اُترتے ہوئے یہ کلمات کہے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ. (مسلم)

میں اللہ کے کلماتِ کاملہ کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کی۔

تو پھر اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی یہاں تک کہ وہ منزل سے کوچ کر جائے۔

حفاظت کی دُعا

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں رات ہو جاتی تو آپ یہ کلمات کہتے۔

يَااَرْضُ، رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَافِيْكِ، وَشَرِّ مَاخُلِقَ فِيْكِ، وَشَرِّ مَايَدِبُّ عَلَيْكِ، وَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ اَسَدٍ وَّاَسْوَدٍ وَمِنَ الْحَيَّةِ والْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَاوَلَدَ.

(ابوداؤد)

اے زمین! میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں تیری شرارت سے، اور جو تجھ میں موجود ہے اس کی شرارت سے، اور جو تجھ سے پیدا ہوئی ہے اس کی شرارت سے اور تجھ پر چلنے پھرنے والی چیز کی شرارت سے اور میں پناہ مانگتا ہوں شیر کی شرارت سے اور کالے سانپ کی شرارت سے اور بچھو کی شرارت سے جو تجھ پر رہتے ہیں اور ساکن البلد (۱) کی برائی سے اور والد اور ولد کی برائی سے۔

---

(۱) ساکن البلد جن ہیں جو زمین میں رہتے ہیں۔

کام ختم ہو جانے کے بعد جلد گھر کو واپسی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر عذاب کا ٹکڑا ہے۔ تمہارے کھانے پینے اور نیند میں مخل ہے۔ جب تمہارے سفر کا مقصد پورا ہو جائے تو گھر واپس ہونے میں جلدی کرو۔ (بخاری مسلم)

رات کو گھر پہنچنے سے احتراز

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص گھر سے زیادہ دیر غائب رہے وہ رات کو گھر میں نہ آئے۔ (۱)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کو گھر میں آنے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں رات کو تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ صبح کو تشریف لے جاتے تھے یا شام کو۔ (بخاری مسلم)

اپنے شہر کو دیکھ کر کیا کہنا چاہئے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ہمرکاب تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو حضور ﷺ نے یہ کلمات کہنے شروع کئے اور آپ یہ کلمات فرماتے رہے یہاں تک ہم مدینہ میں آگئے۔

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.	آنے والے توبہ کرنے والے اپنے رب کی عبادت کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔ (مسلم)

واپسی پر نماز

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تھے تو پہلے مسجد میں تشریف لاتے تھے اور دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

عورت کا تنہا سفر درست نہیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو عورت اللہ اور آخرت

(۲) دن کو پہنچے گا تو گھر کے لوگ ضرور تیاری کریں گے کوئی اچانک بات بھی پیش نہیں آئے گی۔

پر ایمان لائی ہو اس کو یہ جائز نہیں کہ بغیر محرم کے ایک رات دن کی مسافت طے کرے۔ (بخاری۔مسلم)

عورت بغیر محرم حج کو بھی نہ جائے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مرد کسی عورت کے پاس تنہا نہ ہو اس کے ساتھ محرم ضرور ہو اور عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ میری عورت حج کو چلی گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو تم اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج کرو۔ (بخاری۔مسلم)

قرآن کی فضیلت

قرآن مجید قیامت میں سفارش کرے گا

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا۔ (مسلم)

حضرت نواسؓ بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ قرآن اور وہ لوگ جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے قیامت کے دن حاضر کئے جائیں گے، سورۂ بقرہ اور آل عمران آگے آگے ہوں گی۔ یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں اور عمل کرنے والوں کی لئے سفارش کریں گی۔ (مسلم)

سب سے بہتر شخص

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ (مسلم)

اٹک اٹک کر پڑھنے والے کے لئے دُونا اجر ہے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن کو سمجھ

کر پڑھتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو اٹک اٹک کر مشکل سے پڑھتا ہے اس کے لئے دونا اجر ہے۔ (بخاری۔مسلم)

قرآن مجید پڑھنے والا مومن

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مومن قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج (۱) کی ہے کہ اس کی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی لذیذ، اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی ہے کہ اس میں خوشبو تو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ نہایت لذیذ بہت میٹھا، اور منافق قران شریف پڑھتا ہے اس کی مثال ریحان (۲) کی ہے کہ خوشبو اچھی اور ذائقہ کڑوا۔ اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حظلہ (۳) کی ہے کہ ذائقہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔ (بخاری و مسلم)

قرآن مجید کا اثر

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کتاب کی وجہ سے کچھ لوگوں کے درجے بلند فرماتا ہے اور کچھ لوگوں کو ذلیل کرتا ہے۔ (مسلم)

رشک کا موقع

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رشک صرف دو موقع پر مناسب ہے۔ رشک اس شخص پر آئے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا فرمایا وہ اس پر دن رات عمل کرتا ہے۔ دوسرا موقعہ رشک کا یہ ہے کہ ایک شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے سرفراز فرمایا اور وہ اپنی دولت کو رات دن بہتر طریقہ پر خرچ کرتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

---

(۱) یہ ایک قسم کا خشبودار میٹھا لیموں ہوتا ہے۔
(۲) جو قرآن مجید سے فائدہ نہیں اٹھاتے اس کے خلاف کرتے ہیں۔
(۳) اندرائن

قرآن مجید پڑھنے سے سکینت کا نزول

حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ ایک آدمی سورۂ کہف پڑھتا تھا اس کے پاس ایک گھوڑا، دو رسّی سے بندھا ہوا تھا بس ایک دم اس کو ابر نے ڈھانپ لیا اور وہ ابر جتنا نزدیک ہوتا تھا گھوڑا اس کو دیکھ کر کودنے اور بھاگنے لگتا تھا جب صبح ہوئی تو اس آدمی نے حضور ﷺ کی خدمت میں آکر اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ سکینہ (۱) تھا جو قرآن مجید کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔ (بخاری۔ مسلم)

ہر حرف پر نیکی

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی کتاب کا ایک حرف پڑھا، اس کے لئے ایک نیکی ہے اور وہ نیکی دس گنا تک، پھر فرمایا میں الٓمّ کو ایک حرف نہیں کہتا، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی)

ویران گھر

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے اندر قرآن نہیں وہ شخص ویران گھر کے مثل ہے۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتا تھا اسی طرح پڑھتا جا اور چڑھتا جا، پس بیشک تیرا مرتبہ آخری آیت میں ہے۔ (۲) (ابوداؤد۔ ترمذی)

قرآن شریف کی دیکھ بھال

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن کی

---

(۱) سکینہ خاطر جمع اور تسکین قلب کو کہتے ہیں۔

(۱) یعنی آخری آیت تک تو برابر جنت کے درجوں میں ترقی کرتا جائے گا جہاں آخری آیت آئے گی وہاں تک تیری ترقی جاری رہے گی۔

نگرانی (۱) کرو، یعنی ہمیشہ پڑھا کرو، اسی کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ اس کا سینوں سے نکل جانا بندھے ہوئے اونٹ کے نکل بھاگنے سے زیادہ آسان ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صاحبِ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے اگر اس کی نگرانی رکھے گا تو اس کے پاس رہے گا اور اگر کھول دے گا تو نکل بھاگے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

خوش الحانی

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی آواز پر کان نہیں دھرتا لیکن نبی کی اچھی آواز پر جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن پڑھتے ہیں خوب کان لگا کر سنتا ہے۔ (۲) (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں آلِ داؤد کے مزامیر سے ایک مزمار عطا کیا گیا (یعنی جو داؤد علیہ السلام کو خوش الحانی ملی تھی اس میں سے کچھ حصہ تم کو بھی ملا ہے)۔ (بخاری۔ مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تم مجھے گذشتہ رات کو دیکھتے جب تمہاری قرأت سن رہا تھا۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں سورۃ "وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ" پڑھی میں نے آپ سے زیادہ کسی کو اچھی آواز میں پڑھتے نہیں سنا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو لبابہ بشیرؓ بن عبد المنذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن مجید کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہمارے طور پر نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

آنحضرت کی قرآن مجید پڑھنے کی فرمائش

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قرآن

---

(۱) یعنی حافظ قرآن کو ہمیشہ دور کرنا چاہئے اگر ذرا دور چھوڑا اور بھولا جیسے اونٹ کی رسی کھلی اور بھاگا۔

(۲) یعنی پسند کرتا ہے اور متوجہ ہوتا ہے۔

پڑھ کر سناؤ، میں نے عرض کیا، میں آپ کو قرآن سناؤں؟ آپ ہی پر تو نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ دوسرے کی زبان سے سنوں، تو میں نے سورۂ نساء شروع کی اور جب اس آیت پر پہنچا "فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا" فرمایا اب بس، میں نے دیکھا تو آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

حضرت ابو سعید، رافعؓ بن معلّٰی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میں مسجد سے نکلنے کے پہلے تم کو قرآن مجید کی بڑی عظمت والی سورۂ تعلیم کروں گا، پھر جب مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں تجھ کو قرآن شریف کی بڑی سورہ تعلیم کروں گا، آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ یہ سبع المثانی (۱) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دی گئی ہے۔ (بخاری)

سورۂ اخلاص

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میری جان ہے یہ سورۂ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک فرد رات کو ایک تہائی قران پڑھنے سے عاجز ہے۔ صحابہ کرامؓ کو بہت ہی مشکل معلوم ہوا عرض کیا یا رسول اللہ کون اس کی طاقت رکھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی شخص کو بار بار "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھتے ہوئے سنا تو اس نے صبح کو رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا

---

(۱) سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورۂ فاتحہ ہے۔

(گویا وہ اس کو کم سمجھتا تھا اس لئے چھوٹی سمجھ کر بار بار پڑھتا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ یہ سورہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" کے حق میں فرمایا کہ یہ سورہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" سے محبت ہے آپ نے فرمایا "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" کی محبت تم کو جنت میں لے جائے گی۔ (ترمذی)

معوذتین

حضرت عُقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے ان آیتوں کو دیکھا ہے جو اس رات اُتری ہیں ان کے برابر کسی نے کبھی نہیں دیکھا وہ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جن اور انسان کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے لیکن جب سے معوذتین (۱) نازل ہوئیں آپ نے ان کو پکڑ لیا اور سب کو چھوڑ دیا۔ (ترمذی)

سورۂ ملک

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن میں ایک سورہ تیس آیت کی ہے۔ اس نے اپنے پڑھنے والے کے لئے ایسی شفاعت کی کہ وہ بخش ہی دیا گیا۔ وہ "تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ" ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

سورۂ بقر کی آخری دو آیتیں

حضرت ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سورۂ بقرہ کی آخر کی دو آیتیں رات کو پڑھ لیا کرے تو اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔ (۲)

---

(۱) معوذتین "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ہیں۔
(۲) یعنی رات کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا یا تہجد کی نماز کا بدل ہو جائے گا۔

سورۂ بقرہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان (۲) نہ بناؤ۔ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (مسلم)

آیت الکرسی

حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوالمنذر تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب میں سے کون سی آیت بڑی عظیم الشان ہے میں نے عرض کیا "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" یعنی آیت الکرسی۔ حضور ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا اے ابوالمنذر تمہارا علم تم کو مبارک ہو۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی زکوٰۃ یعنی صدقہ عید الفطر وغیرہ کی حفاظت میرے سپرد کی، پس ایک شخص آیا اور غلہ بھر کر لے جانے لگا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا میں محتاج ہوں، عیال دار ہوں، مجھے سخت ضرورت ہے تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ گزری ہوئی رات میں اپنے قیدی کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے ضرورت ظاہر کی اور عیال دار ہونے کی شکایت کی تو مجھ کو رحم آ گیا اور میں نے چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا وہ تم سے جھوٹ بولا عنقریب پھر آئے گا، میں حضور ﷺ کے فرمانے سے سمجھ گیا کہ وہ ضرور آئے گا تو میں اس کا منتظر رہا۔ خیر وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا تجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلوں گا، اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں محتاج ہوں عیال کی پرورش میرے ذمہ ہے، مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے چھوڑ دیا۔ صبح جب میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ گزشتہ رات تو نے اپنے قیدی کے ساتھ کیا کیا، میں نے گزارش کی یا رسول اللہ اس نے اپنی محتاجی اور عیال کی

---

(۱) مطلب یہ کہ تم مردوں کی طرح نہ رہو جیسے وہ پڑے رہتے ہیں تم بھی پڑے رہو کہ نہ خدا کا ذکر کرو نہ عبادت کرو نہ قرآن پڑھو۔

ذمہ داری کی شکایت اس پیرائے میں کی کہ مجھے ترس آگیا اور میں نے چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا وہ تم سے جھوٹ بول گیا عنقریب وہ پھر آئے گا، میں نے پھر اس کا انتظار کیا۔ تیسری بار وہ آیا اور غلہ بھر بھر کر لینے لگا، میں نے پھر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اب میں تجھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور لے چلوں گا یہ تیسری بار ہے کہ تو کہتا ہے کہ میں نہ آؤں گا اور پھر آتا ہے۔ اس نے کہا اگر تم مجھ کو چھوڑ دو گے تو میں تم کو ایسے کلمات سکھا دوں گا جن کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تم کو نفع دے گا۔ میں نے پوچھا وہ کون سے کلمات ہیں۔ کہا جب تم اپنے بستر پر سونے کی نیت سے لیٹو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، تو اللہ تعالیٰ برابر تمہاری نگہبانی فرمائے گا اور شیطان صبح تک تم سے قریب نہ ہو گا، تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا رات تمہارے قیدی کا کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھ سے دعویٰ کیا کہ وہ مجھے ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ مجھے نفع پہنچا دے گا تو میں نے اس کو چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا وہ کون سے کلمات ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا کہ جب بستر پر سونے کے ارادہ سے لیٹو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری نگہبانی فرمائے گا اور صبح تک شیطان کا تمہارے پاس گزر نہ ہو گا آپ ﷺ نے فرمایا وہ ہے تو جھوٹا، مگر بات اس نے سچی کہی۔ اے ابو ہریرہؓ جس سے تم تین راتوں سے مخاطب ہو رہے ہو، جانتے ہو وہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے نہیں معلوم، آپ ﷺ نے فرمایا وہ شیطان ہے۔ (بخاری)

سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورۂ کہف کی اوّل کی دس آیتیں یاد کر لیں وہ دجال کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آخر سورۂ کہف کی آخر کی دس آیتیں۔ (مسلم)

سورۂ فاتحہ اور آخر سورۂ بقرہ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جبریلؑ، نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ دفعۃً اوپر سے آواز آئی۔ جبریلؑ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور کہا کہ آسمان کا یہ دروازہ آج کھلا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ پھر اس سے ایک فرشتہ نمودار ہوا تو جبریلؑ نے کہا کہ

یہ فرشتہ آج اُترا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں اترا۔ وہ فرشتہ آیا اور حضور ﷺ کو سلام کیا اور کہا ہم آپ کو دو نوروں کی خوش خبری دیتے ہیں، جو آپ کو عطا ہوئی ہیں، اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں۔ وہ سورۂ فاتحہ اور آخر سورۂ بقرہ ہیں، ان میں سے ایک حرف بھی آپ پڑھیں گے تو آپ کو اس کا ثواب ملے گا۔ یا آپکی دُعا قبول ہوگی۔ (مسلم)

قرآن مجید کا درس و مذاکرہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ بھی اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (۱) میں اللہ کی کتاب یعنی (قرآن شریف) کی تلاوت کرتے ہیں اسکا درس دیتے ہیں، معنی بیان کرتے ہیں، تو اُن پر سکینت اُترتی ہے۔ رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور ان کا ذکر اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں کرتا ہے۔ (مسلم)

وضو کی فضیلت

آیت

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ، مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (مائدہ۔ع)

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ دھو اور کہنیوں تک ہاتھ دھو، اور سر کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو اور اگر تم جنبی ہو تو غسل کرو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا قضائے حاجت سے واپس آئے ہو یا عورتوں سے مباشرت کی ہو، پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرو، اس مٹی کو منہ پر اور ہاتھوں پر پھیرو، اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرنا نہیں چاہاتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور اپنا احسان پورا کرے شاید تم احسان مانو۔

---

(۱) یعنی مسجد

احادیث

وضو اُمت کی نشانی

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ میری اُمت وضو کی چمک کے نشان کو پہچان کر بُلائی جائے گی تو جس کو اپنی چمک بڑھانا منظور ہو وہ وضو کر کے بڑھائے (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے حبیب محمد ﷺ سے سُنا ہے فرماتے تھے مومن کا زیور (جنت میں) اس جگہ تک پہنچ جائے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچا ہو گا (مسلم)

وضو سے گناہ دُھل جاتے ہیں

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا تو اس کے جسم سے تمام خطائیں نکل جائیں گی حتی کہ ناخن کے نیچے سے بھی (مسلم)

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جس طرح میں کر رہا ہوں، اور آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اس طرح وضو کیا تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہ(۱) معاف ہو جائیں گے اور اس کا مسجد میں جانے اور نماز ادا کرنے کا ثواب علیٰحدہ ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مومن وضو کرتے وقت اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کی آنکھوں کی تمام خطائیں جن سے اس نے دیکھا ہے پانی کے ساتھ، یا فرمایا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں، پھر جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کی تمام خطائیں جو اس کے ہاتھوں سے سرزد ہو چکی ہیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں، پھر وہ پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کی تمام خطائیں جو اس نے ان سے چل کر کی تھیں پانی کے ساتھ یا فرمایا

(۱) یہاں گناہ سے مراد گناہ صغیرہ ہیں۔

پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں حتیٰ کہ وہ گناہوں(۱) سے بالکل پاک ہو جاتا ہے(مسلم)

قیامت میں وضو کی روشنی اور چمک

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان میں تشریف لائے اور فرمایا:

أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا اِخْوَانَنَا

السلام علیکم اے مومنین کی جماعت اگر اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں، اور مجھے اپنے بھائیوں سے ملنے کی خواہش ہے۔

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم میرے دوست ہو، میرے ساتھی ہو، ہمارے بھائی وہ ہیں جو ہمارے بعد آئیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا آپ اپنے بعد آنے والی امت کو کیسے پہچان لیں گے آپ ﷺ نے فرمایا اچھا بتاؤ اگر ایک آدمی کے پاس کئی گھوڑے ہیں اس میں ابلق (۲) ہے تو وہ اس کو پہچان لے گا؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا بس میں بھی اپنی اُمّت کو وضو کی روشنی اور چمک سے پہچانوں گا اور میں اس وقت حوضِ کوثر پر ہوں گا۔ (مسلم)

تکلیف میں پورا پورا وضو کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹائے گا اور درجے بلند کرے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور بتایئے یا رسول اللہ فرمایا تکلیف (۳) میں پورا (۴) وضو کرنا اور مسجد کی طرف قدموں کی زیادتی اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار یہ

---

(۱) گناہ صغیرہ۔

(۲) چت کبرا

(۳) تکلیف سے مراد سردی وغیرہ۔

(۴) پورا وضو کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پانی ہر عضو پر اچھی طرح پہنچائے اور تین تین بار دھونا۔

رباط(۱) ہے۔ یہ رباط ہے۔ (مسلم)

پاکی آدھا ایمان ہے

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پاکی آدھا دین ہے۔ (مسلم)

وضو کے بعد کیا کہے

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وضو اہتمام سے کرے یا فرمایا کہ پورا پورا وضو کرے، پھر یہ کلمات کہے:

اَشْهَدُاَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا ساجھی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے۔ اور اس کو اختیار ہے کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (مسلم)

ترمذی نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.	اے اللہ مجھ کو کر توبہ کرنے والوں میں اور پاکی حاصل کرنے والوں میں۔

اذان کی فضیلت

اذان کے لئے قرعہ اندازی کی ضرورت

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگ اذان اور پہلی صف کی فضیلت جان لیں تو اس کو پانے کے لئے ان کو قرعہ اندازی ہی کرنا پڑے

(۱) رباط دین کی سرحد پر، دین کے دشمنوں کی مقابلے کے لئے بیٹھے رہنا تاکہ وہ آگے نہ آنے پائیں اس کا بڑا ثواب ہے، تو نماز کے لئے بیٹھے رہنا شیطان سے مقابلہ ہے اس کو غالب نہ ہونے دینا ہے۔

(یعنی اذان اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کی ایسی فضیلت ہے کہ اگر اس کو حاصل کرنے میں لوگ جھگڑا کرنے لگیں تو ان کو پھر قرعہ ڈالنا پڑے) اور اگر ظہر کی نماز کو اوّل وقت پڑھنے کا ثواب سمجھ لیں تو پھر دوڑ کر آئیں اور اگر صبح اور عشاء کی جماعت میں شریک ہونے کی فضیلت جان لیں تو ان دونوں وقتوں میں ضرور شریک ہوں، چاہے گھسٹ کر شریک ہوں۔ (بخاری۔مسلم)

مؤذنوں کی قیامت میں سرفرازی

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن لانبی (۱) ہوں گی۔ (مسلم)

مؤذن کے گواہ

حضرت عبد اللہؓ بن عبد الرحمٰن بن ابی صعصعہ سے روایت ہے کہ ابو سعید خدریؓ نے ان سے (یعنی مجھ سے) کہا کہ تم کو بکریاں اور جنگل بہت عزیز ہے تو جب تم اپنی بکریوں میں مشغول ہو یا جنگل میں، تو نماز کے لئے اذان کہو، اور اذان بلند آواز سے کہو، اس لئے کہ موذن کی آواز، جن وانسان جو سنیں گے تو قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ (بخاری)

شیطان کا اذان سے بیر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سنے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر آجاتا ہے اور جب اقامت شروع ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے اور اقامت پوری ہونے پر پھر آموجود ہوتا ہے اور نمازی کے دل میں خطرے ڈال کر بھولی بسری باتیں یاد دلاتا ہے، یہاں تک کہ نمازی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ (بخاری۔مسلم)

---

(۱) یعنی درجہ بلند ہوگا۔

اذان کا جواب

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اذان سنو تو تم بھی وہی الفاظ کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو، وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے، وہ صرف ایک بندہ لئے ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایک بندہ میں ہوں۔ تو جس شخص نے میرے لئے وسیلہ طلب کیا تو اس کو میری شفاعت نصیب ہو گی۔ (مسلم)

اذان کی دُعا

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کلمات پڑھو جو مؤذن کہتا ہے۔ (بخاری مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ کلمات کہے گا:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ ا لدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ آتِ مُحَمَّدَ ۨالْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْـہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہ.

اے اللہ اس پوری پکار اور قائم ہونے والی نماز کے مالک محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود میں پہنچا جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ (۱)

تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ (بخاری)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اذان سن کر یہ کلمات کہے:

اَشْھَـدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْـدَہٗ لَاشَـرِیْكَ لَـہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُـوْلُـہٗ رَضِیْـتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّـدٍ رَّسُـوْلاً وَبِـا لْاِسْلاَمِ دِیْنًا.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا ساجھی نہیں، اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں میں راضی ہوں اللہ پر اپنا رب سمجھ کر اور محمد پر اپنا رسول سمجھ کر اور اسلام کو اپنا دین سمجھ کر۔

---

(۱) وعدہ یہ ہے۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ (ترجمہ: -شاید تم کو تمہارا رب مقامِ محمود عطا فرمائے۔

تواس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مسلم)

اذان واِقامت کے درمیان دُعا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اذان اوراقامت کے درمیان جو دعا مانگی جاتی ہے وہ رَد نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

نماز کی فضیلت

آیت

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ. (عنکبوت۔ع۵)	بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔

احادیث

پنجگانہ نماز کی مثال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھلا یہ تو بتاؤ اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہے گا، لوگوں نے عرض کیا بالکل نہیں، آپ نے فرمایا یہی مثال پنجگانہ نماز کی ہے کہ اس کے ذریعہ سے تمام خطائیں مٹ جاتی ہیں۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پنجگانہ نماز کی مثال جاری ہونے والی نہر کی سی ہے کہ کسی کے دروازے پر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ (مسلم)

نماز کفارہ ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی خبر کی، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

شریفہ نازل فرمائی۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَ فِي النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ، اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ.

دن کے دونوں طرفوں اور رات کی کچھ ساعتوں میں نماز قائم کرو کہ نیکیاں بُرائیوں کو دور کرتی ہیں۔

اس شخص نے عرض کیا کہ یہ صرف میرے لئے ہے۔ آپ نے فرمایا یہ میری پوری اُمت کے لئے ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ وقت کی نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے جب کہ کبائر نہ کئے جائیں (یعنی کبائر گناہ سے بچا رہے، تو یہ صغائر گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرض نماز کا وقت آئے اور کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے پھر خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھے، رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرے تو یہ نماز اس کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہ سے بچا رہے اور یہ ہمیشہ کے لئے ہو گا۔ (مسلم)

صبح اور عصر کی نماز

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہو گا (یعنی صبح اور عصر کی نماز)۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو زُہیر عُمارہؓ بن رُوَیبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص طلوع اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھ لے گا وہ ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا۔ (یعنی فجر اور عصر)۔ (مسلم)

صبح کی نماز پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے

حضرت جندبؓ بن سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اس کی حفاظت میں ہو جاتا ہے، تو اے آدم کے بیٹے دیکھ کہیں تجھ سے اللہ تعالیٰ اپنی ضمانت و حفاظت کے متعلق باز پُرس نہ کرے۔ (مسلم)

فرشتوں کی گواہی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کچھ فرشتے رات کو اور کچھ دن کو ایک دوسرے کے بعد اترتے ہیں (۱) اور فجر و عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں، پھر جب رات کے فرشتے آسمان پر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے ارشاد فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا۔ حالانکہ وہ خوب واقف ہے۔ (۲) فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم گئے تو ان کو نماز پڑھتے پایا اور آئے تو وہ نماز ہی پڑھ رہے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

فجر و عصر کی نماز کا انجام دیدارِ الٰہی ہے

حضرت جریرؓ بن عبد اللہ بجلی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھ کر فرمایا عنقریب تم اپنے پروردگار کو بلا تکلف اسی طرح دیکھو گے جیسے اس ماہِ کامل کو دیکھ رہے ہو، اگر تم سے ہو سکے کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے کی نماز چھوٹنے نہ پائے تو ضرور اس کا اہتمام کرو (یعنی فجر اور عصر کے)۔ (بخاری۔ مسلم)

عصر کی نماز چھوٹ جانے کا وبال

حضرت بُریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے عمل اکارت ہو گئے۔ (بخاری)

مسجد میں جانے کی فضیلت

اللہ کی مہمانی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو صبح یا شام کو مسجد میں نماز باجماعت ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسکی جنت میں مہمانی کرے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں وقت فرشتے اُترتے ہیں اور دونوں وقت کا حال اللہ کے حضور پیش کرتے ہیں۔
(۲) یعنی اس کو پوچھنے کی حاجت نہیں وہ خوب جانتا ہے مگر وہ صرف بندوں کا مرتبہ بلند کرنے کے لئے پوچھتا ہے۔

قدموں کا ثواب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے غسل یا وضو کر کے پاک ہو کر مسجد میں فرض نماز کے لئے آئے تو اس کا ایک قدم خطا کو مٹائے گا اور دوسرا قدم ایک درجہ بلند کرے گا۔ (مسلم)

حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا گھر مسجد سے اتنا دُور تھا کہ اس سے زیادہ دُور کسی کا نہ تھا اور اس کی کوئی نمازِ جماعت فوت نہ ہوتی تھی تو اس سے لوگوں نے کہا کہ ایک گدھا خرید لو اس پر سوار ہو کر رات کی تاریکی اور دن کی تپش میں آجایا کرو، کہا یہ مجھے پسند نہیں کہ مسجد کے پہلو میں میرا گھر ہو، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرے نشانِ قدم گھر سے مسجد تک اور مسجد سے گھر تک لکھے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے تمہارے لئے سب کا سب جمع کر دیا ہے۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کے گرد کچھ گھر خالی ہوئے تو بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب آرہیں، آپ ﷺ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ تم مسجد کے قریب رہنے کا ارادہ کرتے ہو۔ عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپ نے صحیح سنا۔ ہمارا ارادہ تو ایسا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا اپنے گھر ہی میں رہو۔ تمہارے قدم گھر سے مسجد تک آنے کے لکھے جائیں گے۔ انہوں نے کہا اب ہم کو گھر بدلنا پسند نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس قدر دور سے کوئی نماز پڑھنے آئے گا اتنا ہی زیادہ ثواب پائے گا۔ اور جو شخص نماز کا انتظار کرے اور پھر با جماعت امام کے ساتھ ادا کرے تو اس کو اس شخص سے زیادہ ثواب ملے گا جس نے نماز پڑھی اور سو گیا۔ (بخاری۔ مسلم)

اندھیرے میں مسجد آنے کا ثواب

حضرت بُریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اندھیری راتوں میں مسجد میں آتے ہیں ان کو قیامت کے دن پورے نور کی بشارت دو۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو ایسا عمل نہ

بتادوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹادیتا ہے، اور درجہ بلند کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا تکلیف کے وقت پورا پورا وضو، مسجد کی طرف قدموں کی زیادتی اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار سرحد کی حفاظت ہے یہ سرحد کی حفاظت ہے۔ (مسلم)

ایمان کی علامت

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی شخص کو مسجد میں آتے جاتے اور اس کی خبر لیتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور روزِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ (ترمذی)

نماز کا انتظار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جب تک مسجد میں رہتا ہے نماز ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔ جب تک اس کو نماز نے روکے رکھا ہو اور گھر جانے کے لئے بجز نماز کے کوئی چیز مانع نہ ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک تم مصلیٰ پر رہتے ہو فرشتے تمہارے لئے دُعا کرتے رہتے ہیں اے اللہ اس کو بخش دے اس پر رحم فرما۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں اتنی دیر لگائی کہ آدھی رات ہوگئی، پھر نماز پڑھ کر آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سوگئے اور تم جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے نماز ہی کی حالت میں رہے (یعنی نماز کا انتظار نماز ہی میں شمار ہوگا)۔ (بخاری۔ مسلم)

جماعت کی فضیلت

تنہا اور جماعت سے نماز کا فرق

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جماعت کی نماز کا

ثواب اکیلے پڑھنے سے ستائیس حصہ زیادہ ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جماعت کی نماز کا ثواب گھر اور بازار کی نماز سے پچیس حصّے زیادہ ہے مگر یہ اس وقت جب کہ اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد جائے اور صرف نماز ہی کا شوق اس کو مسجد لایا ہو تو ایک قدم ایک خطا مٹا دیگا اور دوسرا قدم ایک درجہ بلند کرے گا اور جب تک وہ نماز پڑھتا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے، کہتے ہیں اے اللہ اس کی بخشش فرما اور اس پر رحم فرما اور وہ جب تک نماز کا انتظار کرے گا نماز ہی میں شمار ہو گا۔ (بخاری۔ مسلم)

جماعت کی اہمیت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مسجد تک لانے والا کوئی نہیں، اگر آپ اجازت دیں تو میں گھر پر نماز پڑھ لیا کروں۔ آپ ﷺ نے اجازت دی، جب وہ چلے گئے تو آپ نے اُن کو بلا کر فرمایا تم اذان کی آواز سنتے ہو، عرض کیا جی ہاں، فرمایا پھر تو تم مسجد ہی آیا کرو۔ (مسلم)

حضرت عبدؓاللہ ابن اُم مکتوم مؤذن روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ مدینہ میں موذی جانور اور درندے بہت ہیں اور میں نابینا ہوں کیا مجھے جماعت میں شریک نہ ہونے کی اجازت مل سکتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی آواز سنتے ہو، عرض کیا ہاں۔ فرمایا پھر تو تم ضرور آؤ اور رخصت نہ دی۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ کسی کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر مؤذن کو اذان کہنے کا حکم دوں، پھر ایک آدمی کو امامت کے لئے آمادہ کروں، پھر جو جماعت میں شریک نہ ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص کو اس کا شوق ہو کہ وہ قیامت کے دن مسلمان کی طرح اللہ کے سامنے پیش ہو وہ پانچوں وقت کی نماز

اس مسجد میں جہاں اذان دی جاتی ہے باجماعت ادا کرے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو جو طریقۂ ہدایت عطا فرمایا ہے اس میں پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنا بھی شامل ہے، تو اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسا یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بیشک تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت ترک کر دی، اور اگر تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت ترک کر دی تو تم گمراہ ہو گئے۔ ہم نے کسی صحابی کو جماعت سے غیر حاضر ہوتے نہیں دیکھا، جماعت سے وہی شخص غیر حاضر ہوتا تھا جو کھلا ہوا منافق ہوتا تھا، بیمار بھی دو آدمیوں کے سہارے سے آ کر صف میں شامل ہو جاتے تھے۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے جو ہدایت کے طریقے سکھائے ہیں اس میں یہ بھی ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھی جائے جس میں اذان دی جاتی ہے۔

جماعت کے ترک پر شیطان کا حملہ

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہ نماز باجماعت نہ پڑھتے ہوں تو ان پر شیطان غالب ہو جاتا ہے، تو تم جماعت کو لازم کر لو، دیکھو بھیڑیا ان بکریوں کو کھا جاتا ہے جو ریوڑ سے دُور رہتی ہیں۔ (ابوداؤد)

صبح و شام جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات نماز پڑھی اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے پوری رات نماز پڑھی۔ (مسلم)

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ بن عفان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص عشاء کو جماعت میں شریک ہوا تو اس کا قیام نصف شب تک شمار کیا جائے گا اور جو شخص فجر اور عشاء میں شریک ہوا تو اس کو پوری رات کے

قیام کا ثواب ملے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگ صبح و شام کی نماز کی فضیلت جان لیں تو ضرور شریک ہوں چاہے کھسک کھسک کر آئیں۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافقوں پر صبح و شام کی نماز بہت گراں ہے، اگر وہ اس کی فضیلت جان لیں تو ضرور آئیں، اگرچہ کھسک کھسک کر آئیں۔ (بخاری۔مسلم)

نماز پنجگانہ کی فضیلت

آیات

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى. (بقر۔ع ۴)	تمام نمازوں کی محافظت کرو اور خاص کر بیچ کی نماز کی۔
فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ. (توبہ۔ع۱)	پس اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا رستہ چھوڑ دو۔

احادیث

افضل عمل

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ کون سے اعمال افضل ہیں۔ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا، میں نے عرض کیا پھر۔ فرمایا ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر۔ فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری۔مسلم)

اسلام کی بنیاد

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) اور نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ دینا۔ (۴) رمضان کے روزے رکھنا۔ (۵) اور استطاعت ہو تو خانہ کعبہ کا حج کرنا۔ (بخاری۔ مسلم)

جان و مال کی حفاظت کی شرط

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں کہ وہ گواہی دے دیں کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، جب وہ ایسا کریں گے تو ان کی جانیں اور مال محفوظ ہو جائیں گے مگر اسلام کے حق کے ساتھ (۱) اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمایا۔ اور یہ فرمایا کہ اہل کتاب کو تم پہلے اسلام کی دعوت دینا جب وہ اس کی گواہی دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، تو پھر یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اس کو قبول کر لیں تو یہ بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ بھی فرض کی ہے کہ امیروں سے لے کر غریبوں کو دی جائے، جب وہ اس کو تسلیم کر لیں تو پھر تم ان کے عمدہ عمدہ مال چھانٹ (۲) کر نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بہت بچنا، مظلوم کی فریاد اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

نماز ہی کفر و شرک سے حجاب ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اور شرک و کفر کے درمیان ترکِ نماز ہی کا فرق ہے۔ (مسلم)

---

(۱) یعنی جب اسلام ہی کا کوئی مطالبہ ان کی جان و مال پر ہوگا جب ہی اس کا لینا ہوگا مثلاً حد شرعی قتل وغیرہ۔
(۲) زکوٰۃ کے لئے۔

حضرت بُریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عہد ہمارے اور ان کے درمیان ہے نماز ہے۔ پس جس نے نماز ترک کی بس وہ کافر ہو گیا۔ (ترمذی)

حضرت شقیق بن عبد اللہ تابعیؒ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کے اصحاب (کرام) اعمال میں کسی عمل کا سوا نماز کے ترک کرنا کفر نہ سمجھتے تھے۔ (ترمذی)

قیامت میں پہلا سوال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن بندوں سے سب سے پہلا سوال نماز کے متعلق ہو گا۔ اگر نماز ٹھیک ہوئی تو وہ کامیاب و بامراد ہوا اور اگر خراب ہوئی تو وہ ناکام ہوا اور سخت نقصان اُٹھایا اور جس کے فرائض میں کچھ کمی ہو گی تو اللہ رب العزت فرمائے گا کہ میرے بندوں کی نفلوں کو دیکھو، پس فرضوں کا نقصان نفلوں سے پورا ہو جائے گا۔ پھر باقی اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہو گا۔ (ترمذی)

صفوں کے برابر کرنے کا حکم

فرشتوں کی نقل

حضرت جابرؓ بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تم ایسی صفیں کیوں نہیں باندھتے ہو جیسے فرشتے اپنے رب کے پاس صفوں کو درست رکھتے ہیں، ہم نے عرض کیا فرشتے اللہ کے پاس صفوں کو کس طرح درست کرتے ہیں، فرمایا پہلے اگلی صفوں کو بھر لیتے ہیں اور خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (مسلم)

پہلی صف کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ اذان اور پہلی صف کی فضیلت کو جان لیں اور اس کے حاصل کرنے میں مدافعت ہو تو پھر لوگ قرعہ ڈالنے پر مجبور ہو جائیں۔ (بخاری۔ مسلم)

مردوں کی پہلی اور عورتوں کی پچھلی صف

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کی پہلی صف بہتر ہے اور پچھلی بُری ہے، اور عورتوں کی پہلی صف بُری ہے اور پچھلی بہتر ہے (یعنی ثواب کے اعتبار سے)۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دیکھا کہ پیچھے رہتے ہیں تو فرمایا آگے آؤ اور میری اقتدا کرو، اور تم سے پچھلے تمہاری اقتدا کریں، بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو پیچھے ہی کر دے گا۔ (مسلم)

صف برابر کرنے کا اہتمام

حضرت ابومسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیر کر صف کو برابر کرتے تھے اور فرماتے تھے برابر برابر رہو، آگے پیچھے نہ رہو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے، اور تم میں جو سمجھ دار ہوں وہ میرے قریب ہوں، پھر جو اُن سے نزدیک ہوں، پھر جو اُن سے نزدیک ہوں۔ (مسلم)

صفوں کی درستی نماز کی تکمیل ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صفوں کو برابر کرو، صفوں کی درستی نماز کی تکمیل ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ صف کا برابر کرنا نماز کا قائم کرنا ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نماز جماعت کی اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم اپنی صفوں کو قائم کرو اور ایک دوسرے سے مل جاؤ، میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری)

بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ہم لوگ اپنے کاندھے اپنے ساتھی کے کاندھے سے اور اپنے قدم اپنے ساتھی کے قدم سے ملا لیتے تھے۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، فرماتے

تھے کہ اپنی صفوں کو برابر کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ دلوں میں مخالفت ڈال دیگا۔ (بخاری۔مسلم)
مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح برابر کرتے تھے گویا پانسے برابر کرتے ہیں، حتی کہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ ہم لوگ اب سمجھ گئے ہیں، پھر ایک دن آپ تشریف لائے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں، اتنے میں ایک آدمی کا سینہ صف سے نکلا ہوا دیکھا، فرمایا اللہ کے بندو! صفوں کو خوب برابر کرلیا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان پھوٹ ڈال دے گا۔

حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کے بیچ میں داخل ہو کر ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھر آتے تھے اور ہمارے سینوں اور شانوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے آگے پیچھے نہ رہو ورنہ تم میں پھوٹ پڑ جائے گی اور فرماتے تھے کہ پہلی صف پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ (ابوداوٗد)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صفوں کو سیدھا کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور صفوں کے درمیان جو خلاء پیدا ہو جائے اس کو بند کرو اور بھائیوں کے ساتھ نرمی کرو اور شیطان کے لئے جگہ نہ دو، اور جو صف کو ملائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا(۱) اور جو صفوں کو توڑ دے گا، اللہ تعالیٰ اس کو توڑے گا(۲)۔
(ابوداوٗد)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر رکھو اور آپس میں خوب مل کر کھڑے ہو (یعنی دو صفوں میں اتنا فرق نہ رہے کہ ایک صف ان میں کھڑی ہو سکے) اور گردنوں کو برابر رکھو (یعنی اونچی نیچی جگہ نہ ہو) قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ صفوں کے خلاء میں شیطان داخل ہوتا ہے گویا بکری کے سیاہ بچے ہیں۔ (ابوداوٗد)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلی صف کو پورا کرو، پھر جو کمی ہو وہ آخر صف میں ہو۔ (ابوداوٗد)

---

(۱) یعنی اپنے فضل ورحمت سے ملائے گا۔
(۲) یعنی اپنے قرب سے دُور کردے گا۔

داہنی صف کی فضیلت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے داہنی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو خواہش یہ ہوتی تھی کہ آپ کے دائیں جانب کھڑے ہوں تاکہ آپ ہماری طرف منہ کریں تو میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَـوْمَ تَبْعَثُ اَوْتَجْمَعُ عِبَادَكَ. (مسلم)

اے رب مجھے اس دن کے عذاب سے بچالے جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا یا اکٹھا کرے گا۔

امام کو بیچ میں رہنا چاہئے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام کو اپنے بیچ میں کرو (یعنی دونوں طرف آدمی برابر ہوں) اور شگافوں کو بند کرو۔ (ابوداؤد)

فرائض کے ساتھ سنن مؤکدہ کی فضیلت

حضرت ام المؤمنین ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس شخص نے دن میں بارہ رکعتیں اللہ کے لئے پڑھیں اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں جمعہ کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد پڑھی ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عبداللہؓ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، تیسری بار فرما کر ارشاد فرمایا جو چاہے (یعنی جس کا جی چاہے پڑھے اور جس کا جی چاہے نہ پڑھے)۔ (بخاری۔ مسلم)

صبح کی سنت کی تاکید

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جیسی دو رکعت فجر کی سنت کی نگہداشت رکھتے تھے، ایسی کسی دوسری نفلوں کی پابندی نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعت سنت دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ (مسلم)

اور بخاری و مسلم دونوں کی متفقہ روایتوں میں ہے کہ فرمایا فجر کی دو سنتیں مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔

حضرت بلالؓ بن رَباح سے روایت ہے (یہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن تھے) کہ وہ حضور ﷺ کو صبح کی نماز کے لئے بلانے آئے، حضرت عائشہؓ نے ان کو باتوں میں لگا لیا کچھ ان سے پوچھنے لگیں، اس میں اتنی دیر لگی کہ صبح بالکل ظاہر ہو گئی۔ حضرت بلالؓ نے حضور ﷺ کو پکارنا شروع کیا برابر پکارتے رہے لیکن حضور ﷺ تشریف نہ لائے پھر جب حضور ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھا چکے تو حضرت بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے حضرت عائشہؓ نے باتوں میں لگا لیا یہاں تک کہ صبح روشن ہو گئی لیکن پھر بھی آپ نے تشریف لانے میں دیر کی آپ نے فرمایا میں فجر کی سنتیں پڑھ رہا تھا، حضرت بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بالکل صبح کر دی، فرمایا اس سے بھی زیادہ دیر ہو جاتی تب بھی میں ان دو رکعتوں کو بہت ہی خوبی کیساتھ پڑھتا۔ (ابو داؤد)

فجر کی سنت کی تخفیف

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

ان دونوں روایت میں حضرت عائشہؓ ہی سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایسی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے کہ میں گمان کرتی تھی کہ آپ نے سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ جب اذان سنتے یا صبح ہو جاتی تو آپ ان دو رکعتوں کو ہلکی کر دیتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب صبح ظاہر ہو جاتی تو ہلکی کر دیتے تھے۔

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ جب مؤذن اذان دے دیتا اور صبح ظاہر ہونے لگتی تھی تو حضور ﷺ دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے۔ (بخاری مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب صبح طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تہجد میں دو دو رکعتیں پڑھتے تھے اور آخر رات کو ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور فجر کی نماز سے پہلے اذان سُن کر ہی دو رکعت پڑھتے تھے اور اقامت گویا آپ کے کان میں تھی (۱)۔ (بخاری۔مسلم)

فجر کی رکعتوں میں قرأت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں پہلے رکعت میں "قُوْلُوْآ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَااُنْزِلَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَااُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَااُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ، لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ" پڑھا کرتے تھے اور پچھلی رکعت میں آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

اور ایک روایت ہے کہ پچھلی رکعت میں "تَعَالَوْ اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ" پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں "قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک مہینہ تک فجر سے پہلے دو رکعتوں میں۔ "قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھتے دیکھا ہے۔ (ترمذی)

---

(۱) یعنی اذان کے متصل ہی سنت پڑھ لیتے تھے گویا فرض کی اقامت ہونے والی ہے۔

فجر کی دو رکعتوں کے بعد لیٹنا مستحب ہے

فجر کی سنت کے بعد استراحت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فجر کی دو رکعتیں پڑھ کر دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تھے۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر صبح تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ دو دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے، پھر مؤذن اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا تھا اتنے میں صبح ظاہر ہو جاتی تھی اور مؤذن آپ کو اطلاع دینے آتا تھا، اس وقت آپ دو رکعت ہلکی سی پڑھتے تھے پھر دائیں پہلو پر لیٹ کر آرام فرماتے اس اثناء میں مؤذن اقامت کے لئے آجاتا تھا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب فجر کی دو رکعت پڑھ لیا کرو تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جایا کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

ظہر کی سنتیں

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں ظہر کی نماز سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد پڑھی ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی چار رکعت سنت کبھی ترک نہیں کی۔ (بخاری)

سنن مؤکدہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھ کر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھا کر اندر تشریف لاتے پھر دو رکعتیں پڑھتے، پھر مغرب کی نماز لوگوں کو پڑھا کر اندر تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے، پھر اس طرح عشاء کی نماز پڑھا کر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے، (مسلم)

حضرت ام المومنین ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی نگہداشت رکھی تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کردے گا۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

حضرت عبداللہؓ بن سائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج کے زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وہ ساعت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ اس ساعت میں میرے عمل صالح آسمان پر پہنچ جائیں۔ (ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اگر کسی وجہ سے ظہر کی چار رکعتیں نہ پڑھ سکتے تھے تو پھر اس کو بعد میں پڑھتے تھے۔ ترمذی)

عصر کی نماز سے پہلے

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے وہ اس طرح کہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھ جاتے اور تشہد پڑھتے تھے، جو ملائکہ مقربین مسلمان مومنین کے سلام پر مشتمل ہے، پھر دو رکعت پوری فرما کر سلام پھیرتے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتا ہے۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عصر کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

مغرب سے پہلے اور اس کے بعد

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے دو حدیثیں صحیح اس کے بارے میں گزر چکی ہیں کہ نبی ﷺ مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہؓ بن مُغفّل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مغرب سے پہلے نماز پڑھا کرو اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا، پھر فرمایا جس کا جی چاہے۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے کبارِ صحابہؓ کو دیکھا ہے کہ مغرب کے قریب ستونوں کی طرف دوڑ پڑتے تھے۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے لوگوں نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ بھی پڑھتے تھے ہم نے کہا آپ ہم کو پڑھتے دیکھتے تھے لیکن نہ کبھی پڑھنے کا حکم دیا اور نہ منع فرمایا۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ میں تھے جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا تو لوگ ستونوں کی طرف دوڑ پڑتے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے، اگر کوئی پڑوسی اس وقت مسجد میں آجاتا تو نماز پڑھنے والوں کی کثرت دیکھ کر یہ گمان کرتا کہ مغرب کی نماز پڑھی جارہی ہے۔ (مسلم)

عشاء سے پہلے اور اس کے بعد

حضرت ابن عمرؓ سے روایت مروی ہو چکی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں عشاء کے بعد پڑھی ہیں۔

حضرت ابن مُغفّل سے یہ روایت بھی گزر چکی ہے کہ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔

جمعہ کی سنتیں

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ جمعہ کی نماز جماعت سے ادا کر چکو تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھ لیا کرو۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کی نماز پڑھ کر گھر میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت پڑھتے تھے۔ (مسلم)

نوافل

نفل نماز گھر میں افضل ہے

حضرت زیدؓ بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، افضل ترین نماز فرض کے بعد، گھر کی نماز ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نماز کا کچھ حصہ اپنے گھروں کے لئے بھی رکھو اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ (بخاری مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جماعت کے ساتھ نماز پوری کر چکو تو کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے رہنے دو، اللہ تعالیٰ گھر میں نماز پڑھنے سے بھلائی عطا فرمائے گا۔ (مسلم)

فرض ونفل میں فصل مناسب ہے

حضرت عمرؓ بن عطاء سے روایت ہے کہ نافع بن جبیرؓ سے نے ان کو سائب بن اُخت نَمِر کے پاس بھیجا کہ وہ چیز مجھ کو بتاؤ جو تم نے حضرت معاویہؓ کی نماز میں دیکھی تھی۔ حضرت سائب نے کہا ہاں میں نے جمعہ کی نماز حضرت معاویہؓ کے ساتھ مقصورہ میں پڑھی تھی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اسی جگہ نماز پڑھنے لگا۔ حضرت معاویہؓ گھر گئے اور ایک آدمی بھیج کر مجھے بُلوایا اور کہا کہ اب ایسا نہ کرنا، جب تم جمعہ کی نماز پڑھ چکا کرو تو تھوڑا ہٹ کے دوسری نماز شروع کیا کرو، رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں، بیچ میں بات کرلو یا ہٹ کر نماز پڑھو۔ (مسلم)

وتر کی ترغیب

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وتر فرض نماز کی طرح نہیں ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو سنت قرار دیا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے یعنی ایک ہے اور وتر

کو پسند فرمایا ہے۔ سوائے قرآن والو وتر نماز پڑھا کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر، اوّل رات میں بھی پڑھی ہے اور نصف رات میں بھی حتیٰ کہ صبح ہوتے ہوئے پڑھ لی ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر کو رات کی نماز کا خاتمہ بناؤ۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر صبح ہونے سے پہلے پڑھ لو۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھا کرتے تھے اور میں سامنے لیٹے رہتی تھی، جب آپ سب نماز پڑھ لیتے اور وتر باقی رہتی تو مجھ کو جگا دیتے اور میں پڑھ لیتی۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ جب وتر باقی رہ جاتی تو مجھ کو جگا کر ارشاد فرماتے کہ اٹھو وتر پڑھو۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صبح ظاہر ہونے سے پہلے وتر پڑھ لو۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو ڈر ہو کہ شاید آخر رات میں آنکھ نہ کھلے تو وہ شروع رات ہی میں وتر پڑھ لے اور جس کو آخر رات میں اٹھنے کی امید ہو تو وہ آخر رات ہی میں پڑھے اس لئے کہ آخر رات کی نماز کے وقت ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور یہ زیادہ فضیلت کی بات ہے۔ (مسلم)

اشراق اور چاشت کی نماز کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میرے حبیب محمد ﷺ نے مجھ کو ہر مہینہ تین روزے (۱) رکھنے اور دو رکعت ضحیٰ کی نماز پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔ (بخاری۔مسلم)

---

(۱) اس سے ایام بیض کے روزے مراد ہیں یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر آدمی کے جوڑ جوڑ پر صدقہ واجب ہے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا صدقہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا صدقہ ہے۔ لَآاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ بُرائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور ان سب کا بدلہ (۱) چاشت کی دو رکعتیں ہیں۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ضحیٰ (۲) کی چار رکعت پڑھتے تھے اس کے بعد اللہ کی جو مشیت ہوتی تھی اور زیادہ بھی پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت اُم ہانی فاختہؓ بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس فتح مکہ کے دن گئی، آپ غسل فرما رہے تھے۔ جب آپ غسل سے فارغ ہو گئے تو ضحیٰ کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو کہا تم لوگ سمجھ لو کہ اس ساعت کے علاوہ بھی ایک ساعت ہے کہ جس کی زیادہ فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اوّابین کی نماز اس وقت بھی ہے جب اونٹ کے بچے گرمی کی شدت سے زمین پر پیر نہ رکھ سکیں۔ (مسلم)

تحیۃ المسجد

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپ اس وقت مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا دو رکعت نماز پڑھ لو۔ (بخاری۔ مسلم)

تحیۃ الوضو

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا اسلام کے بعد تم نے جتنے عمل کئے ہیں ان میں سب سے زیادہ جس عمل سے تمہیں امید ہو

---

(۱) یعنی صحیح وسالم رکھنا بڑی نعمت ہے تو انسان پر ان کا شکر لازمی ہے سو سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہنا نیکی کا حکم دینا، بُرائی سے روکنا شکر ہی میں داخل ہے اور ان سب کے بدلے دو رکعت ضحیٰ کی نماز کافی ہو جاتی ہے۔ (۲) چاشت

مجھے بتلاؤ۔ میں نے تمہارے جوتوں کی چاپ جنت میں اپنے آگے سے سنی ہے۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ میں نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جس سے مجھے امید ہو، سوائے اس کے کہ رات دن میں جس وقت بھی وضو یا غسل کرتا ہوں تو اس کے ساتھ جتنی بھی نماز اللہ نے میرے لئے مقدر کی ہے ضرور پڑھتا ہوں (بخاری۔ مسلم)

جمعہ کے دن کی فضیلت

آیت

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (جمعہ۔ ع ۲)

پس جب نماز پوری ہو جائے تو زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

احادیث

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن گھر سے اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آئے اور خوب دھیان سے خطبہ سنے تو اس سے لے کر اُس جمعہ تک کی تمام خطائیں (۱) معاف ہو جائیں گی بلکہ تین دن مزید، اور جو خطبہ کے وقت کنکریوں سے کھیلتا رہا اُس نے لغو کام کیا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں اور گزشتہ جمعہ سے موجودہ جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کی تمام خطائیں معاف ہو جائیں گی مگر جب کہ کبیرہ گناہ سے اپنے کو بچاتا رہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۱) صغائر گناہ مراد ہیں۔

منبر پر تشریف رکھتے ہوئے فرمایا، لوگ جمعہ کی جماعت ترک کرنے سے باز رہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ انکے دلوں پر مہر لگا دیگا اور پھر ان کا شمار غافلوں میں ہو جائے گا۔ (مسلم)

غسل جمعہ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو اُسے غسل کر لینا چاہئے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کا غسل واجب (۱) ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت سَمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اس نے اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل زیادہ افضل ہے۔
(ابو داؤد۔ ترمذی)

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھی طرح سے پاک ہو کر تیل لگایا اور عطر لگا کر مسجد گیا اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالنے سے باز رہا پھر جتنی نماز مقدر ہو چکی تھی پڑھی اور خاموشی کے ساتھ امام کا خطبہ سنا تو اِس جمعہ سے لے کر اُس جمعہ تک کی تمام خطائیں معاف ہو جائیں گی۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے روز غسل کیا جس طرح غسلِ جنابت کیا جاتا ہے پھر گیا (یعنی نماز جمعہ کیلئے) تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو شخص اس کے بعد دوسری ساعت میں گیا تو اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا اس نے ایک دنبہ قربان کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے مرغی کی قربانی دی اور جو پانچویں ساعت میں گیا اس نے گویا ایک انڈا ہی قربان کیا اور اگر امام خطبہ کیلئے باہر آگیا (اور وہ ابھی تک پہنچ نہ سکا) تو فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف مشغول ہو کر سننے لگتے ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

قبولیت کی ساعت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کو ایک

(۱) اس واجب سے وجوب عملی مراد نہیں ہے۔

ساعت ایسی ہے کہ جب بھی اس سے کسی مسلمان بندہ کا سابقہ پڑ جائے اور وہ نماز پڑھتا ہو تو اس وقت وہ جو سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرمائے گا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اس ساعت کے تھوڑے ہونے کا اشارہ کیا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو بُردہ بن ابی موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے عبداللہؓ بن عمر نے کہا تم نے اپنے باپ سے جمعہ کی ساعت کی شان میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کرتے سنا ہے۔ میں نے کہا ہاں، میرے باپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ وہ ساعت امام کے خطبہ پڑھنے سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک ہے۔ (مسلم)

جمعہ کے دن دُرود کی کثرت

حضرت اوسؓ بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے۔ تو اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، تمہارے درود مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

سجدۂ شکر ادا کرنے کا بیان

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے نکلے اور مدینہ طیبہ جانے کا ارادہ تھا جب ہم عزوراء(۱) کے قریب پہنچے تو آپ سواری سے اتر پڑے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر ایک ساعت تک اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے رہے پھر سجدہ میں گر پڑے اور دیر تک سجدہ میں پڑے رہے، پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعا کرتے رہے، آپ پھر سجدہ میں گر پڑے، اس طرح تین مرتبہ کیا، پھر فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا اور شفاعت کی، اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی، اور میرے رب نے میری ایک تہائی امت کے حق میں عطا فرمایا پھر سجدہ میں گر گیا، پھر سر اٹھا کر دُعا کی تو میرے رب نے تہائی امت کے حق میں پھر عطا فرمایا، پھر میں نے شکر کا سجدہ

(۱) مکہ مکرمہ کے قریب ایک مقام ہے۔

ادا کیا، پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنی امت کے لئے دعا کی تو میرے رب نے باقی تہائی بھی عطا فرمائی، اس پر میں نے پھر اپنے رب کا شکر ادا کیا۔ (ابوداؤد)

رات کے قیام کی فضیلت

آیات

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ، عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا. (بنی اسرائیل۔ع۹)

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد پڑھو، یہ تمہارے لئے زیادہ ہے۔ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ. (الم سجدہ۔ع۲)

ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں اور اپنے پروردگار کو ڈر اور امیدواری سے پکارتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ. (الذاریات۔ع۱)

وہ بہت کم رات میں سوتے ہیں۔

احادیث

حضور ﷺ کا طول قیام

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز میں اتنی دیر کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آجاتا تھا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اتنی مشقت کیوں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری۔مسلم)

عزیزوں کو ترغیب

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت میرے اور فاطمہؓ

کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے۔ (بخاری۔مسلم)

تہجد کی اہمیت

حضرت سالم بن عبداللہؓ بن عمرؓ سے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے، اگر رات کو نماز بھی پڑھتا، سالمؒ کہتے ہیں کہ اس دن سے عبداللہؓ رات کو بہت تھوڑا ہی سونے لگے۔ (بخاری۔مسلم)

پڑھنے کے بعد چھوڑ دینا

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ تم فلاں کی طرح نہ کرنا کہ تہجد پڑھتے پڑھتے چھوڑ دیا۔ (بخاری۔مسلم)

غفلت کی رات

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہوا کہ وہ رات ایسا سویا کہ صبح کی خبر لی۔ آپ نے فرمایا شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کے سونے کی حالت میں شیطان گدی پر تین گرہیں لگاتا اور ہر گرہ پر کہتا ہے کہ ابھی رات باقی ہے سوتے رہو، اگر وہ جاگ اٹھا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل گئی پھر اس نے وضو کیا تو دوسری گرہ کھل گئی، پھر اگر نماز پڑھ لی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ صبح کو چست و چاق اور اچھا دل لے کر اٹھتا ہے ورنہ مضمحل و بدمزہ و کسلمند اٹھتا ہے۔
(بخاری۔مسلم)

تہجد کی فضیلت

حضرت عبداللہؓ بن سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو سلام کو رائج کرو اور کھانا کھلاؤ اور رات کو جب سب لوگ سو رہے ہوں تم نماز پڑھا کرو تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل روزہ، رمضان کے بعد، محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد، افضل ترین نماز تہجد کی ہے۔ (مسلم)

تہجد کی نماز دو دو رکعت کر کے ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا رات کی نماز (یعنی تہجد) دو دو رکعت ہے اور جب صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب روزے چھوڑتے تھے تو متواتر چھوڑتے رہتے تھے یہاں تک کہ گمان ہوتا تھا کہ آپ اس مہینے میں روزہ ہی نہ رکھیں گے اور جب روزہ رکھتے تھے تو رکھتے چلے جاتے تھے اور یہ گمان ہوتا تھا کہ اب اس مہینہ روزہ نہ چھوڑیں گے اور اگر تم آپ کو نماز پڑھتے دیکھنا چاہتے تو آپ کو نماز پڑھتے ہی دیکھتے، اور اگر آپ کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے تو سوتا ہوا ہی دیکھتے۔ (بخاری)

تہجد میں آپ کا معمول

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تہجد میں گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اور سجدہ اس قدر لانبا ہوتا تھا کہ اتنی دیر میں پچاس آیتیں کوئی پڑھ لے، پھر دو رکعتیں صبح سے پہلے پڑھتے تھے اور اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آکر آپ کو نماز کی اطلاع کرتا۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں گیارہ رکعتیں پڑھتے اور اس سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، چار رکعت پڑھتے تھے لیکن ان چار رکعت کی خوبی اور ان کی درازی کا سوال ہی مت کرو۔ پھر چار رکعت پڑھتے مگر ان کی خوبی اور طویل ہونے کو پوچھو ہی مت کہ وہ کس پائے کی ہوتی تھیں۔ اس کے بعد تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل جاگتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ اوّل رات میں سو جاتے تھے اور

آخر رات میں نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

تہجد میں طویل قیام

حضرت عبداللہؓ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ کے قیام میں اتنی دیر لگی کہ میرے دل میں فاسد خیالات آنے لگے۔ لوگوں نے کہا کیسے خیالات؟ انہوں نے کہا میں نے ارادہ کیا کہ آپ کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے سورۂ بقرہ شروع کی، مجھے خیال ہوا کہ آپ سو آیتوں پر پہنچ کر رکوع کریں گے، مگر آپ آگے بڑھ گئے تو میں نے خیال کیا کہ شاید آپ پوری سورۂ بقرہ ایک رکعت میں پڑھیں لیکن آپ پڑھتے ہی چلے گئے تو مجھے خیال ہوا کہ شاید اب رکوع کریں لیکن آپ نے سورۂ نساء شروع کردی، اس کو پڑھ کر آل عمران شروع کردی اور اس کو آہستہ آہستہ تلاوت فرماتے رہے۔ جب تسبیح کی آیت پر پہنچتے تو تسبیح کرتے اور جب سوال کی آیت پر پہنچتے تو سوال کرتے تھے اور جب پناہ کی آیت پر پہنچتے تھے تو پناہ مانگتے تھے، پھر آپ نے رکوع کیا اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا شروع کیا، پس آپ کا رکوع قیام ہی کی طرح تھا۔ پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھا اور بہت دیر تک کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا شروع کیا اور وہ سجدہ قیام ہی کی طرح لانبا تھا۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے عرض کیا کہ کون سی نماز زیادہ افضل ہے، آپ نے فرمایا لمبے قیام والی۔ (مسلم)

حضرت داؤدؑ کی سنت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کو حضرت داؤدؑ کی نماز اور ان کے روزے بہت پسند تھے وہ آدھی رات کو سوتے تھے اور تہائی رات میں عبادت کرتے تھے اور چھٹے حصہ میں پھر سو جاتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

رات میں قبولیت کی گھڑی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو شخص اس ساعت میں دنیا و آخرت کی جن بھلائیوں کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے گا اور اس کی منہ مانگی مراد عطا فرمائے گا اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

تہجد میں دو ہلکی رکعتیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص تہجد شروع کرے تو پہلے دو رکعتیں ہلکی پڑھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد شروع کرتے تھے تو دو رکعت ہلکی پڑھ کر نماز شروع کرتے تھے۔ (مسلم)

تہجد کی قضاء

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تہجد کسی تکلیف یا درد کی وجہ سے فوت ہو جاتی تھی تو آپ دن میں بارہ رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سو جائے اور اس کا وظیفہ جو رات کو پڑھا کرتا تھا رہ جائے تو اگر اس نے فجر اور ظہر کے درمیان اس کو پڑھ لیا تو گویا اس نے رات ہی کو پڑھا۔ (مسلم)

عبادت میں تعاون

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے کہ جو خود بھی رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اور اگر نہ اُٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مرد اپنی بیوی کو جگاتا ہے اور پھر دونوں مل کر نماز پڑھتے ہیں (یعنی تہجد) تو وہ دونوں اللہ کا ذکر کرنے والوں میں لکھ لئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

اگر نیند کا غلبہ ہو تو پہلے سو جائے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو نماز میں نیند کا غلبہ ہو تو وہ سو جائے حتیٰ کہ نیند دور ہو جائے اس لئے کہ ممکن ہے نیند کی مدہوشی میں بجائے بخشش چاہنے کے اپنے آپ کو گالیاں دینی شروع کردے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص رات کو اُٹھے اور قرآن پڑھنا چاہے لیکن نیند کے غلبہ کی وجہ سے اس کی زبان بھاری ہو جائے (یعنی نیند کے غلبہ کے سبب صاف طور سے الفاظ نہ نکلیں) اور جو کچھ وہ پڑھ رہا ہے اس کو سمجھ بھی نہ سکے تو اس کو چاہئے کہ سو جائے۔ (مسلم)

قیام رمضان کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان میں ایمان اور اجر و ثواب کی خاطر رات کو نوافل پڑھے گا تو اس کے اگلے سب گناہ بخش دئے جائیں گے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قیام رمضان کی لوگوں کو ترغیب دیا کرتے تھے لیکن حکم نہیں دیتے تھے، فرماتے تھے جو اس مہینے میں ایمان و اجر کی خاطر قیام کرتا ہے اس کے اگلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

لیلۃ القدر کے قیام کی فضیلت

آیات

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ، وَمَاۤ اَدْرٰكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ، لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ، تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ، سَلٰمٌ، هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ.
(عم۔ قدر۔ ع۱)

ہم نے نازل فرمایا (قرآن) شبِ قدر میں۔ تم جانتے ہو شبِ قدر کیا چیز ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ فرشتے اور جبریلؑ اسی رات میں اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں، اور طلوع تک وہ رات سلامتی ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ. (دخان۔ ع۱)

ہم نے اسکو نازل فرمایا ایک مبارک رات میں بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان اور اجر کی خاطر نماز پڑھے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔
(بخاری۔ مسلم)

شبِ قدر آخری سات راتوں میں ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ نے پچھلی سات راتوں میں لیلۃ القدر خواب کے اندر دیکھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم سب نے آخری سات راتوں ہی کے متعلق خواب دیکھا ہے پس جو شخص شبِ قدر کی تلاش میں ہو اس کو چاہئے کہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (بخاری۔ مسلم)

عشرۂ اخیرہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کی پچھلی دس راتوں میں اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان کی پچھلی دس راتوں میں

شبِ قدر تلاش کرو۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کے آخر عشرہ کی طاق راتوں میں شبِ قدر تلاش کرو۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آخر عشرہ میں پوری رات جاگتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے اور عبادت کے لئے کمر کس کر تیار ہو جاتے تھے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں عبادت کرنے میں ایسی کوشش کرتے تھے کہ ایسی کسی مہینے میں نہ کرتے تھے۔ اور رمضان کے پچھلے عشرہ میں ایسی کوشش فرماتے تھے جو دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

شبِ قدر کی خاص دُعا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں شبِ قدر پہچان لوں تو اس وقت کیا دعا مانگوں۔ آپ نے فرمایا یہ کہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی۔ (ترمذی)

اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند فرماتا ہے تو مجھے معاف کردے۔

مسواک کی فضیلت

مسواک کی تاکید

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اپنی امت کے لئے مشکل نہ سمجھتا تو حکم دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔ (بخاری۔مسلم)

آنحضرت ﷺ کا معمول

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تھے تو اپنا دہن مبارک مسواک سے صاف کرتے تھے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے وضو کا پانی اور مسواک تیار رکھتے تھے جس وقت بھی اللہ کا حکم ہوتا تھا آپ اٹھ جاتے تھے اور مسواک کرتے تھے پھر وضو کر کے نماز پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کو مسواک کرنے کے بارے میں بہت تاکید کر چکا ہوں۔ (بخاری)

حضرت شُریح بن ہانیؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جب گھر تشریف لاتے تھے تو پہلے کیا کام کرتے تھے انہوں نے کہا مسواک استعمال فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دیکھا کہ مسواک کا سرا آپ کی زبانِ مبارک پر ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

مسواک کے فوائد

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسواک دانت کو صاف کرنے والی اور اللہ کو راضی کرنے والی ہے۔ (نسائی)

اُمورِ فطرت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں فطرتِ سلیم کا تقاضا ہیں (۱) ختنہ کرنا (۲) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۳) ناخن کاٹنا (۴) بغل کے بال اکھیڑنا (۵) مونچھیں کترانا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس چیزیں امور فطرت میں سے ہیں (۱) مونچھیں کترانا (۲) داڑھی چھوڑنا (۳) مسواک کرنا (۴) پانی سے ناک صاف کرنا (۵) ناخن کاٹنا (۶) انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا (۷) بغل کے بال اکھیڑنا (۸) ناف کے بال مونڈنا (۹) استنجا کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ دسویں کا نام بھول گیا لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز شاید کلی کرنا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ۔ (بخاری۔ مسلم)

زکوٰۃ کی فضیلت

آیات

وَاَقِیْمُو الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (سورۂ بقرہ۔ع ۱۳)

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلاَّ لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَـہُ الـدِّیْنَ حُنَفَاءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُـؤْتُـوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْـنُ الْقَیِّمَۃِ. (بینہ۔ع۱)

حالانکہ ان کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ خالص رکھیں عبادت کو یکسو ہو کر اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں، یہی دین سیدھا ہے۔

خُـذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا. (توبہ۔ع ۳)

لے لو ان کے مالوں سے زکوٰۃ تاکہ ان کو پاک صاف بناؤ۔

احادیث

زکوٰۃ ارکان دین میں سے ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اوّل لَآاِلٰہَ اِلاَّ ا للّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ دوم نماز قائم کرنا، سوم زکوٰۃ دینا، چہارم خانۂ کعبہ کا حج کرنا، پنجم رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔
(بخاری۔مسلم)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی پراگندہ بال صورت سے نجدی معلوم ہوتا تھا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ باتیں کرنے لگا۔ ہم نے بہت کان لگائے لیکن سوائے گنگناہٹ کے کوئی بات سمجھ میں نہ آئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑا ہو گیا تب میں نے سنا کہ وہ اسلام کے متعلق سوال کر رہا ہے اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔ وہ

بولا کیا اس کے علاوہ بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے۔ فرمایا نہیں ہاں اگر تم چاہو تو نفلیں پڑھ سکتے ہو، پھر فرمایا رمضان کے مہینے کے روزے فرض ہیں عرض کیا، کیا ان روزوں کے علاوہ بھی کوئی روزہ مجھ پر فرض ہے۔ فرمایا نہیں اگر تم چاہو تو نفلی روزے ہیں راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے زکوٰۃ کا حکم سنایا۔ اس نے عرض کیا۔ کیا اس کے علاوہ اور بھی کچھ ہے فرمایا نہیں۔ مگر یہ کہ تم اپنی خوشی سے نفلی صدقہ دو۔ پس وہ آدمی یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ خدا کی قسم جو کچھ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اسی پر عمل کروں گا نہ کمی کروں گا نہ زیادتی۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا ہے تو کامیاب ہو گیا۔ (۱) بخاری۔ مسلم)

تعلیم میں ترتیب

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا دیکھو تم اہلِ یمن کو پہلے کلمہ طیبہ کی دعوت دینا یہاں تک کہ وہ گواہی دیں لَآاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ (اِنّیْ یعنی محمد) مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ جب وہ اس کو مان لیں تو ان کو یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس کو بھی تسلیم کر لیں تو ان سے کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ فرض کیا ہے جو امیروں سے لیا جائے گا اور غریبوں کو دیا جائے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

جنگ کی انتہا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جب تک وہ لَآاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا اقرار نہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، پھر جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ سے اپنے مال اور خون کو بچا لیں گے مگر اسلام کے حق کے ساتھ (۲) اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

منکرین زکوٰۃ سے جہاد

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور

---

(۱) اس وقت تک غالباً حج فرض نہیں ہوا تھا۔

(۲) یعنی سوائے اس کے کہ خود اسلام کا مطالبہ ہو مثلاً کسی کو قتل کر دیا تو قصاص لیا جائے یا حد شرعی کا مستوجب ہو۔

حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو تمام منکرین اسلام سے جو حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنگ کرنے کی ٹھانی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، آپ ان سے کس طرح جنگ کریں گے کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ کا اقرار نہ کرلیں، جب وہ اس کا اقرار کرلیں گے تو بے شک وہ مجھ سے اپنے مال اور جان کو بچالیں گے مگر حق کے ساتھ۔ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا واللہ میں اُن سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرتے ہیں، زکوٰۃ مال کا حق ہے جیسے نماز نفس کا حق ہے۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو حضور علیہ السلام کے زمانے میں ایک رسّی دیتا تھا اور اب نہ دے گا تو میں اس سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ واللہ میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کا سینہ قتال کے لئے کھول دیا ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ ابو بکرؓ جو کہتے ہیں یہی حق ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

جنت کے شرائط

حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت کا مستحق بنادے، آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو، اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز پڑھو اور فرض کی ہوئی زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو، اس دیہاتی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اسی پر عمل کروں گا، اپنی طرف سے کوئی زیادتی نہ کروں گا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا جسکو کسی جنتی کے دیکھنے کی خواہش ہو تو اس شخص کو دیکھ لے۔ (بخاری۔ مسلم)

زکوٰۃ پر بیعت

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام سے نماز قائم

کرنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔ (بخاری۔مسلم)

زکوٰۃ نہ دینے کی سزا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سونے چاندی کے نصاب کا مالک ہو اس کا حق ادا نہ کرے گا، یعنی زکوٰۃ نہ دے گا تو قیامت کے دن اس سونے چاندی کو آگ میں پگھلا کر پتر بنائے جائیں گے۔ پھر وہ پتر دوزخ کی آگ میں دہکائے جائیں گے اور اس سے اس کی پیشانی، پیٹھ اور پہلو داغے جائیں گے اور جب وہ پتر ٹھنڈے ہو جائیں گے تو پھر دہکا کر داغے جائیں گے اور یہ عذاب اتنے بڑے دن میں ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہو گی یہاں تک کہ تمام بندوں کے حق میں فیصلہ ہو چکے گا پھر اس کا ٹھکانا دیا جائے گا چاہے جنت یا دوزخ۔ لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ اونٹ کے مالکوں کا کیا حال ہو گا، فرمایا اونٹ کے مالکوں کے لئے بھی یہی حال ہے، اگر وہ اس کا حق ادا نہ کرے گا، اس کا حق پانی پلانے کے دن ان کو دوہنا (یعنی محتاجوں اور فقراء کے لئے) تو قیامت کے دن ایک کشادہ میدان میں اس کو منھ کے بل گرایا جائے گا اور اس کے وہ تمام اونٹ دنیا سے کہیں زیادہ زوردار اور تناور ہو کر آئیں گے، اس میں ایک بچہ بھی کم نہ ہو گا، وہ سب مل کر اپنے مالک کو پاؤں سے روندیں گے اور منھ سے کاٹیں گے اور یکے بعد دیگرے اترتے چڑھتے اور روندتے رہیں گے اور یہ معاملہ اس دن میں کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو چکے گا پھر اس کو اس کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا۔ دوزخ کی طرف یا جنت کی طرف۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اور گائے بکری؟ آپ نے فرمایا بکری اور گائے کے مالک اگر اس کا حق ادا نہ کریں گے تو قیامت کے دن ایک کشادہ میدان میں ان کو منھ کے بل گرایا جائے گا اور تمام گائے اور بکری ایک بچہ بھی کم نہ ہو گا۔ وہ سب جمع ہو کر اس کو ماریں گی اور پاؤں سے روندیں گی اور کوئی گائے بکری ایسی نہ ہو گی جس کی سینگ ٹوٹی ہو یا پیچے نہ ہوں یا بلا سینگ کے ہوں اور یکے بعد دیگرے اترتی اور چڑھتی اور روندتی رہیں گی۔ اس دن میں کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے۔ اتنی مدت میں تمام بندوں کا فیصلہ بھی ہو چکے گا پھر اس کو اس کا ٹھکانا

دکھلایا جائے گا۔ جنت کی جانب یا دوزخ کی طرف۔ لوگوں نے عرض کیا اب گھوڑوں کا حال بتایئے۔ آپ نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم آدمی کے لئے بوجھ اور گناہ ہے۔ دوسری قسم دوزخ کا پردہ، تیسری قسم اجر ہے۔ پہلی قسم بوجھ کی یوں ہے کہ آدمی گھوڑے کو ریا، فخر اور اہلِ اسلام کی مخالفت کے لئے باندھیں گے تو یہ گھوڑے اپنے مالک کے لئے بوجھ اور گناہ ثابت ہوں گے۔ دوسری قسم وہ ہے یعنی یہ کہ وہ گھوڑے کو محض اللہ کے راستہ کے لئے باندھے گا اور اللہ تعالیٰ کا حق جو اس کی پشت اور گردن میں ہے اس کو بھولا نہیں (یعنی وہ سب ادا کرتا رہا) تو وہ گھوڑے اپنے مالک کے لئے دوزخ کا پردہ بن جائیں گے۔ یعنی دوزخ کے درمیان حائل ہو جائیں گے۔ تیسری قسم اجر ہے اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی گھوڑے فی سبیل اللہ اہل اسلام کے فائدے کے لئے چراگاہ یا باغ میں باندھے تو وہ گھوڑے جو کچھ اس چراگاہ یا باغ سے کھائیں گے تو اس شخص کے لئے ان گھوڑوں کا کھائی ہوئی گھاس کی مقدار کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔ حتیٰ کہ پائخانہ اور پیشاب کی مقدار کے برابر بھی نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر وہ گھوڑا، رسّی تڑا کر ایک میدان سے دوسرے میدان میں چھلانگ مارتا پھرے تو اس کے نشانِ قدم اور لید کے شمار کے برابر مالک کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر اس کا مالک اس کو کسی نہر کے پاس لے کر نکلے اور وہ پانی پی لیں تو جتنے گھونٹ وہ پانی پیئیں گے۔ اسی قدر اس کے مالک کو نیکیاں ملیں گی، چاہے وہ پانی پلانے کی غرض سے نہ لایا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ گدھے کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا گدھوں کے بارے میں مجھ پر سوائے اس آیت جامعہ کے کچھ نازل نہیں ہوا۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ.
(زلزال۔ ع ۱)

جس نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر بُرائی کی وہ بھی دیکھ لے گا۔

(بخاری۔ مسلم)

رمضان کی فضیلت

آیت

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ، اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ، وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ، فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ، وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ، شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ، وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ، یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

(بقرہ۔ع ۲۳)

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے اگلوں پر فرض کئے گئے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ گنتی کے چند دن روزہ رکھو، پھر جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں تو گنتی ضروری ہے دوسرے دنوں سے اور ان لوگوں سے جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے فدیہ ہے (یعنی ایک مسکین کو کھانا کھلانا) پھر جو اپنی خوشی سے نیکی کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور یہ صورت کہ تم روزہ رکھو تو تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھو، رمضان کا مہینہ ایسا ہے کہ اس میں قرآن نازل کیا جو لوگوں کا رہنما ہے اور جس میں ہدایت اور امتیاز حق و باطل ہے۔ پس جو شخص تم میں سے یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو گنتی کے دوسرے دنوں سے، اللہ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے سختی کرنا نہیں چاہتا تاکہ تم گنتی پوری کرلو اور اللہ کی بڑائی کرو اس بات پر کہ اس نے تم کو ہدایت دی اور تاکہ تم احسان مانو۔

احادیث

روزہ کا اللہ کے یہاں درجہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ آدمی کا ہر عمل اس کے لئے ہے اور روزہ خاص میرے لئے ہے میں اس کا بدلہ دوں گا اور روزے سپر ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو نہ فحش بکے نہ بیہودہ گوئی کرے نہ جھگڑا کرے اگر کوئی اس کو گالی بھی دے یا جھگڑا کرنے پر آمادہ ہو جائے تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں اور قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مُشک سے زیادہ پسند ہے اور فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک اِفطار کے وقت جب کہ وہ روزہ کھولتا ہے۔ دوسرے خوشی قیامت کے دن ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور اپنے روزہ کا بدلہ دیکھے گا۔

(بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ کھانا پینا چھوڑنا اور خواہش کا ترک کرنا میری خاطر تھا تو روزہ میرے لئے ہوا اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ایک نیکی کی جزا دس گنی ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آدمی کو ہر عمل کے بدلے میں دس نیکیاں سات سو گنا تک دی جائیں گی لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ تو خاص میرے لئے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اس لئے کہ اس کا کھانا پینا چھوڑنا اور خواہش کا ترک کرنا میری خاطر تھا اور روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ ایک افطار کے وقت جب کہ وہ روزہ کھولتا ہے اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی اور روزہ دار کے منہ کے بو اللہ کو مُشک سے زیادہ پسند ہے۔

جنت کے دَروازے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے رستہ میں ایک جوڑا(۱) دے گا، وہ جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ کہا جائے گا

---

(۱) یعنی جوڑے جوڑے دو پیسے دو کپڑے یا دو گھوڑے غرض ہر چیز جوڑا جوڑا۔

اے اللہ کے بندے یہ بہتر ہے، پس نمازی کو نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا غازی کو جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ روزہ دار کو باب الرَّیَّان سے، اور خیرات کرنے والوں کو صدقہ کے باب سے بلایا جائے گا، حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، جو شخص ان دروازوں سے بلایا جائے گا اس کا نقصان تو نہیں ہے لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کوئی ایسا بھی ہے جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے؟ آپ ﷺ نے عرض کیا ہاں مجھے امید ہے تم ان میں سے ہو۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت سَہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ جس کا نام ہے رَیّان۔ قیامت کے دن اس دروازے سے روزہ دار کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں پس روزہ دار کھڑے ہوں گے اس دروازے میں داخل ہو جائیں گے، ان کے داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہو جائے گا۔ پھر کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ (بخاری۔مسلم)

اللہ کے راستہ میں نکلنے کی حالت میں روزہ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص فی سبیل اللہ جہاد میں روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس روزہ کے باعث اس کے چہرے کو ستر سال کے لئے آگ سے دور رکھے گا۔ (بخاری۔مسلم)

روزہ کی رُوح

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان میں اَجر اور ایمان کی خاطر روزے رکھے گا تو اس کے تمام اگلے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ (بخاری۔مسلم)

رمضان کی پہلی رات

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان المبارک کی پہلی رات کو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند

کر دئے جاتے ہیں اور شیاطین باندھ دئے جاتے ہیں۔(بخاری۔مسلم)

اگر چاند نظر آئے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر افطار کرو، اور اگر ابر وغیرہ سے چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔(بخاری۔مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اگر چاند دکھائی نہ دے تو پورے تیس روزے رکھو۔(مسلم)

رمضان میں جود و کرم کی فضیلت

آنحضرت ﷺ کا معمول

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں اور بھی زیادہ سخاوت کرتے تھے۔ حضرت جبریلؑ رمضان میں ہر رات آپ ﷺ سے ملاقات کرتے اور آپ ﷺ سے قرآن کے دور کرتے تھے۔ تو جب حضرت جبریلؑ آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تو آپ ﷺ تیز ہوا سے زیادہ سخاوت فرماتے۔(بخاری۔مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخر عشرہ کی راتوں میں شب بیداری فرماتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور خود کمر کس کر تیار ہو جاتے تھے۔(بخاری۔مسلم)

شعبان کی پندرھویں سے روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان سے پہلے کوئی شخص ایک یا دو روزے نہ رکھے، ہاں وہ رکھ لے جو ہمیشہ رکھتا چلا آیا ہے۔(بخاری۔مسلم)

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو، چاند دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑ دو۔ اگر ابر کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو تیس روزے پورے کرو۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شعبان کی پندرہ تاریخ کے بعد روزے نہ رکھو۔ (ترمذی)

حضرت ابویقظان عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے شک پر روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ (ترمذی)

چاند دیکھنے کا بیان

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ چاند دیکھ کر زبان مبارک سے یہ ارشاد فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ هِلَالُ رُشْدٍ وَّخَيْرٍ.

اے اللہ تو اس کو ہم پر امن وایمان اور سلامتی واسلام کے ساتھ نکال، میرا مالک اور تیرا مالک اللہ ہے۔ یہ چاند بہتری اور بھلائی کا ہو۔ (ترمذی)

سحری کا بیان

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھایا کرو، سحری میں برکت ہوتی ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم فجر کی نماز کے لئے چلے۔ کسی نے پوچھا کہ سحری اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا، کہا پچاس آیتوں کے پڑھنے کے بقدر فرق تھا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن تھے ایک حضرت بلالؓ دوسرے حضرت عبد اللہ ابن ام مکتومؓ، آپ ﷺ نے فرمایا بلالؓ رات کو

اذان دیتے (۱) ہیں تو اس وقت تک کھاؤ پیو جب تک عبد اللہ ابن مکتومؓ اذان نہ دے دیں۔ راوی نے کہا کہ ان دونوں میں اتنا ہی فرق ہوتا تھا کہ ایک اترے اور دوسرا چڑھے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے روزوں کو اہل کتاب کے روزوں پر جو فضیلت حاصل ہے وہ سحری کی وجہ سے ہے۔ (مسلم)

اِفطار کا بیان

اِفطار میں جلدی کرنا

حضرت سَہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔ (مسلم)

حضرت ابی عطیہؒ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں دو ایسے ہیں کہ نیکی کرنے میں کوئی قصور نہیں کرتے ان میں سے ایک مغرب کی نماز پڑھنے میں اور افطار میں جلدی کرتے ہیں اور دوسرے دیر کرتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کون جلدی کرتا ہے، عرض کیا عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو وہ بندے بہت محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔ (ترمذی)

افطار کا وقت

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رات اِدھر آئے اور دن اُدھر جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ کے افطار کا وقت

(۱) آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں رمضان المبارک میں ایک اذان صبح صادق سے پہلے ہوتی تھی، جو اس بات کی علامت تھی کہ صبح قریب ہے سحری کھا پی لو، دوسری صبح صادق کے بعد ہوتی تھے۔

آ گیا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوابراہیم عبداللہ بن ابواوفی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں جارہے تھے اور آپ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے کسی سے فرمایا کہ اترو اور ستّو تیار کردو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر آپ شام کرلیں تو بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستّو تیار کرو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ابھی دن باقی ہے، آپ نے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستّو تیار کرو۔ بس وہ اتر پڑے اور ستّو گھول کر حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور ﷺ نے نوش فرمایا، پھر فرمایا جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آرہی ہے تو روزہ افطار کرلو، اور آپ نے اپنے دستِ مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔
(بخاری۔ مسلم)

کھجور سے افطار

حضرت سلمان بن عامر ضبّی صحابیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھجور سے افطار کرو اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے روزہ کھولو۔ پانی سے پاک کرنے والا ہے۔
(ابوداوٗد۔ ترمذی)

کھجور اور چھوہارا نہ ہو تو پانی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے افطار کرلیتے تھے اور تازے کھجور سے افطار فرماتے تھے۔ اگر تازے کھجور نہ ملتے تو خشک کھجور یعنی چھوارے سے روزہ کھولتے تھے اور اگر یہ بھی نہ ہوتے تھے تو چند گھونٹ پانی سے روزہ افطار فرماتے تھے۔ (ابوداوٗد۔ ترمذی)

روزہ دار کو زبان کی حفاظت کا حکم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ دار کو چاہئے کہ روزہ کے دن بے حیائی کا کام نہ کرے، نہ شور کرے، اور اگر کوئی اس کو گالی دے یا لڑنا چاہے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹی بات پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اس کے کھانا پانی چھوڑنے کی اللہ کو کوئی حاجت نہیں۔ (بخاری)

روزے کے مسائل

روزے میں بھول کر کھاپی لینا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی روزہ میں بھول کر کچھ کھاپی لے تو وہ روزہ کو ضائع نہ سمجھے، اپنے روزہ کو پورا کرلے اور سمجھ لے کہ اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت لقیطؓ بن صبرہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وضو کرنے کی ترکیب بتایئے، آپ ﷺ نے فرمایا پورا پورا وضو کرو، انگلیوں میں خلال کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی پہنچاؤ، مگر روزے کی حالت میں نہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

غسل کی فرضیت کی حالت میں روزہ میں کوئی حرج نہیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر صبح ہو جاتی اس حال میں کہ آپ اپنے اہل خانہ سے جنبی ہوتے تو پھر آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کرتے بے احتلام کی جنابت کی حالت میں اور پھر روزہ رکھ لیتے۔ (بخاری۔ مسلم)

محرم اور شعبان کے روزے کا بیان

محرم کا روزہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین روزہ رمضان کے بعد محرم کا روزہ ہے اور بہترین نماز فرض نماز کے بعد تہجد کی نماز ہے۔ (مسلم)

شعبان میں روزے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شعبان میں سب مہینوں سے زیادہ روزے رکھتے تھے بلکہ پورا شعبان روزے میں گزرتا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ شعبان میں کچھ ہی دن ایسے ہوتے ہوں گے کہ آپ ﷺ روزہ سے نہ ہوں۔ (بخاری۔ مسلم)

حرمت کے مہینوں میں روزہ

حضرت مجیبۃ الباہلیہؓ سے روایت ہے کہ ان کے باپ یا چچا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر چلے گئے۔ سال بھر کے بعد پھر واپس ہوئے تو ان کی صورت بدل گئی تھی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے مجھے پہچانا نہیں۔ فرمایا تم کون ہو، انہوں نے کہا میں وہ باہلی ہوں جو اگلے سال آیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت تم اچھی شکل میں تھے اب بدل کیوں گئے، وہ بولے جب سے آپ کے پاس سے گیا ہوں کسی دن میں نے دن کو کھانا نہیں کھایا سوا رات کے (یعنی برابر روزے رکھتے رہے) آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اپنے نفس کو بڑا دکھ دیا، پھر فرمایا رمضان کے مہینے میں روزے رکھا کرو، اور اس کے بعد مہینے میں ایک روزہ رکھو، انہوں نے عرض کیا مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ میں اس سے زیادہ روزے رکھ سکتا ہوں، آپ مجھے زیادہ کی اجازت فرمائیے، آپ ﷺ نے فرمایا مہینے میں دو روزے رکھو، وہ بولے اس سے زیادہ کی اجازت دیجئے۔ فرمایا تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض کیا اس سے زیادہ کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ فرمایا حرمت کے مہینوں میں روزہ رکھو اور پھر چھوڑ دو، حرمت کے مہینوں میں روزہ رکھو اور چھوڑ دو، حرمت کے مہینے میں روزہ رکھو پھر چھوڑ دو، (ذیقعدہ۔ ذوالحجہ۔ محرم) آپ ﷺ نے اپنی تین انگلیوں سے حرمت کے مہینوں کا اشارہ کیا، پھر ان کو ملایا۔ (ابوداؤد)

ذی الحجہ کے عشرۂ اوّل کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب

دنوں سے زیادہ ذی الحجہ کے عشرۂ اوّل کے نیک اعمال پسند ہیں، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ افضل ہیں، فرمایا ہاں اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے سے بھی۔ سوائے اس کے کہ آدمی اللہ کے راستہ میں جان و مال لے کر نکلے، پھر کوئی چیز واپس نہ لائے۔ (بخاری)

عرفہ اور عاشورہ کے روزوں کا بیان

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ عرفہ کے روزے کے متعلق کچھ بتایئے۔ فرمایا عرفہ کا روزہ گزشتہ اور آئندہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محرم کی دسویں کو خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ عاشورہ کا روزہ کیسا ہے، فرمایا گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال رہا تو نو تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔ (مسلم)

شوال کے چھ روزوں کا بیان

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے پورے روزے رکھے اور پھر شوال کے چھ روزے رکھ لئے گویا اس نے پورے زمانے کے روزے رکھے۔ (مسلم)

دوشنبہ اور جمعرات کے روزہ کا بیان

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دوشنبہ کے دن روزہ کیسا ہے؟ فرمایا اسی دن میں پیدا ہوا، اُسی دن میں مبعوث ہوا اور اسی دن مجھ پر

وحی نازل ہوئی۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوشنبہ اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میری خواہش ہے کہ میرے اعمال روزے کی حالت میں پیش ہوں۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوشنبہ اور جمعرات کو قصداً روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

مہینہ میں تین دن روزہ کی فضیلت

بہتر یہ ہے کہ تین روزے ایامِ بیض ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ کو رکھے جائیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میرے دوست رسول اللہ ﷺ نے تین کام کی مجھے وصیت فرمائی۔ ایک تو ہر مہینے تین دن روزہ رکھنے کی۔ دوسرے ضحیٰ کی نماز پڑھنے کی۔ تیسرے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ میرے محبوب محمد ﷺ نے مجھ کو نصیحت فرمائی کہ میں زندگی بھر ایام بیض کے روزے رکھوں، چاشت کی نماز پڑھوں اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ میں تین دن کے روزے پورے زمانے کے روزوں کے برابر ہیں۔
(بخاری۔ مسلم)

حضرت معاذۃ العدویہؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے کے تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کیا مہینہ میں کوئی دن مخصوص تھا؟ کہا حضور ﷺ اس کا کچھ خیال نہیں فرماتے تھے کہ مہینہ میں کون سے دن روزہ رکھوں۔ (مسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم مہینہ کے تین روزے رکھنے کا ارادہ کرو تو تیرہ، چودہ، پندرہ کو رکھو۔ (ترمذی)

حضرت قتادہ ملحانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایام بیض کے روزے نہ سفر میں چھوڑتے تھے نہ حضر میں۔ (نسائی)

روزہ کھلوانے کی فضیلت

حضرت زید بن خالد جُہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی روزہ دار کا روزہ کھلوایا تو اُس کو اُس روزہ دار کے روزے کے برابر ثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (ترمذی)

حضرت ام عمارہ انصاریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز میرے گھر تشریف لائے، میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم بھی کھاؤ، میں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے تو ملائکہ روزہ دار کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ کھانے والے کھانے سے فارغ نہ ہوں یا یوں فرمایا کہ جب تک وہ سیر نہ ہوں۔ (ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سعدؓ بن عبادہ کے گھر تشریف لے گئے، انہوں نے روٹی اور زیتون کا تیل پیش کیا آپ ﷺ نے نوش فرمایا، پھر یہ دعا دی۔

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامُكُمْ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ. (ابوداؤد)

تمہارے گھر روزہ دار افطار کریں، تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعا کریں۔

اعتکاف کا بیان

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے عشرۂ اخیر میں اعتکاف فرماتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ زندگی بھر رمضان کے عشرۂ اخیر میں اعتکاف فرماتے رہے اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی بیویاں اعتکاف کرتی رہیں۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رمضان کے آخر عشرہ میں اعتکاف فرماتے رہے اور وفات کے سال بیس دن اعتکاف فرمایا۔ (بخاری)

حج کا بیان

آیات

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً.	اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے۔ جس شخص کو اس گھر تک پہنچنے کی مقدرت ہو۔
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ. (آل عمران۔ع۱۰)	اور جو انکار کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا جہاں سے بے نیاز ہے۔

احادیث

حج کی فرضیت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اوّل کلمۂ شہادت "شَهَادَةُ اَنْ لاَّاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا، خانۂ کعبہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری۔مسلم)

حج زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے تو تم پر حج کرنا لازم ہے۔ ایک شخص نے عرض

کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ آپ ﷺ خاموش رہے انہوں نے پھر سوال کیا، آپ ﷺ نے پھر کوئی جواب نہ دیا، پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہر سال؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں تمہارے سوال پر ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال کے لئے فرض ہو جاتا، دیکھو جب میں خاموش ہو جاؤں تو تم بھی سوال نہ کرو، اگلی امتیں اپنے انبیاء سے بہت سوال کرنے اور اختلاف کرنے ہی پر ہلاک ہوگئیں۔ جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں اور تم میں اس کے کرنے کی استطاعت تو ضرور کرو اور جس بات سے منع کروں تو اس سے باز آؤ۔ (مسلم)

حج مقبول

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل زیادہ افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان۔ عرض کیا اس کے بعد فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد۔ عرض کیا پھر۔ فرمایا حج مقبول۔ (بخاری۔ مسلم)

عمر بھر کا کفارہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس نے حج کیا اور کوئی بے حیائی کا کام نہیں کیا اور فسق وفجور سے باز رہا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے آج پیدا ہوا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک بیچ کے تمام گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

عورتوں کا جہاد، حج ہے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کیا کریں، آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے افضل جہاد حج مبرور ہے۔ (بخاری)

عرفہ کی فضیلت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ کے روز سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آگ سے آزاد فرماتا ہے۔ (مسلم)

رمضان کا عمرہ

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کا عمرہ حج کرنے کے برابر ہے یا یہ فرمایا کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا جائے۔ (بخاری۔مسلم)

معذور کی طرف سے حج

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا میرے باپ پر ایسے زمانہ میں فرض ہوا کہ وہ بالکل بوڑھے ہوگئے، سواری پر ٹھہر نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت لقیطؓ بن عامر سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ بہت بوڑھے ہیں، نہ حج کر سکتے ہیں نہ عمرہ اور نہ چلنے اور سوار ہونے کی قوت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج وعمرہ کرلو۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

بچہ کا حج

حضرت سائبؓ بن یزید سے روایت ہے کہ میرے باپ نے حجۃ الوداع میں مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرایا اس وقت میں سات سال کا تھا۔ (بخاری)

بچے کے حج کا ثواب ماں کو

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روحا(۱) میں ایک قافلہ سے ملے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ کون ہو، عرض کیا ہم مسلمان ہیں اور آپ کون

---

(۱) روحا ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ سے چھتیس میل پر واقع ہے۔

ہیں؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، تو ایک عورت نے (کجاوے سے) بچہ کو اونچا کر کے دکھایا اور عرض کیا، کیا اس کے لئے حج ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ہے لیکن ثواب(۱) تم کو ملے گا۔(مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پالان پر حج کیا اور وہ آپ کی بار برداری کا اونٹ تھا (یعنی آپ نے ایسے اونٹ پر جس پر زین کی جگہ پالان تھا حج کیا) (بخاری)

حج میں تجارت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عکاظ مجنہ اور ذوالمجاز جاہلیت کے بازار تھے (ان جگہوں میں میلے کے طور پر بازار لگایا کرتے تھے) تو صحابہ کرامؓ نے حج کے موسم میں تجارت کو گناہ سمجھا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكُمْ.	تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم (حج کے دنوں میں) اپنے رب سے رزق چاہو۔(بخاری)

جہاد

آیات

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَافَّةً، وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ. (توبہ۔ع۵)	اور تم تمام مشرکوں سے لڑو جیسے وہ تم سب لڑتے ہیں اور جان لو بے شک اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ. (بقر۔ع۲۶)	تم پر جہاد فرض کر دیا گیا اور وہ تم پر گراں ہے اور کچھ تعجب نہیں کہ ایک چیز کو تم گراں سمجھو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو، اور عجب نہیں کہ ایک چیز کو تم پسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بُری ثابت ہو، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

---

(۱) یعنی اس کو لے جانے میں حج کرانے میں جو تکلیف تم کو ہوگی اس کا اجر ملے گا۔

انْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالاً وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. (توبہ۔ع ۶)

اللہ کے رستہ میں ہلکے اور بوجھل نکل کھڑے ہو اور اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کے رستہ میں جہاد کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ، يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ، وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ، وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ. (توبہ۔ع ۱۴)

بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس (قیمت) پر خرید لیا کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں قتل کرتے ہیں، پھر قتل کئے جاتے ہیں، وعدہ ہے اللہ کے ذمہ سچا توریت، انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ کون قول میں پورا ہے تو تم اس خرید وفروخت پر جس کا تم نے اللہ سے معاملہ کیا ہے، خوشیاں مناؤ یہی بڑی کامیابی ہے۔

لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ، فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً، وَكُلاًّ وَّعَدَاللّٰهُ الْحُسْنٰى، وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا، دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً، وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا.
(نساء۔ع ۱۳)

غیر معذور مسلمان جو بلا عذر جہاد کے موقع پر بیٹھ رہتے ہیں وہ جہاد کرنے والے مسلمانوں کی برابری نہیں کر سکتے جو اللہ کی راہ میں جان ومال سے لڑتے ہیں اللہ نے ان مجاہدین کو جو اپنی جان ومال سے لڑتے ہیں مرتبہ میں ان لوگوں پر فضیلت دے دی جو بلا عذر بیٹھ رہتے ہیں اور سب سے اللہ نے اچھا وعدہ کیا اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت دی۔ بڑے ثواب ہیں یعنی بہت سے درجے جو اللہ کی طرف سے ملیں گے اور مغفرت ورحمت اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا اور رحمت والا ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ، تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ، يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ، وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ. (صف۔ع ۲)

اے ایمان والو کیا میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے وہ یہ ہے کہ تم اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جان لو وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں اور عمدہ مکانات جو ہمیشہ رہنے کے لئے باغوں میں ہونگے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور ایک (ثمرہ) اور بھی ہی جسکو تم پسند کرتے ہو (یعنی) اللہ کی مدد اور جلد فتح حاصل کرنا، اے (محمد ﷺ) مسلمانوں کو بشارت دے دو۔

احادیث

ایمان کے سب سے افضل عمل

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل سب سے افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانا، عرض کیا پھر، فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد، عرض کیا پھر، فرمایا حج مبرور (مقبول)۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل محبوب ہے، فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا پھر، فرمایا ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا، میں نے عرض کیا پھر، فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔
(بخاری۔مسلم)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا اللہ پر ایمان اور اُس کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک پہر دن کو، رات کو، اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے چلنا، دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ سب سے بہتر کون آدمی ہے، فرمایا وہ مؤمن جو اللہ کے راستہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے، عرض کیا پھر کون، فرمایا وہ مومن جو کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے، اور لوگوں سے علیحدگی صرف اس لئے اختیار کرے کہ لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں۔ (بخاری۔مسلم)

اللہ کے راستہ میں پہرہ دینا

حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستہ میں ایک دن پہرہ دینا، دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے لئے صرف ایک کوڑے کی جگہ، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے اور کوئی اللہ کا بندہ، اللہ کے راستہ میں شام کو چلے یا صبح کو تو وہ دنیا سے اور جو کچھ اس دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔
(بخاری۔مسلم)

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے جہاد میں ایک دن، رات کو پہرہ دینا مہینے بھر کے روزے اور رات کے قیام سے بہتر ہے۔ اگر وہ پہرے دار اسی حالت میں مر جائے تو اس کے عمل کا ثواب اس کے لئے جاری رہتا ہے اور اس کا رزق (یعنی جنت کا طعام و شراب) اس کے لئے جاری رہتا ہے اور فتنہ میں ڈالنے والے سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

حضرت فضالہؓ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر آدمی کی زندگی کے خاتمہ پر اس کا عمل بھی ختم ہو جاتا ہے لیکن اللہ کے راستہ میں پہرہ دینے والے کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا رہے گا اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔
(ابوداؤد۔ترمذی)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ کے راستہ میں ایک دن پہرہ دینا دوسری جگہوں کے ہزاروں پہرہ دینے سے بہتر ہے۔ (ترمذی)

مجاہد کی فضیلت اور آنحضرت ﷺ کی تمنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کا ذمہ دار ہے جو اس کے راستہ میں نکلے اور فرماتا ہے کہ اس کو میری راہ میں جہاد کرنے، مجھ پر ایمان لانے اور میرے رسولوں کی تصدیق کے سوا کسی چیز نے نہ نکالا ہو تو مجھ پر اس کی ضمانت ہے کہ اس کو جنت میں داخل کروں (یعنی اگر وہ شہید ہو) یا اس کو ثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ گھر پہنچا دوں، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میری جان ہے جو زخم اللہ کے راستہ میں لگے گا تو قیامت کے دن اسی صورت میں آئے گا، گویا آج لگا ہے (یعنی خون ٹپکتا ہوا) اور رنگ اس کا خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی، اور مجھے اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضہ میری جان ہے، اگر مجھے مسلمانوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں کسی سَرِیّہ کو بھیج کر نہ بیٹھ جاتا لیکن میں ان میں اتنی گنجائش نہیں پاتا کہ ان سب کی سواری کا انتظام کروں اور نہ ان میں اتنی گنجائش ہے کہ وہ خود ہی انتظام کرلیں اور میں چلا جاؤں اور وہ رہ جائیں، یہ بھی ان کے لئے مشکل ہے۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری تو یہی خواہش ہے کہ میں اللہ کے راستہ میں جہاد کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر جنگ کروں پھر قتل کیا جاؤں۔ (مسلم)

راہِ خدا کا زخم

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستہ میں جس کے زخم لگے گا وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کے زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا، اور رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اللہ کے راستہ میں اتنے دیر تک جنگ کرے کہ ایک بار اونٹنی کا دودھ دوہ کر دوسری بار دوہا جائے

تو اس پر جنت واجب ہوئی اور جس کو اللہ راستہ میں کوئی زخم لگایا کوئی تکلیف پہنچی تو وہ قیامت کے دن اس صورت سے آئے گا گویا آج زخم لگا ہے اور رنگ زعفران کا ہو گا اور بو مشک کی ہو گی۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

جہاد فی سبیل اللہ ستر سال کی عبادت سے افضل ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک صحابیؓ کسی گھاٹی سے گزرے جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ ان کو چشمہ بہت خوش گوار لگا، کہنے لگے اگر میں لوگوں سے علیحدگی اختیار کرتا تو اسی گھاٹی میں قیام کرتا، مگر میں رسول اللہ ﷺ کی بغیر اجازت ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ جب رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرنا، تمہارا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے افضل ہے، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخشے اور جنت میں داخل کرے، اللہ کی راہ میں اللہ کے دشمنوں سے لڑو، جو اللہ کی راہ میں اتنی دیر تک جنگ کرے کہ ایک بار اونٹنی دوہ کر دوبارہ دوہی جائے تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ (ترمذی)

مجاہد کی مثال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ جہاد فی سبیل اللہ کے برابر کوئی عمل ہے۔ فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھ سکتے، وہ دو یا تین مرتبہ یہی سوال دہراتے رہے اور آپ ہر مرتبہ یہی فرماتے رہے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، پھر فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو ہمیشہ نماز میں کھڑا رہے اور ہمیشہ روزے رکھے، اور اللہ کی آیتوں پر عمل کرے اور روزہ نماز میں مجاہد فی سبیل اللہ کے پلٹ آنے تک کبھی سستی نہ کرے۔ (بخاری۔ مسلم)

یہ لفظ مسلم کے ہیں اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتایئے جو جہاد کا بدل ہو، آپ ﷺ نے فرمایا ایسا عمل کوئی نہیں، پھر فرمایا کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو کہ مجاہد جہاد کے لئے نکلے اور تم اپنی مسجد میں نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور روزہ بھی ہو مگر مجاہد کے واپس ہونے تک نہ روزہ افطار کرو (یعنی ناغہ نہ کرو) اور نہ نماز میں سستی کرو، وہ بولے بھلا کس کو طاقت ہے۔

بہترین زندگی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کے راستہ میں تھامے رہے جیسے ہی کوئی دھماکہ یا گھبراہٹ کی بات سنے تو فوراً اڑ کر اس کی پیٹھ پر بیٹھ جائے شہادت یا موت کے موقع کی تلاش میں رہے یا وہ آدمی جو اپنی بھیڑ یا بکری کو لے کر کسی گھاٹی یا وادی میں سکونت اختیار کرے نماز پڑھے زکوٰۃ دے اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہے حتیٰ کہ اس کو موت آجائے اور لوگوں سے سوائے بھلائی کے کوئی واسطہ نہ رکھے۔ (مسلم)

مجاہد کی جنت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں اور ہر دو درجوں میں ایسا فرق ہے جیسا آسمان و زمین میں۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کو اپنا رب سمجھ کر، اسلام کو اپنا دین سمجھ کر اور محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنا رسول سمجھ کر راضی ہو جائے اس پر جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کو یہ بات پسند آئی، عرض کیا یارسول اللہ اس بات کو پھر فرمایئے، حضور ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا، پھر فرمایا دوسری چیز ایسی ہے کہ اللہ جل شانہ، اپنے بندوں کو جنت میں سو درجے عطا فرمائے گا اور ہر دو درجوں میں ایسا فرق ہے جیسے آسمان زمین کا فرق۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کیا چیز ہے۔ فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (مسلم)

جنت کے دروازے تلواروں کی چھاؤں میں

حضرت ابو بکرؓ بن ابی موسیٰ اشعری سے روایت ہے میں نے اپنے باپ سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے سنا ہے، دشمن سامنے تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کی چھاؤں میں ہیں، ایک شخص پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے موجود تھے، وہ یہ حدیث سن کر کھڑے ہو گئے اور بولے اے

ابو موسیٰ کیا تم نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے سنا ہے، کہا ہاں۔ پس وہ اللہ کا بندہ اپنے ساتھیوں کے پاس گیا، ان کو رخصتی سلام کیا اور تلوار کی میان کو توڑ دشمن پر ٹوٹ پڑا، اُس تلوار سے دشمنوں کو مارتے مارتے جامِ شہادت پی گیا۔ (مسلم)

اللہ کے راستہ کا غبار

حضرت ابو عبسؓ عبد الرحمٰن بن جبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس بندے کے قدم اللہ کے راستہ میں غبار آلود ہوئے تو اس کو آگ نہیں چھو سکتی۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کے ڈر سے رویا تو اس کا دوزخ میں جانا اس طرح ناممکن ہے جس طرح دوہے ہوئے دودھ کا تھنوں میں جانا ناممکن ہے اور کسی اللہ کے بندے پر اللہ کے راستہ کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتا۔ (ترمذی)

دو آنکھیں جن کو آگ چھو نہیں سکتی

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ دو آنکھوں کو آگ نہیں چھو سکتی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئی، دوسری وہ جو اللہ کے راستہ میں پہرہ دیتی رہی۔ (ترمذی)

مجاہد کا شریکِ حال

حضرت زیدؓ بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے لڑائی کا سامان فراہم کر دیا تو گویا اس نے خود جہاد کیا (یعنی ثواب میں برابر کا شریک ہے) اور جس نے کسی غازی کے گھر بار کی نگہبانی کی تو گویا اس نے خود جہاد کیا۔ (بخاری۔ مسلم)

مجاہد کی خدمت

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں کسی مجاہد کے لئے یا حاجی کے لئے خیمہ لگا دینا یا کسی خادم یا کسی اونٹنی کو محض اللہ کے لئے کسی کو دے دینا افضل ترین صدقہ ہے۔ (ترمذی)

مجاہد کو سامان دینے والا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اسلم کے قبیلہ کے ایک نوجوان لڑکے نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں لیکن سامان حرب نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا فلاں شخص نے جنگ کا سامان کیا تھا، پھر وہ بیمار ہو گئے، تم ان کے پاس جا کر میرا سلام کہو اور کہو جو کچھ تم نے سامان تیار کیا ہے وہ مجھے دے دو۔ جب انہوں نے جا کر حضور ﷺ کا پیغام سنایا تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا جو سامان میں نے تیار کیا تھا وہ سب ان کو دے دو کوئی چیز باقی نہ رہے، خدا کی قسم سب دے دینے ہی میں برکت ہو گی۔ (مسلم)

مجاہد کی قائم مقامی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی طرف فوج بھیجی اور فرمایا جس گھر میں دو آدمی ہوں تو ایک جائے اور ایک قائم مقامی کرے، اجر میں دونوں برابر ہوں گے۔ (مسلم)

اور ایک روایت ہے کہ ہر دو میں سے ایک جائے اور ایک رہے اور رہنے والے سے فرمایا تم غازی کی قائم مقامی کرو گے، اس کے پیچھے اس کے گھر کی نگرانی کرو گے تو تم کو غازی کا نصف اجر ملے گا۔

تھوڑا عمل اور زیادہ اجر

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو ڈھال و تلوار اور خود و زرہ سے آراستہ تھا۔ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں جنگ کروں یا اسلام قبول کروں، آپ ﷺ نے فرمایا اسلام لاؤ پھر جنگ کرو تو وہ مسلمان ہوا اور لڑائی میں شرکت کی پھر شہید ہو گیا، حضور ﷺ نے فرمایا کام تھوڑا کیا اور اجر بہت پایا۔ (بخاری۔ مسلم)

شہید کی آرزو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں کہ

جنت میں داخل ہو کر دنیا کی طرف پھر واپس ہونا چاہے اگرچہ اس کو دنیا میں ہفت اقلیم کی سلطنت بھی مل جائے لیکن شہید آرزو کرتا ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں پلٹے اور دس بار قتل ہو کر اُس مرتبہ اور عزت کو حاصل کرے جو اس کو مل چکی ہے۔ (بخاری۔مسلم)

قرض کی اہمیت

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوائے قرض کے شہید کی ہر خطا اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے راستہ کی جنگ قرض کے سوا ہر خطا کو مٹا دیتی ہے۔

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے جہاد کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ کے راستہ میں جنگ کرنا اور اس پر ایمان لانا بہترین اعمال ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بتایئے کہ اگر میں اللہ کے راستہ میں مارا جاؤں تو کیا میری سب خطائیں معاف ہو جائیں گی، آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، لیکن تم اس طرح مارے جاؤ کہ صبر و اجر کی طلب ہو اور آگے بڑھتے جاؤ پیچھے نہ مڑو، پھر فرمایا تم نے کیا سوال کیا تھا، عرض کیا کہ مجھے یہ بتایئے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میری سب خطائیں معاف ہو جائیں گی، فرمایا ہاں، مگر اس صورت میں کہ تم صبر کرتے ہوئے اجر کی طلب میں آگے بڑھتے ہوئے قتل کیے جاؤ مگر قرض پھر بھی معاف نہ ہو گا، مجھ سے جبریلؑ نے یہی کہا ہے۔ (مسلم)

جنت کا شوق

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں راہِ خدا میں قتل کیا جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں، بس انہوں نے اپنے ہاتھ کی سب کھجوریں زمین پر ڈال دیں اور دشمنوں میں گھس گئے پھر شہید ہو گئے۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب مشرکوں سے پہلے بدر پہنچ گئے، جب دشمن بھی آ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تک میں حکم نہ دوں کوئی بھی آگے نہ بڑھے، جب دشمن بالکل قریب پہنچ گئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا

"قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ" (ایسی جنت کی طرف چلو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے) حضرت عمیرؓ بن حمام انصاری نے عرض کیا یارسول اللہ ایسی جنت جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا ہاں وہ بولے واہ واہ۔ واہ واہ حضور ﷺ نے فرمایا واہ واہ کیوں کہتے ہو؟ عرض کیا خدا کی قسم اس اُمید پر میں نے یہ جملہ کہا کہ میں بھی اس جنت والوں میں ہو جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا تم انہیں میں سے ہو، یہ سُن کر انہوں نے اپنے تیروان سے کچھ کھجوریں نکالیں اور کھانا شروع کیا، پھر بولے اگر اس وقت تک زندہ رہا کہ یہ کھجوریں پوری کھالوں تو یہ زندگی بہت لمبی ہوئی، یہ خیال کر کے سب کھجوریں پھینک دیں اور دشمنوں میں گھس گئے، پھر جنگ کرتے کرتے شہید ہو گئے۔ (مسلم)

شہادت کا صلہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کچھ لوگوں کو ہمارے ساتھ کر دیں تاکہ وہ ہم کو قرآن اور سنت کی تعلیم دیں، آپ ﷺ نے انصار کے ستر آدمیوں کو ان کے ہمراہ کر دیا جن کو قُراء کہا جاتا تھا، ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے، لوگ رات کو قرآن پڑھتے تھے اور آپس میں سیکھتے سکھاتے تھے، پھر دن کو مسجد میں پانی لا کر رکھتے تھے اور لکڑی لا کر بیچتے تھے اس کی قیمت سے اہل صفہ اور فقیروں کو کھانا خرید کر کھلایا کرتے تھے، یہ لوگ راستہ ہی میں قتل کر دیئے گئے (یعنی جہاں کے لئے بھیجے گئے تھے وہاں پہنچنے سے پہلے) انہوں نے کہا اے اللہ یہ پیغام ہمارے نبی کریم ﷺ کو پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو ہم سے راضی ہوا۔ ایک آدمی نے انسؓ کے ماموں حرام کو پیچھے سے ایسا نیزہ مارا کہ اُن کے آرپار ہو گیا، اور وہ بولے قسم ربّ کعبہ کی میں کامیاب ہو گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے بھائی قتل ہو گئے اور انہوں نے قتل ہوتے وقت کہا اے اللہ ہمارے نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور ہم تجھ سے خوش ہوئے تو ہم سے خوش ہوا۔ (بخاری۔ مسلم)

میدان جہاد میں جنت کی خوشبو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میرے چچا انسؓ بن نضر بدر کی لڑائی میں موجود

نہ تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھا، اب اگر اللہ تعالیٰ مجھے مشرکین کے قتال کے وقت حاضر کردے گا تو اللہ تعالیٰ بھی دیکھے گا کہ میں کیا کروں گا۔ جب اُحد میں مقابلہ کا دن ہوا اور مسلمان تتر بتر ہوگئے تو انہوں نے کہا اے اللہ جو کچھ میرے ساتھیوں نے کیا میں اس سے معذرت کرتا ہوں اور جو کچھ مشرکین نے کیا اس سے بھی بری ہوں، ناگاہ سعد بن معاذؓ سامنے آگئے تو وہ بول اٹھے اے معاذؓ جنت، نضر کے رب کی قسم، میں جنت کی خوشبو اُحد کے اسی طرف سے پارہا ہوں۔ حضرت سعدؓ نے حضور ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ جو کام انہوں نے کیا وہ حقیقت میں مجھ سے نہ ہوتا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے کچھ اُوپر اَسّی نشان تلوار، نیزے اور تبر کے اپنے چچا کے بدن پر دیکھے اور ان کو مشرکوں نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا تھا کہ کوئی ان کو پہچان نہ سکتا تھا، ان کی بہن نے ان کی انگلی کے پور کے نشان سے ان کو پہچانا، انسؓ کہتے ہیں کہ یہ آیت اُتری ہے شاید وہ ایسے ہی مومنین کے بارے میں اُتری ہے۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَابَدَّلُوْا تَبْدِيْلاً، لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَاءَ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. (احزاب۔ع ۲)

مسلمانوں میں سے کچھ مرد ایسے بھی ہیں جنھوں نے اس عہد کو سچ کر دکھایا جو اللہ سے کیا تھا تو ان میں سے کوئی ایسا ہے کہ اپنا ذمہ ادا کرچکا اور کوئی منتظر ہے۔ اور انہوں نے ذرا سا بھی ردوبدل نہیں کیا تاکہ اللہ سچوں کو سچائی کی جزا دے اور منافقوں کو اللہ چاہے سزا دے یا ان کو توبہ کی توفیق بخشے، بیشک اللہ بخشش والا رحمت والا ہے۔

شہید کا گھر

حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کو دو شخص میرے پاس آئے (یعنی خواب میں) اور وہ مجھے ایک درخت پر چڑھا لے گئے اور پھر ایک گھر میں داخل کیا، وہ گھر اتنا بہتر تھا کہ اس سے بہتر میں نے کبھی نہیں دیکھا، پھر ان دونوں نے کہا یہ شہیدوں کا گھر ہے۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اُمّ الربیع بنت البراء جو حارثہ بن سُراقہ کی ماں تھیں، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا یارسول اللہ میرا بیٹا حارثہ بدر کی لڑائی میں مارا گیا، اب مجھے بتائیے کہ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اگر وہ دوسری جگہ ہے تو میں اس کو جی بھر کر رولوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے حارثہ کی ماں جنت میں بہت سے درجے ہیں اور تیرا بیٹا تو فردوس اعلیٰ میں پہنچ گیا۔ (بخاری)

شہید پر ملائکہ کا سایہ

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میرے باپ رسول اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں لائے گئے اور ان کی لاش ٹکڑے ٹکڑے تھی، وہ آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیے گئے میں نے ان کا چہرہ کھولنا چاہا، لوگوں نے مجھے روک دیا، نبی ﷺ نے فرمایا، فرشتے برابر اپنے بازو سے ان پر سایہ کر رہے ہیں۔ (بخاری۔مسلم)

شہادت کی سچی تمنا

حضرت سہلؓ بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے سچے دل کے ساتھ شہادت کا سوال کیا تو وہ شہیدوں کے مرتبے کو پہنچے گا، اگرچہ اپنے بستر ہی پر مرے۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سچے دل کے ساتھ شہادت طلب کی تو اس کی طلب پوری ہو گی چاہے وہ شہید نہ ہو۔ (مسلم)

شہادت کے وقت کی تکلیف

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہید کو شہادت کے وقت (یعنی تلوار کی مار سے) اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے چٹکی لینے سے ہوتی ہے۔ (ترمذی)

دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرنی چاہیے

حضرت عبد اللہؓ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی دشمن سے مقابلہ کے تیار ہوئے اور ان کا اتنی دیر انتظار کیا کہ زوال ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے

ہوئے ہوگئے اور فرمایا اے لوگو! دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرنا، اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے رہنا اور جب دشمن سے مقابلہ ہو تو پھر صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے پھر فرمایا "اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ ا لْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ" اے اللہ کتاب کے اتارنے والے، بادل کے دوڑانے والے، لشکر کو ہزیمت دینے والے، ان کو شکست دے اور ہماری مدد فرما۔ (بخاری۔مسلم)

قبولیت دُعا کا وقت

حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دو دعائیں پلٹائی نہیں جاتیں یا کم روکی جاتی ہیں، ایک اذان کے وقت، دوسری لڑائی کے وقت، جب کہ ایک دوسرے پر حملہ ہو رہا ہو۔ (ابوداؤد)

آنحضرت ﷺ کی دُعا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنگ کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔ "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ، بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ" ترجمہ: اے اللہ تو میرا قوتِ بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیری ہی مدد اور بھروسہ پر جنگ کرتا ہوں۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی قوم سے اندیشہ ہوتا تھا تو آپ ﷺ فرماتے تھے۔ "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ" ترجمہ:- اے اللہ ہم تجھ کو ان کے سامنے کرتے ہیں اور ان کے شرور سے پناہ مانگتے ہیں۔ (ابوداؤد)

جہاد کے گھوڑے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیاں قیامت تک کے لئے بھلائی سے بندھی ہیں۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت عروہؓ بارقی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیاں قیامت تک کے لئے بھلائی سے بندھی ہیں (یعنی اجر و غنیمت)۔ (بخاری۔ مسلم)

جہاد کی نیت سے گھوڑا پالنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے راستہ کے لئے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے گھوڑے رکھے تو اس گھوڑے کا کھاپی کر آسودہ اور سیر اب ہونا اور اس کا پاخانہ پیشاب قیامت کے دن اس شخص کے نیکی کے پلہ پر ہوگا۔ (بخاری)

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اونٹنی لئے ظاہر ہوا جس پر مہار پڑی ہوئی تھی۔ عرض کیا یا رسول اللہ یہ اللہ کے لئے ہے، آپ ﷺ نے فرمایا سات سو اونٹنیاں مہار پڑی ہوئی اس کے بدلے میں تم کو ملیں گی۔ (مسلم)

نشانہ بازی کی فضیلت

حضرت ابو حمادؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے منبر پر فرماتے سنا ہے "وَاَعِدُّوْ لَهُمْ مَّااسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ" ترجمہ: جو کچھ تمہارے پاس قوت ہو دشمن کے لئے تیار رکھو) سن لو قوت تیر اندازی ہے۔ سن لو قوت تیر اندازی ہے۔ سن لو قوت تیر اندازی (۱) ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو حمادؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عنقریب تمہارے لئے بہت سے ممالک فتح ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ تم کو بہت کچھ عطا فرمائے گا مگر دیکھو تیر اندازی کا کھیل نہ چھوڑنا۔ (مسلم)

حضرت ابو حمادؓ سے روایت ہے کہ جس نے تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دی وہ ہم سے نہیں ہے یا یہ فرمایا کہ اس نے میری نافرمانی کی۔ (مسلم)

---

(۱) حدیث شریف میں لفظ "رمی" ہے اس وقت اس سے مراد تیر اندازی وغیرہ تھی۔ اب قیامت تک جتنے نئے آلات اس کے لئے ایجاد ہوں گے سب اس میں شامل ہیں۔

حضرت ابو حمادؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ایک تیر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ بنانے والے کو جو اجر و ثواب کی خواہش میں بنائے، دوسرے تیر انداز کو، تیسرے وہ جو تیر اٹھا کر تیر انداز کو دے۔ پھر فرمایا کہ تیر اندازی اور شہ سواری کیا کرو اور مجھے تمہاری تیر اندازی شہ سواری سے زیادہ پسند ہے اور جس نے تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دیا اس نے ایک نعمت ٹھکرادی یعنی نعمت کی ناشکری کی۔ (ابو داؤد)

حضرت سلمہؓ بن الاکوعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے، آپ نے فرمایا اے اسماعیل کی اولاد خوب تیر اندازی کرو، تمہارے باپ تیر انداز تھے۔ (بخاری)

حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر چلائے اس کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ

حضرت ابو یحییٰ خُریم بن فاتکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں کچھ بھی خرچ کرے گا اس کیلئے سات سو سے اوپر نیکیاں لکھی جائیگی۔ (ترمذی)

جہاد کی حالت میں روزہ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی اللہ کا بندہ اللہ کی راہ میں (جہاد میں) ایک دن روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو ستر سال تک آگ سے دور رکھے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستہ میں (یعنی جہاد میں) ایک دن روزہ رکھا تو اللہ جل شانہ اس کے اور آگ کے درمیان ایک خندق کردے گا جس کا فرق آسمان و زمین کے برابر ہوگا۔ (ترمذی)

نہ جہاد نہ جہاد کی خواہش

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے زندگی بھر جنگ نہیں کی اور نہ جنگ کی خواہش کی تو اس کی موت نفاق کے ایک شعبہ پر ہوگی۔ (مسلم)

مجبور جہاد میں شریک ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ میں کچھ لوگ رہ گئے ہیں۔ ان کو مرض نے مجبور کر دیا نہ تم نے کوئی مسافت طے کی اور نہ کوئی وادی قطع کی مگر وہ تمہارے شریک ہیں۔

ایک روایت ہیں ہے کہ ان کو کسی عذر نے مجبور کر دیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اجر میں تمہارے شریک ہیں۔ (بخاری)

مقبول جہاد کی شرط

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کوئی شخص مالِ غنیمت کی ہوس میں جنگ کرتا ہے تو کوئی ناموری کے لئے، کوئی بہادر کہلانے کے شوق میں جنگ کرتا ہے تو کوئی حمیت کے لئے۔

ایک روایت میں ہے کہ کوئی غصہ میں آکر جنگ کرتا ہے تو ارشاد فرمایئے کو کون سی جنگ فی سبیل اللہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لئے جنگ کرتا ہے اس کی جنگ فی سبیل اللہ ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

جہاد کا پورا اجر

حضرت عبد اللہؓ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو فوج یا جماعت جہاد کرے اور پھر صحیح سالم مال غنیمت کے ساتھ پلٹ آئے تو اس نے جلدی دو تہائی مزدوری پالی اور جو فوج یا جماعت جہاد کرے پھر کچھ اس کے ساتھ نہ آئے اور وہ سب کام آجائیں تو ان کے لئے پورا پورا اجر ہے۔ (مسلم)

اس اُمت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا مجھ کو سیاحت کی اجازت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کی سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ (ابو داؤد)

واپسی روانگی سے کم نہیں

حضرت عبد اللہؓ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غزوہ سے واپس ہونے میں اتنا ہی اجر ہے جتنا کہ جانے میں۔ (ابو داؤد)

مجاہدین کا استقبال

حضرت سائبؓ بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے تشریف لا رہے تھے، لوگ آپ ﷺ کے استقبال کو گئے، میں بھی لڑکوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع پر آپ سے جاملا۔ (ابو داؤد)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ راوی نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرنے کو لڑکوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

تین باتیں

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نہ جہاد کیا نہ کسی غازی کے لئے سامان جنگ تیار کیا، نہ کسی غازی کی غیبت میں اس کے گھر والوں کی خیر و خبر لی تو اس کو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے کسی سخت تکلیف میں مبتلا کر دے گا۔ (ابو داؤد)

مال و جان اور زبان سے جہاد

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین سے اپنے مالوں، جانوں اور اپنی زبانوں(۱) سے جہاد کرو۔ (ابو داؤد)

---

(۱) اس میں تقریر و تحریر دونوں شامل ہیں۔

اوّل وقت یا زوال کے بعد جنگ

حضرت نعمانؓ بن مقرن کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اوّل وقت جنگ نہ فرماتے تو پھر لڑائی میں اتنی تاخیر فرماتے کہ زوال ہو جاتا اور ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد نازل ہوتی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن کا سامنا ہونے کی آرزو نہ کرو اور جب سامنا ہو جائے تو صبر کرو۔ (بخاری)

لڑائی ایک دھوکہ ہے

حضرت ابوہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑائی ایک دھوکہ ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

شہادت کی مختلف شکلیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ آدمیوں کو شہادت کا درجہ حاصل ہوگا۔ طاعون سے مرنے والا، ہیضہ سے مرنے والا، ڈوب کے مرنے والا، دب کے مرنے والا، اور جو اللہ کے راستہ میں مارا جائے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ شہید کس کو کہتے ہو۔ انہوں نے کہا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ فرمایا اس صورت میں تو میری امت میں شہید بہت تھوڑے ہوں گے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کون کون شہید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے، جو اللہ کے راستہ میں مر جائے وہ شہید ہے، جو طاعون میں مر جائے وہ شہید ہے، جو ہیضہ میں مرے وہ شہید ہے، جو ڈوب کر مرے وہ شہید ہے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو الاعور سعید بن زید بن عمرو بن نُفَیل سے روایت ہے (یہ عشرۂ مبشرہ میں سے تھے) کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو اپنے مال کی وجہ سے مارا جائے، وہ شہید ہے اور جو اپنا خون یعنی اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے دین کی وجہ سے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ مجھے بتایئے کہ اگر کوئی میرا مال لینا چاہے تو میں کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہ دو۔ عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑے، فرمایا تم بھی لڑو، عرض کیا اگر وہ مجھے قتل کردے۔ فرمایا تم شہید ہو گے۔ اس نے کہا اگر میں اس کو قتل کردوں فرمایا وہ دوزخ میں ہوگا۔ (مسلم)

آزاد کرنے کی فضیلت

آیت

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ، فَكُّ رَقَبَةٍ. (البلد۔ع۱)

سو وہ داخل نہ ہوا گھاٹی میں، اور تم کو خبر بھی ہے کہ گھاٹی کیا ہے، وہ گردن کا آزاد کرنا ہے۔

احادیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کردیا تو اللہ تعالیٰ آزاد شدہ کے ہر عضو کے بدلہ آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو آگ سے آزاد کرے گا حتیٰ کہ اس کی شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کون سے اعمال افضل ہیں فرمایا اللہ پر ایمان، اس کے راستہ میں جہاد، میں نے عرض کیا کونسی گردن کا آزاد کرنا افضل ہے فرمایا جو اپنے مالک کے نزدیک بیش قیمت ہو۔ (بخاری۔مسلم)

احسان کی فضیلت

آیت

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتَامٰی وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ. (نساء۔ع ٦)

اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ ماں باپ کے ساتھ سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور پاس والے پڑوسی اور دور رہنے والے پڑوسی اور دوستوں، رفیقوں اور مسافروں کے ساتھ اور جو تمہارے ماتحت ہوں انکے ساتھ بھی سلوک کرو۔

احادیث

غلام کے ساتھ مساوات

حضرت مَعْرور بن سُوید سے روایت ہے کہ میں نے ابو ذرؓ کو دیکھا جس طرح کا لباس آپ پہنے ہیں ویسا ہی ان کا غلام پہنے ہے، میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا میں نے حضور ﷺ کے زمانے میں ایک شخص کو گالیاں دیں یعنی ماں کی گالی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذرؓ تم نے اس کی ماں کو عیب لگایا۔ تم میں ابھی جاہلیت کی بو باقی ہے۔ یہ تمہارے بھائی ہیں تمہارے خدمتگار، اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے تحت کر دیا ہے۔ جب تمہارے بھائی تمہارے دست نگر ہو جائیں تو تم کو چاہئے کہ جو تم کھاؤ وہی کھلاؤ اور جو پہنو وہی پہناؤ۔ ان کو ایسے کام کی تکلیف نہ دو جو ان کی طاقت سے باہر ہو، اگر تم ان پر ایسا بوجھ رکھو تو پھر ان کی مدد بھی کرو۔ (بخاری۔ مسلم)

باورچی کی خاطر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارا خادم کھانا لے کر آئے تو تم اس کو بھی اپنے ساتھ بٹھا لو، اور اگر اپنے ساتھ نہ بٹھاؤ تو پھر ایک لقمے یا دو لقمے دے دو، اسلئے کہ اس نے پکانے کا تکان اور آگ کی گرمی سہی ہے۔ (بخاری)

اُس غلام کی فضیلت جو اللہ کا اور اپنے آقا کا حق ادا کرے

دُہرا اجر

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اس کو دونا اجر ملے گا۔
(بخاری۔مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیر خواہی کرنے والے غلام کو دُہرا اجر ملے گا۔قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے، اگر جہاد اور حج نہ ہوتا اور ماں کے ساتھ حسن سلوک، تو میں چاہتا کہ غلامی کی موت مروں۔
(بخاری۔مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو غلام اپنے پروردگار کی عبادت بھی خوب اچھی طرح کرے اور اپنے مالک کا حق، خیر خواہی فرمانبرداری جو اس پر لازم ہے ادا کرے تو اس کو دُہرا اجر ملے گا۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تین آدمی ہیں جن کو دُہرا اجر ملے گا۔ایک وہ شخص جو اہل کتاب ہے، یعنی یہودی یا نصرانی وہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد (ﷺ) پر بھی۔دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا

اور مالکوں کا حق بھی ادا کیا، تیسرا وہ مرد جس کے پاس ایک لونڈی ہے اس نے اس کو خوب ادب سکھایا اور بہترین طریقہ سے تعلیم و تربیت کی، پھر اس کو آزاد کیا اور پھر اسی سے شادی کرلی۔ (بخاری۔ مسلم)

ایسی عبادت کی فضیلت جو فتنہ و فساد کے زمانے میں ہو

حضرت مَعقِل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتنہ و فساد کے زمانہ میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کر کے آنے کے مثل ہے۔ (مسلم)

لین دین اور قرض ادھار میں نرمی کرنے کی فضیلت

آیات

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ. (بقرہ۔ع ۲۶)	اور جو تم بھلائی کرو گے اللہ اس سے خوب واقف ہے۔
وَيٰقَوْمِ اَوْفُوْا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوْا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ. (ہود۔ع ۸)	اے قوم ناپ تول انصاف سے کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔
وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ، وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ، اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ، يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. (تطفیف۔ع ۱)	ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی خرابی ہے جو لوگوں سے ناپ کر پورا لیتے ہیں اور دوسروں کو کم دیتے ہیں کیا ان کو اس کا خیال نہیں کہ وہ ایک بڑے دن میں اٹھائے جائیں گے جس دن تمام آدمی اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

احادیث

سب سے بہتر وہی جو قرض اچھی طرح ادا کرے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا ایک قرض دار آیا اور اپنے قرض کا سخت مطالبہ کیا۔ صحابہ کرامؓ نے اس کے مارنے کا ارادہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو قرض دینے والے کو سب کچھ کہنے کا حق ہے، اب بہتر یہ ہے کہ جس طرح کا جانور اس سے لیا ہے اسی طرح کا دو۔ وہ بولے ویسا تو نہیں ہے اس سے بہتر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا وہی دے دو۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔ (بخاری مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت کے وقت اور مطالبہ کرنے میں نرمی سے کام لے۔ (بخاری)

قیامت کی تکلیفوں سے نجات

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے تو اس کو چاہئے کہ محتاج قرض دار کو مہلت دے۔ قرض مانگنے میں جلدی نہ کرے اور یا تو سارا قرض چھوڑ دے یا تھوڑا بہت معاف کر دے۔ (مسلم)

مقروض سے مطالبہ کرنے میں نرمی و تساہلی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے کارندہ سے کہتا تھا کہ جب تم نادار مقروض سے مطالبہ کرنا تو اس کو در گذر کرنا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے بھی در گذر فرمائے۔ چنانچہ جب وہ شخص اپنے پروردگار سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی در گذر فرمایا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگلی امتوں میں ایک شخص کا حساب لیا گیا تو اس کی کوئی نیکی نہ ملی، سوائے اس کے کہ وہ دولت مند

تھا، لوگوں سے لین دین کا معاملہ کرتا تھا اور اپنے غلاموں سے کہتا تھا کہ تنگ دست نادار سے درگذر کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس شخص سے زیادہ درگذر کرنے والا ہوں پھر اس سے درگذر فرمایا۔ (مسلم)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کا ایک بندہ جس کو اللہ نے مال سے سرفراز فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر کیا گیا (یعنی قبر میں یا حشر کے دن) اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ تو نے دنیا میں کیا عمل کئے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا" (ترجمہ: اللہ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے) وہ بندہ عرض کرے گا کہ تو نے مجھ کو مال عطا فرمایا تو میں لوگوں سے خرید و فروخت کے وقت نرمی اور سخاوت سے کام لیتا تھا، میں مال دار سے آسانی کا برتاؤ کرتا تھا اور نادار کو مہلت دیتا تھا۔ اللہ نے فرمایا میں تجھ سے زیادہ درگذر کا حق رکھتا ہوں، پھر فرمائے گا میرے بندے کو درگذر کرو۔ عقبہ بن عامرؓ اور ابو مسعود انصاریؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔ (مسلم)

مقروض سے رعایت کرنے والا عرشِ الٰہی کے سایہ میں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نادار کو مہلت دی یا قرض میں کمی کر دی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (ترمذی)

قرض کے ادا کرنے کے لئے وقت کچھ زیادہ دینا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے ایک اونٹ (غلہ یا کھجور) مول لیا، پھر مجھے تول کر دیا اور جھکا کر تولا۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو صفوان سوید بن قیسؓ سے روایت ہے کہ میں اور مَخرمہ عبدی ہَجر سے (کسی مقام کا نام) کپڑا لائے۔ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک پائجامہ ہم سے خریدا، میرے پاس ایک وزن کرنے والا تھا جو مزدوری لے کر وزن کرتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا تولو اور جھکتا ہوا تولو۔ (ابو داؤد۔ترمذی)

علم کی فضیلت

آیات

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا. (طٰہٰ۔ع ٦)	کہہ دو اے ہمارے پروردگار ہم کو اور زیادہ علم عطا فرما۔
قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَایَعْلَمُوْنَ. (زمر۔ع ١)	کہہ دو کہیں عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟
یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ. (مجادلہ۔ع ٢)	اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درجے بلند کرے گا جو ایمان لائے اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے۔
اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا. (فاطر۔ع ٤)	اللہ کے بندوں میں علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

احادیث

دین کی سمجھ فضل خداوندی کی علامت ہے

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دو آدمیوں کے حال پر رشک کرنا ٹھیک ہے۔ ایک اس شخص پر جسکو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور حق کے ساتھ خرچ کرنے کی توفیق اور سلیقہ بھی دیا اور دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو علم دیا ہے وہ اس علم کے مطابق لوگوں میں فیصلہ کرتا ہے اور سکھاتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

دین میں سمجھ حاصل کرنے والوں کی مثال

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس

علم وہدایت کے ساتھ میں آیا ہوں اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش، کہ زمین کے ایک حصہ پر بارش ہوئی، وہ حصہ اچھا ہے جس نے پانی کو جذب کر لیا، وہ سرسبز ہو گئی۔ خوب کلے پھوٹے، گھاس اُگی، اور اسی میں دوسرا ٹکڑا تھا جو سخت تھا، اس نے پانی کو روک لیا جس سے تالاب اور جھیل بنے تو اس پانی سے اللہ تعالیٰ نے خوب فائدہ پہنچایا، لوگوں نے اس سے پانی پیا، جانوروں کو پلایا، کھیتی سیراب کی اور ایک ٹکڑا جو چٹیل میدان ہے کہ پانی جذب کرنے اور روکنے کی اس میں صلاحیت ہی نہیں، نہ اس نے پانی کو روکا نہ چارہ جما تو پہلے حصہ کی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے دین میں سمجھ حاصل کی اور اس علم وہدایت سے جو میں لایا ہوں خوب نفع اٹھایا، سیکھا اور سکھایا اور آخر الذکر حصہ کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے میری لائی ہوئے ہدایت کو سن کر قبول کرنا کیا سر بھی نہ اٹھایا۔ (بخاری۔مسلم)

ایک آدمی کی ہدایت بھی دولت بے بہا ہے

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں (۱) سے بہتر ہے۔ (بخاری۔مسلم)

تبلیغ کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا قول لوگوں کو پہونچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے سنی ہوئی روایت بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اس نے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالیا۔ (بخاری۔مسلم)

علم کے لئے قدم اٹھانے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں کوئی راستہ اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔ (مسلم)

---

(۱) سرخ اونٹ کمیاب تھے اور عرب میں ان کی بڑی قیمت لگتی تھی۔

معلم و مبلغ کا ثواب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس نے کسی کو ہدایت کی طرف بُلایا تو ہدایت کرنے والے کو ہدایت پانے والے کے برابر ثواب ملے گا اور ہدایت یافتہ کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو گی۔ (مسلم)

صدقۂ جاریہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے مرتے ہی اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں لیکن تین چیزیں باقی رہتی ہیں ایک تو وہ خیرات اور صدقہ جس کا فائدہ جاری رہے، دوسرے وہ علم جس سے مخلوق کو فائدہ پہنچے، تیسرے اولاد صالح جو والدین کے لئے دعائے خیر کرے۔ (مسلم)

عالم و طالب علم کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ سوائے اللہ کے ذکر اور اس کے متعلقات (۱) کے اور عالم اور طلب علم میں مشغول شخص کے دنیا اور دنیا کی ہر چیز خدا کی رحمت سے دور ہے۔ (ترمذی)

علم کی طلب میں نکلنا راہِ خدا میں نکلنے کے برابر ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص علم دین حاصل کرنے کی غرض سے گھر سے نکلے تو جب تک وہ گھر واپس نہ ہو گا اس کا یہ زمانہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شمار ہو گا۔ (ترمذی)

علم سے سیری نہیں

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن بھلائی سے (یعنی علم سے) کبھی سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کی انتہا جنت ہوتی ہے۔ (ترمذی)

---

(۱) جو کام خدا کی خوشی اور ثواب کی نیت سے کیا جائے وہ بھی ذکر میں شامل ہے۔

معلم کے لئے دُعائیں

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنی پر، پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، اور آسمان وزمین والے، حتی کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں، مچھلیاں پانی میں، بھلائی کی تعلیم دینے والوں (یعنی علم دین سکھانے والوں) کے ئے دعائیں کرتی ہیں۔ (ترمذی)

طالب علم کا اعزاز

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے علم کی تلاش میں سفر کیا اس پر اللہ تعالیٰ جنت کا راستہ آسان فرمائے گا اور فرشتے علم دین کے طالب پر خوش ہو کر بازو بچھادیتے ہیں اور جو آسمان وزمین میں ہے حتی کہ مچھلیاں پانی میں عالم کے لئے دعائیں کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کو تمام ستاروں پر اور علماء، انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور انبیاء کسی کو دینار اور درہم کا وارث نہیں بناتے بلکہ علم کا وارث بناتے ہیں، پس جس نے علم حاصل کیا تو اس نے اپنی خوش قسمتی سے پورا حصہ حاصل کرلیا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

مبلغ کے لئے آنحضرت ﷺ کی دعا

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز کرے جو میری بات من وعن پہنچادے، شاید سننے والا، زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔

(ترمذی)

دین کی بات نہ بتانے والے کی سزا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے دین کی کسی بات کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے نہیں بتایا تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

دُنیا کے لئے علم دین حاصل کرنے کی سزا

حضرت ابو ہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے وہ علم جس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے اُس کو دنیا کے کسی فائدہ کے لئے سیکھا تو قیامت کے دن وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔ (ابوداوٗد)

علم کس طرح اُٹھے گا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طور سے نہیں اٹھاتا کہ لوگوں کے دلوں سے دور کردے بلکہ علماء کو اٹھا لیتا ہے، اور علماء کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ کوئی عالم نہ رہ جائے گا۔ لوگ جاہلوں کو سردار بنائیں گے ان سے مسائل پوچھے جائیں گے وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (بخاری۔ مسلم)

شکر کی فضیلت

آیات

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْالِیْ وَلَاتَكْفُرُوْنَ. (بقر۔ع ۱۸)	پس تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا اور میرا شکر کرو ناشکری نہ کرو۔
وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم۔ع ۲)	اگر تم شکر کرو گے تو میں تم کو اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ. (بنی اسرائیل۔ت ۱)	کہہ دو سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔
وَاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. (یونس۔ع ۱)	اور ان کی آخری بات یہ ہوگی کہ سب تعریف اللہ کو جو تمام جہان کا پالنے والا ہے۔

احادیث

حضرت جبریلؑ کا شکر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا معراج کی رات میں مجھ کو دو بھرے ہوئے پیالے دیئے گئے، ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ۔ میں نے دونوں پر نظر ڈالی، پھر دودھ لے لیا، جبریلؑ نے کہا سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت کی، اگر آپ شراب لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ (مسلم)

بغیر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے کام ادھورا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی اہم کام کے شروع میں الحمد للہ نہ کہے گا تو کام ادھورا رہ جائے گا۔ (ابوداؤد)

بیت الحمد

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے کسی بندہ کے لڑکے کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے تم نے میرے بندہ کے فرزند کی روح قبض کر لی فرشتے عرض کرتے ہیں ہاں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تم نے میرے بندہ کے لختِ جگر کی روح قبض کر لی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت میرے بندہ نے کیا کہا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے تیری تعریف کی اور "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" کہا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ (ترمذی)

کھانے پینے پر اللہ کا شکر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ سے خوش ہوتا ہے جو کھانا کھاتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے، پانی پیتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ (مسلم)

درود کی فضیلت

آیت

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ، یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (احزاب۔ ع۷)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجو۔

احادیث

ایک بار درود کے بدلے میں دس رحمتیں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (مسلم)

درود کی کثرت آنحضرت ﷺ کے قرب کا ذریعہ ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت میں وہ لوگ مجھ سے زیادہ قریب ہوں گے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجیں گے۔ (ترمذی)

جمعہ کے دن درود کی کثرت

حضرت اوسؓ بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کا دن سب دنوں سے زیادہ افضل ہے تو جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ تمہارا بھیجا ہوا درود مجھ کو پیش کیا جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا درود آپ پر کس طرح پیش ہوگا آپ کا جسم مبارک تو بوسیدہ ہو چکا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام کئے ہیں۔ (ابوداؤد)

نام سن کر درود نہ بھیجنے والے کے لئے وعید

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی ناک

خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری قبر کو میلہ نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو وہ مجھ کو پہنچ جائیں گے چاہے تم کہیں بھی ہو۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ کو سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پر پلٹاتا ہے حتی کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابو داؤد)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

دُعا کے آداب

حضرت فضالۃ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دعا مانگتے سنا کہ نہ اس نے اللہ کی تعریف کی نہ نبی ﷺ پر درود بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص نے جلدی کی، پھر آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور اس سے فرمایا یا کسی اور سے کہ جب نماز فارغ ہو جاؤ تو پہلے اللہ کی تعریف کرو پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر جو چاہو دعا کرو۔ (ابو داؤد)

درود کے افضل الفاظ

حضرت ابو محمد کعبؓ بن عُجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا۔ سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہو گیا اب یہ ارشاد فرمایئے کہ درود کیسے بھیجیں آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح کہو "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے کہ ہم سعدؓ بن عُبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضور ﷺ تشریف لائے بشیرؓ بن سعد نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ نے ہم کو

درود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے تو ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں۔ آپ ﷺ یہ سن کر خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا اے کاش انہوں نے (یعنی بشیر نے) ایسا سوال نہ کیا ہوتا تو اچھا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ" اور فرمایا سلام تو تم جانتے ہی ہو۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو حُمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ".

(بخاری۔مسلم)

ذکر کی فضیلت

آیات

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (عنکبوت ع ٥)

اور اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے۔

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ. (بقر۔ع ١٨)

تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَاتَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ. (اعراف۔ع ٢٤)

اپنے رب کو اپنے جی میں یاد کرو گڑگڑاتے ہوئے ڈرتے ہوئے اور دھیمی آواز سے صبح وشام اور نہ ہو غافلوں میں سے۔

وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (جمعہ ع ٢)

اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ، وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ، أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيْمًا (احزاب۔ع ٥)

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومنہ عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچے مرد اور سچی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں۔ بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنیوالی عورتیں اللہ نے ان سب کیلئے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّأَصِيْلاً.

اے ایمان والو! اللہ کو بکثرت یاد کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح پڑھو۔

احادیث

محبوب کلمے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر تو ہلکے پھلکے ہیں اور میزان میں بہت بھاری ہوں گے اور رحمٰن کو بہت پیارے ہیں وہ یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور وَاللّٰہُ اَکْبَرْ کہنا مجھے ان تمام چیزوں سے محبوب ہے جن پر سورج نکلتا ہے (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دن میں ایک سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھ لیا۔ اس کو دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ سو برائیاں مٹائی جائیں گی اور اس دن وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی اس سے افضل چیز نہیں لا سکتا مگر وہی جو اس سے زیادہ کرے اور فرمایا جس نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دن میں ایک سو مرتبہ پڑھ لیا تو اس کی خطائیں اگر سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں گی تو معاف ہو جائیں گی۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دس بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھ لیا تو وہ اس شخص کے برابر ہوگا جس نے چار غلام حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں سے آزاد کئے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اقدس ﷺ نے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ کا سب سے محبوب کلام سکھا دوں جو اللہ کو بے حد محبوب ہے، وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ہے۔ (مسلم)

حضرت ابومالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وضو کرنا

نصف ایمان ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میزان کو بھر دیتا ہے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ آسمان وزمین کے درمیان کو بھر دیتے ہیں (مسلم)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ مجھ کو کوئی کلام ارشاد فرمایئے جس کو میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. پڑھ لیا کرو۔ دیہاتی نے عرض کیا یہ میرے پروردگار کے لئے ہے۔ کچھ میرے لئے ارشاد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ. (مسلم)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ جب نماز سے فارغ ہو چکتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے اور یہ کلمات کہتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. اَوزاعی اس حدیث کے راوی ہیں۔ اُن سے لوگوں نے پوچھا کہ حضورؐ کون سا استغفار پڑھتے تھے کہا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. (مسلم)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب نماز اور سلام سے فراغت پاتے تو زبانِ مبارک سے ارشاد فرماتے لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (بخاری۔مسلم)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ وہ (یعنی عبداللہ بن زبیر) ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ کلمات کہتے تھے. لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ٥ وَلَاحَولَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَلَانَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ٥ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کہتے تھے کہ حضور ﷺ ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے (مسلم)

فقراء کس طرح اُمراء سے بڑھ سکتے ہیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فقراء مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ مالدار لوگ بلند درجے اور ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں میں ہم سے بڑھ گئے ہیں، نماز ہم بھی پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، اور روزے میں بھی ہم اُن کے برابر ہیں لیکن ان کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ اپنے مال کی وجہ سے حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز نہ بتادوں کہ تم پہلوں کے برابر ہو جاؤ اور پچھلوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم سے افضل کوئی نہ ہو گا جب تک کہ وہی عمل نہ کرے گا؟ عرض کیا ہاں! آپ ارشاد فرمائیے، آپ نے فرمایا ہر نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار تسبیح، تحمید اور تکبیر کہہ لیا کرو۔ ابو صالح راوی کہتے ہیں کہ جب ابوہریرہؓ سے ان کلمات کی کیفیت پوچھی گئی تو انھوں نے کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

(بخاری۔ مسلم)

مسلم ایک روایت میں ہے کہ کچھ دن کے بعد فقراء مہاجرین پھر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ہمارے مالدار بھائیوں کو معلوم ہو گیا اور وہ بھی وہی کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر چاہتا ہے کرتا ہے۔

فرائض کے بعد کا ذکر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہر نماز (یعنی فرض) کے بعد تینتیس تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ٥ پڑھ کر سو پورے کردے تو اگر سمندر کے جھاگ کے برابر بھی اس نے خطائیں کی ہیں تو معاف ہو جائیں گی۔ (مسلم)

حضرت کعبؓ بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے ہر نماز فرض کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

تینتیس بار اور اَللّٰهُ اَكْبَر چونتیس بار پڑھ لیا۔ (مسلم)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز فرض کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلیٰ اَرْذَلِ الْعُمْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ : اے اللہ میں بزدلی اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں کہ نکمی عمر کی طرف پلٹادیا جاؤں اور دنیا کے فتنہ اور قبر کے فتنوں سے پناہ چاہتا ہوں۔ (بخاری)

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ خدا کی قسم مجھے تم سے محبت ہے۔ پھر فرمایا اے معاذ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے پیچھے ان کلمات کو کہنا اور کبھی نہ چھوڑنا۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلیٰ ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار ہماری مدد فرما اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر (ابو داؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تشہد پڑھ چکا تو اللہ تعالیٰ سے ان چار چیزوں سے پناہ مانگو۔ کہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ (مسلم)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو تشہد اور سلام کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَااَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ ترجمہ : اے اللہ میری اگلی اور پچھلی ظاہر و پوشیدہ خطاؤں کو معاف فرما اور جو میں نے زیادتی کی ہے جس کو تو میری بنسبت زیادہ جانتا ہے اور تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں (مسلم)

رکوع اور سجود کے اذکار

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدہ میں یہ کلمات کثرت سے کہتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ.

ترجمہ : تو پاک ہے اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کے ساتھ اے اللہ مجھ کو بخش دے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجود میں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ کہا کرتے تھے یعنی پاک اور بہت پاک ہے پروردگار فرشتوں کا اور روح (اور جبریلؑ) کا۔ (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دعائیں مانگو، یقین ہے کہ تمہاری دعائیں قبول ہو جائیں۔ (مسلم)

سجدہ میں آپ کی دُعائیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے پروردگار سے بہت ہی قریب ہوتا ہے۔ پس سجدے میں دعائیں مانگا کرو۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدے میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ

ترجمہ : اے اللہ میرے چھوٹے بڑے، اگلے پچھلے، ظاہر و پوشیدہ تمام گناہوں کو بخش دے۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا تو میں تلاش کرنے لگی، ناگاہ کیا دیکھا کہ آپ رکوع یا سجدے میں ہیں اور یہ فرما رہے ہیں سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

اور ایک روایت میں ہے کہ میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑا آپ سجدے میں

تھے آپ کے دونوں قدم کھڑے ہوئے تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے اَللّٰھُمّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَااُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

ترجمہ :اے اللہ میں تیری رضامندی کے ساتھ تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری عافیت کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری تعریف کا شمار نہیں کر سکتا۔ بس تو نے جیسی اپنی ذات کی تعریف کی ہے ویسا ہی ہے۔ (مسلم)

دن میں ہزار نیکیاں

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا کہ کیا کوئی دن میں ایک ہزار نیکی کمانے سے عاجز ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا دن بھر میں ایک ہزار نیکی کون کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ سو بار پڑھ لینے سے ایک ہزار نیکیاں حاصل ہو جائیں گی یا ہزار گناہ اس سے مٹا دیئے جائیں گے۔ (مسلم)

بدن کا صدقہ

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر صبح کو تمہارے ہر جوڑ پر تمہارے لئے صدقہ لازم ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ صدقہ ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صدقہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صدقہ ہے اور اَللّٰهُ اَكْبَر کہنا صدقہ ہے اور نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کے بدلہ میں چاشت کی صرف دو رکعتیں کافی ہیں۔ (مسلم)

چار وزنی کلمے

حضرت ام المومنین جویریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے اور چاشت کے بعد تشریف لائے تو مجھے اسی طرح اور اسی جگہ بیٹھے ہوئے پایا جہاں چھوڑ گئے تھے۔ فرمایا تم برابر اسی طرح بیٹھی ہو جیسے میں

چھوڑ گیا تھا انھوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا میں نے اتنی دیر میں چار کلمات تین تین بار کہے ہیں۔ اگر وہ تمہارے اس وقت کے ذکر سے تولے جائیں تو ان کا وزن زیادہ ہو۔ وہ چار کلمے یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ (مسلم)

اور ایک روایت میں یہ کلمات آتے ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضَا نَفْسِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ فرمایا کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھادوں جو تم پڑھا کرو، پھر فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضَا نَفْسِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ اسی طرح ہر کلمہ کو تین تین بار کہنے کو بتلایا۔

اللہ کا ذکر نہ کرنیوالا مردہ ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کا ذکر کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کی مثال زندہ اور مردے کی سی ہے۔ (بخاری)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا اس کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

تنہائی اور مجمع کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھے اور جب بندہ مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھ کو اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو ایسے مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہیں (یعنی فرشتوں کے مجمع میں)۔

(بخاری۔ مسلم)

سبقت لے جانے والے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مفرد لوگ بڑھ

گئے۔ لوگوں نے عرض کیا مفرد کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔ (مسلم)

افضل الذکر

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے افضل ذکر لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے (ترمذی)

ذکر سے رطب اللسان

حضرت عبداللہؓ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے احکام (یعنی نوافل وغیرہ) تو بہت ہیں آپ کوئی ایسی بات ارشاد فرمایئے جس پر میں ہمیشہ مداومت کرتا رہوں۔ آپ نے فرمایا تمھاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے (ترمذی)

جنت کے درخت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہہ دیا اس کیلئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں معراج کی رات حضرت ابراہیمؑ سے ملا۔ انھوں نے مجھ سے کہا اے محمد اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے اور پانی شیریں ہے اور وہ ایک چٹیل میدان ہے درختوں سے خالی اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا اس میں درخت لگانا ہے (یعنی ہر کلمہ کے پڑھنے سے ایک درخت لگتا ہے جتنی زیادہ پڑھے گا اتنے ہی درخت لگیں گے) (ترمذی)

افضل اعمال

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو تمہارے عملوں میں سے بہتر عمل نہ بتادوں جو اللہ کے نزدیک پاکیزہ تر اور تمہارے

درجے بہت بلند کرنے والا اور تمہارے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر بلکہ اس سے بہتر بلکہ اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمنوں سے مقابلہ کرو وہ تمہاری گردن ماریں تم ان کی گردن مارو۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ارشاد فرمایئے آپ نے فرمایا وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔ (ترمذی)

چند اذکار

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس آئے وہ کھجور کی گٹھلیوں پر یا کنکریوں پر تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا میں اس سے بہتر چیز تم کو بتاؤں سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِي الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَابَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذَالِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذَالِكَ، وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذَالِكَ، وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذَالِكَ.

ترجمہ: اللہ پاک ہے اس چیز کی گنتی کے ساتھ جو آسمان میں پیدا کی، اور اللہ پاک ہے اس چیز کی گنتی کے ساتھ جو زمین میں پیدا کی اور اللہ پاک ہے اس کی گنتی کے ساتھ جو زمین و آسمان کے درمیان ہے اور پاک ہے اللہ اس چیز کی گنتی کے مطابق جس کو اس نے پیدا کیا اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ اسی کی مانند وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اسی کے مانند لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اسی کے مانند لَاحَوْلَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اسی کے مثل۔ (ترمذی)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی خبر دے دوں؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایئے آپ نے فرمایا وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (بخاری۔ مسلم)

کھڑے بیٹھے اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

آیت

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ، الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا، سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِo (عمران۔ع۲۹)

آسمان وزمین کی بناوٹ اور رات دن کی آمدوشد میں عقلمندوں کے لئے بہتری نشانیاں ہیں جو اللہ کو کھڑے بیٹھے سوتے جاگتے یاد کرتے ہیں اور آسمان وزمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ان چیزوں کو بیکار پیدا نہیں کیا، پاک ہے تو اے ہمارے پروردگار ہم کو آگ کے عذاب سے بچالے

احادیث

ہمہ وقت ذکر الٰہی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت(۱) اللہ کو یاد کرتے تھے۔ (مسلم)

صحبت کے وقت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ کلمات کہے۔ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا۔

---

(۱) یعنی ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے تھے خواہ بے وضو ہوں یا باوضو یا جنبی ہوتے، مگر حالت جنب میں قرآن نہ پڑھتے تھے اور ذکر پاخانہ اور غسل میں نہ کرتے تھے۔

ترجمہ: (اے اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور ہماری اولاد کی بھی شیطان سے حفاظت فرما) تو جو لڑکا یا لڑکی ہو گی۔ اس کو شیطان نقصان نہیں پہنچا پائے گا۔ (بخاری۔مسلم)

سوتے وقت اور بیدار ہونے پر

حضرت حذیفہؓ سے اور حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف رکھتے تھے تو یہ فرماتے تھے بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوْتُ وَأَحْيَا.

ترجمہ: اے اللہ تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں۔ اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَااَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

ترجمہ: اس اللہ کی تعریف جس نے ہم کو مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ (بخاری)

حلقہ باندھ کر ذکر کرنے کی فضیلت کا بیان

آیت

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَاتَعْدُ عَیْنَاكَ عَنْهُمْ ٥
(کہف۔ع ۴)

ان لوگوں کے ساتھ اپنے آپ کو تھام لو جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اس کی رضامندی چاہتے ہیں ان سے تمھاری آنکھیں نہ بھرنے پائیں۔

احادیث

ذِکر کی مجالس سے متعلق فرشتوں کا مکالمہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اہلِ ذکر کی مجلسوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور جب ایسی مجلس پا جاتے ہیں تو اپنے ساتھیوں کو آواز دیتے ہیں هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ ٥ یعنی یہاں آؤ یہاں آؤ جس کی تلاش تھی وہ

یہاں موجود ہے پس فرشتے چاروں طرف سے سمٹ کر آجاتے ہیں اور اپنے پروں سے اہلِ مجلس کو ڈھانپ لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک چھا جاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ سے سوال(۱) فرماتا ہے، اے فرشتو! تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟

فرشتے : پروردگار آپ کی تسبیح، تکبیر، تحمید و تمجید میں مشغول تھے۔

اللہ تعالیٰ : کیا میرے بندوں نے مجھ کو دیکھا ہے جو میری تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

فرشتے : نہیں پروردگار انھوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔

اللہ تعالیٰ : اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا کریں۔

فرشتے : پروردگار اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو شدت سے آپ کی عبادت کریں۔ اور اپنا پورا وقت آپ ہی کی تعریف تسبیح و تہلیل، تکبیر و تحمید میں گزار دیں۔

اللہ تعالیٰ : اچھا تو یہ بتاؤ وہ مجھ سے سوال کس چیز کا کرتے ہیں؟

فرشتے : پروردگار وہ آپ سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ : کیا میرے بندوں نے جنت دیکھی ہے؟

فرشتے : آپ ہی کی قسم اے رب انھوں نے جنت نہیں دیکھی۔

اللہ تعالیٰ : اگر میرے بندے جنت دیکھ لیں تو کیا کریں؟

فرشتے : پروردگار اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ہمارا خیال ہے کہ ان کو جنت کی حرص و طلب پیدا ہو جائے اور اس کی خواہش میں بیخود ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ : اور وہ پناہ کس چیز سے مانگتے ہیں؟

فرشتے : پروردگار وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ : کیا انھوں نے اس کو دیکھا ہے؟

فرشتے : اے رب آپ ہی کی قسم انھوں نے دوزخ نہیں دیکھی؟

اللہ تعالیٰ: اگر وہ دوزخ دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟

فرشتے : پروردگار اگر وہ دوزخ دیکھ لیں تو اس کے تصور سے کانپ جائیں اور اس

---

(۱) حالانکہ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے لیکن اپنے بندوں کی شانِ بندگی اپنے فرشتوں کی زبان سے سننا چاہتا ہے۔

سے دور رہنے کی بیحد کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ : اے فرشتو تم گواہ رہنا کہ میں نے ان کو بخش دیا۔

فرشتے : اے پروردگار ان میں تو ایک شخص ایسا بھی ہے جو ان کا ہمنشیں نہیں ہے بلکہ اس کو دنیا کی کوئی غرض ان تک لائی تھی۔

اللہ تعالیٰ : میرے ان بندوں (۱) کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہو سکتا (بخاری۔ مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا، فرشتے اہلِ ذکر کی مجلس کی تلاش میں رہتے ہیں اور جہاں کہیں ان کا پتہ لگ جاتا ہے تو ان کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور ان پر اپنے پر پھیلا دیتے ہیں اور اس قدر فرشتے جمع ہو جاتے ہیں کہ زمین و آسمان کا بیچ کا سارا حصہ ان سے بھر جاتا ہے۔ پھر جب وہ لوگ ذکر سے فراغت پا کر اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں تو فرشتے آسمان پر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے سوال فرماتا ہے، اے فرشتو تم کہاں سے آ رہے ہو۔

فرشتے : پروردگار ہم آپ کے بندوں کے پاس سے آ رہے ہیں وہ آپ کی تسبیح و تکبیر، تہلیل و تحمید میں مشغول تھے اور آپ سے سوال بھی کر رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ : وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کرتے ہیں؟

فرشتے : وہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ : کیا انھوں نے جنت دیکھی ہے؟

فرشتے : نہیں پروردگار انھوں نے جنت نہیں دیکھی۔

اللہ تعالیٰ : اگر وہ جنت دیکھ لیں تو کیا کریں؟

فرشتے : اور وہ آپ سے پناہ مانگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ : کس چیز سے زیادہ پناہ مانگتے ہیں؟

فرشتے : آگ سے۔

اللہ تعالیٰ : کیا انھوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟

فرشتے : نہیں اے میرے رب انھوں نے آپ کی آگ کو نہیں دیکھا۔

---

(۱) یعنی ان کے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بخشا گیا۔ اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا اس کا مشاہدہ اس دنیا میں بھی ہو جاتا ہے کہ ایک دوست کے اعزاز کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی کا بھی اعزاز کیا جاتا ہے۔

للہ تعالیٰ : اگر وہ میری آگ دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟
فرشتے : پھر تو وہ بہت زیادہ آپ سے بخشش کے طلب گار ہوں۔
اللہ تعالیٰ : میں نے ان کو بخش دیا اور ان کی منہ مانگی مراد عطا فرمائیں اور جس چیز سے پناہ مانگی میں نے دی۔
فرشتے : اے پروردگار ان میں فلانا بندہ بڑا گنہگار ہے جو اس راستہ سے گزر رہا تھا ان کو دیکھ کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔
اللہ تعالیٰ : میں نے اس کو بھی بخشا وہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہو سکتا۔

مجالس ذکر کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ اللہ کے ذکر کے لئے کسی جگہ بیٹھ جاتے ہیں تو فرشتے ان پر اپنے بازو پھیلا دیتے ہیں رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی مجلس میں فرماتا ہے۔ (یعنی فرشتوں کے جلسہ میں) (مسلم)

حضرت ابو واقدؓ حارث بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرماتے تھے اور اصحاب بھی بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں تین آدمی آئے دو تو رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک چلا گیا۔ ایک ان میں سے حلقہ میں خالی جگہ دیکھ کر بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا۔ تیسرا پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ حضور جب اپنے کام سے فارغ ہوئے تو فرمایا میں ان تینوں آدمیوں کی حالت بتادوں۔ ایک نے اللہ کے قریب ہونا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے قریب کر لیا، دوسرا شرمایا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے شرمایا۔ تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ مسجد میں ایک جماعت کے پاس پہنچے جو حلقہ باندھے بیٹھی تھی۔ حضرت معاویہؓ نے کہا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ انھوں نے کہا ہم اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں حضرت معاویہؓ نے کہا قسم کھاؤ کہ ہم اسی لئے بیٹھے ہیں۔ انھوں نے کہا خدا کی قسم ہم اللہ ہی کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں۔

حضرت معاویہؓ نے کہا میں نے تم کو جھوٹا سمجھ کر قسم نہیں دلائی بلکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایک مرتبہ اپنے صحابہ کو حلقہ باندھے بیٹھے دیکھ کر یوں ہی قسم دلا کر پوچھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کی مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا تم یہاں کیسے بیٹھے ہو۔ انھوں نے عرض کیا کہ ہم اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں کہ ہم اس کو یاد کریں اور اس نے ہم کو اسلام کی توفیق دے کر جو احسان کیا ہے اس کا شکر ادا کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا قسم کھاؤ کہ تم اسی لئے بیٹھے ہو۔ انھوں نے عرض کیا واللہ ہم اسی لئے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم کو قسم کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں دی بلکہ ابھی جبرئیل آئے اور مجھ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتا ہے (مسلم)

صبح و شام ذکر کی فضیلت کا بیان

آیات

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَاتَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ (اعراف. ع ۲۴)

اپنے رب کو اپنے جی میں یاد کرتے رہو گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اور دھیمی آواز سے صبح و شام اور غافلوں میں سے نہ ہو۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِرَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا (طه. ع۸)

اپنے رب کی پاکی بیان کرو سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِرَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ (مومن. ع۸)

اور پاکی بیان کرو اپنے رب کی صبح و شام

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَفِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ رِجَالٌ لَّاتُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ

وہ نور اللہ کے حکم سے ایسے گھروں میں ملے گا کہ بلند کیا جائے ان میں اللہ کا ذکر اور تسبیح کرتے ہیں۔ اس میں صبح و شام ایسے لوگ کہ نہیں غافل کرتی انکو تجارت اور نہ خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے سے، اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن

الْقُلُوبُ وَالْاَبْصَارُo لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَاعَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o (نور . ع ۵)

الٹ جائیں گے ان کے دل اور آنکھیں تا کہ اللہ ان کو ان کے بہتر کاموں کا بدلہ دے اور اپنے فضل سے ان کو اور زیادہ عطا فرماتا ہے اور اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب۔

اِنَّاسَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِo(ص. ع ۱)

ہم نے پہاڑوں کو ان کے تابع کر دیا تھا جو انکے ساتھ صبح وشام تسبیح کیا کرتے تھے۔

احادیث

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ صبح وشام سو مرتبہ پڑھتا رہے گا تو قیامت کے دن اس سے افضل کوئی نہ ہو گا ہاں وہی ہو سکتا ہے جو اسی کے مثل عمل کرے یا کچھ زیادہ کرے (مسلم)

حشرات الارض وغیرہ سے حفاظت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک بچھو نے مجھے آج رات کو ڈس لیا، اس سے مجھے انتہائی اذیت پہنچی، آپ نے فرمایا اگر تم یہ کلمات رات کو کہہ لیتے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ (۱)؁ تو تم اس مصیبت سے ضرور محفوظ رہتے (مسلم)

صبح کا ذکر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح ہوتی تھی تو یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُo

ترجمہ: اے اللہ تیری قدرت کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیری ہی قدرت سے ہم

---

(۱) میں اللہ کے پورے کلموں کے ساتھ اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کی۔

نے شام گزاری اور تیری ہی قدرت سے ہم زندہ رہے اور تیری ہی قدرت سے ہم مرتے ہیں اور مرنے کے بعد تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔ اور شام کو یہ فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا، وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ o

ترجمہ : اے اللہ تیری قدرت سے ہم نے شام کی اور تیری ہی قدرت سے ہم زندہ رہتے ہیں اور تیری ہی قدرت سے ہم مرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہے۔(ابوداؤد۔ترمذی)

صبح وشام کا ذکر

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے ایسے کلمات بتادیں جو میں صبح وشام پڑھا کروں، آپ نے فرمایا تم صبح وشام اور سوتے وقت یہ کلمات پڑھ لیا کرو۔ اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ۔

ترجمہ :(اے اللہ آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے۔ اور ظاہر وپوشیدہ کے جاننے والے اور اے ہر چیز کے رب اور ہر چیز کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور اس کے شرک کی ترغیب دینے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔(ابوداؤد۔ترمذی)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شام کو یہ فرماتے تھے۔

اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ، لَاشَرِیْکَ لَہٗ۔

(ترجمہ : ہم نے شام کی اور اس وقت بھی سلطنت اللہ ہی کی ہے۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں) راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ الفاظ بھی آپ نے ملا لئے تھے۔ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَافِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَھَا، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَافِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَشَرِّ مَا بَعْدَھَا، رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ o

(ترجمہ :اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے

رب میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کی بھلائی کا جو اس رات میں ہے اور جو اس کے بعد ہے۔ اے رب میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اس رات میں ہے اور جو اس کے بعد ہے اور اے رب میں سستی سے اور بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں اور دوزخ کی آگ سے، قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں) اور صبح کو یہ فرماتے تھے

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ

(ترجمہ: ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی (مسلم)

حضرت عبداللہ بن خبیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم صبح وشام تین مرتبہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ لیا کرو تو یہ ہر چیز سے تم کو کفایت کریں گی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح وشام تین مرتبہ یہ پڑھ لیا کرے اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔ **بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o**

(ترجمہ: اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہونچاتی اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

سونے کا بیان

آیت

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ، اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ، وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(عمران۔ ع ۱۹)

آسمان وزمین کی بناوٹ اور رات دن کی آمد وشد میں عقلمندوں کیلئے بہتری نشانیاں ہیں وہ لوگ جو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر یاد کرتے ہیں اور آسمان زمین کی پیدائش پر غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار تو نے یہ چیزیں بے کار نہیں بنائیں۔ پاک ہے تو اے ہمارے پروردگار بچالے ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

احادیث

بستر پر

حضرت حذیفہؓ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تھے تو فرماتے تھے بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيَا وَاَمُوْتُ

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ جیتا اور مرتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) (بخاری)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جب تم دونوں لیٹنے لگو تو تینتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰه اور چونتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھ لیا کرو۔

اور ایک روایت میں سُبْحَانَ اللّٰهِ چونتیس بار آیا ہے اور ایک روایت میں اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس بار آیا ہے (بخاری۔مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کی غرض سے آئے تو اُس کو پہلے لنگی سے خوب جھاڑ لے اس لئے کہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے بعد کوئی چیز پڑ گئی ہو۔ پھر یہ دعا پڑھے بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ، وَبِكَ اَرْفَعُه، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ٥

(ترجمہ: اے میرے پروردگار تیرے نام کیساتھ میں نے اپنے پہلو رکھے اور تیرے نام کے ساتھ اس کو اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری جان کو روک دیا (یعنی موت دیدی) تو اس پر رحم فرما (یعنی اس کو بخش دے) اور اگر تو نے اس کو چھوڑ دیا (یعنی زندہ رکھا) تو اس کو گناہوں اور بلاؤں سے بچا جیسے تو اپنے نیک بندوں کو بچاتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب لیٹنے کا ارادہ فرماتے تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے بدن مبارک پر پھیر لیتے تھے (بخاری۔مسلم)

انھیں (۱) دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر رات کو جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تھے قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر اس پر دم کرتے، پھر اپنے تمام جسم پر جہاں جہاں ہاتھ پہنچ سکتا تھا پھیرتے تھے، سر اور چہرۂ مبارک سے پھیرتے ہوئے نیچے تک پہنچ جاتے تھے اور تین مرتبہ اسی طرح کرتے تھے (بخاری۔ مسلم)

حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کی غرض سے آؤ تو اس طرح وضو کرو جیسے نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔ پھر اپنے سیدھے پہلو پر لیٹ جاؤ اور یہ کلمات کہو اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَامَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔ اگر تمہاری موت ہو گئی تو فطرت پر ہو گی اور ان کلمات کو تمہاری آخری بات قرار دیا جائے گا۔

(ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور تیری طرف اپنا رخ کیا اور اپنا معاملہ تیرے ذمہ کیا اور تیری پناہ میں آیا، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے علاوہ کسی اور جگہ پناہ کی گنجائش نہیں، میں تیری اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تھے تو یہ کلمات زبانِ مبارک سے ادا فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَامُؤْوِیْ۔

(ترجمہ: اس اللہ کی تعریف ہے جس نے ہم کو کھلایا پلایا ہماری کفایت فرمائی اور ہم کو ٹھکانا عطا فرمایا، کتنے ہیں کہ ان کا کوئی نہ کفایت کرنے والا ہے اور نہ جگہ دینے والا (مسلم)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دائیں رخسار کے نیچے اپنا دستِ مبارک رکھ کر یہ کلمات کہتے اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

(۱) بخاری۔ مسلم

(ترجمہ :اے اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس دن تو مجھے اپنے عذاب سے بچالینا۔(ترمذی)

اور ابوداؤد کی روایت میں حضرت حفصہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو تین مرتبہ فرماتے تھے۔

دُعاؤں کی فضیلت

آیات

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ
(مومن۔ع ٦)

اور ہمارے تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (اعراف۔ع ٧)

اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے پکارو، بیشک اللہ سرکشوں کو نہیں پسند کرتا۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۝
(سورہ بقر۔ع ۲۳)

اور جب تم سے میرے بندے میری بابت سوال کریں تو کہدو کہ بیشک میں قریب ہوں قبول کرتا ہوں دعا کرنے والے کی دعا کو۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے تو چاہئے کہ وہ بھی میرا کہنا مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھا راستہ پائیں۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاۗءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۝ (النمل ع ٥)

بھلا کون بے قرار کی فریاد کو پہنچتا ہے جب کہ وہ اس کو پکارتا ہے اور دور کر دیتا ہے تکلیف کو اور تم کو نائب بنا دیتا ہے زمین کا کیا اور کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ، تم بہت ہی کم غور کرتے ہو۔

احادیث

دُعا عبادت ہے

حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دعا عبادت ہی ہے۔(ابوداؤد۔ترمذی)

جامع دُعائیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور اس کے ماسوا کو چھوڑ دیتے تھے (ابوداؤد)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی اکثر دعا یہی ہوتی تھی۔ اَللّٰھُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(ترجمہ :اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔(بخاری۔مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ انسؓ جب کسی دعا کو مانگنے کا ارادہ کرتے تھے تو اس دعا کے ساتھ مانگتے تھے (یعنی رَبَّنَا آتِنَا کے ساتھ) اور جب کوئی خاص دعا مانگتے جب بھی اس کو شریک کر لیتے تھے۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالعَفَافَ وَالْغِنٰی.

(ترجمہ :اے اللہ میں آپ سے ہدایت اور تقویٰ اور نفس کو حرام اور مکروہ چیزوں سے باز رہنے کا اور غنا کا سوال کرتا ہوں (مسلم)

حضرت طارقؓ بن اشیم سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص اسلام لاتا تھا تو نبی ﷺ پہلے اس کو نماز سکھلاتے تھے پھر فرماتے تھے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

(ترجمہ :اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھ کو ہدایت دے، مجھے عافیت دے اور

مجھ کو رزق عطا فرما (مسلم)

ایک روایت میں حضرت طارقؓ ہی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ جب میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں تو کس طرح کروں، آپ نے فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ پھر آپ نے فرمایا اگر تم ان پورے کلمات کے ساتھ سوال کرو گے تو اپنے لئے دنیا و آخرت کی بھلائیاں جمع کر لو گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ.

ترجمہ: اے اللہ، اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگا کرو، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

ترجمہ: اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں مشقت کی بلا سے اور بدبختی سے بری تقدیر سے اور دشمنوں کی ہنسی سے۔ (بخاری۔مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ سفیانؓ کہتے ہیں مجھ کو شک ہے کہ میں نے اس میں ایک کا اضافہ کر دیا ہے۔

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیْ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ.

ترجمہ: اے اللہ میرا دین درست کر کہ وہ میرے بچاؤ کا سامان ہے اور میری دنیا درست کر کہ اس میں میری زندگی ہے اور میری آخرت درست کر کہ وہی میرا ٹھکانا ہے اور میری زندگی کو زیادہ کر ہر بھلائی کے ساتھ اور موت کو میرے لئے ہر برائی

سے آرام کا سبب کر۔ مسلم)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم یہ دعا پڑھا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ.

ترجمہ: اے اللہ مجھے ہدایت دے اور سیدھا کر یعنی افعال اور اقوال درست کر) اور ایک روایت میں ہے کہ یہ فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰیْ وَالسَّدَادَ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے ہدایت اور راستی کا سوال کرتا ہوں۔ مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُــوْذُ بِكَ مِــنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

ترجمہ: اے اللہ میں عاجز ہونے اور سستی کرنے اور بزدلی اور بڑھاپے اور بخل سے اور قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ بھی فرماتے تھے وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

ترجمہ: اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ مسلم)

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھ کو ایسی دعا بتادیجئے جو میں نماز میں پڑھا کروں۔ (۱)

آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَلَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ٥

ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں تو مجھے بخش دے اور اپنی طرف سے میری مغفرت فرما۔ مجھ پر رحم فرما۔ بیشک تو بخشش والا رحمت والا ہے۔

اور ایک روایت میں ظُلْمًا كَثِیْرًا کے ساتھ كَبِیْرًا بھی آیا ہے، راوی کہتے ہیں کہ بہتر ہے کہ کثیرا کے ساتھ کبیرا بھی ملالیا جائے۔ بخاری۔ مسلم)

---

(۱) ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ اپنے گھر میں بھی پڑھا کروں۔

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَااَخَّرْتُ وَمَااَسْرَرْتُ وَما اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ٥

ترجمہ :اے اللہ تو میری خطا اور جہالت اور وہ اسراف جو میرے کام میں ہے اور وہ گناہ جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اس کو بخش دے اے اللہ جو کام میں نے قصداً یا مذاقاً یا نادانستہ یا جان کر کئے ہوں، یہ سب میرے پاس ہیں ان کو بخش دے اور وہ گناہ جو مجھ سے پہلے ہوئے اور وہ گناہ جو مجھ سے آئندہ ہونے والے ہیں اور وہ گناہ جو چھپ کر کئے یا علانیہ کئے اور تو خوب جانتا ہے تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ بخاری۔مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعاؤں میں یہ بھی کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ

ترجمہ :اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو مجھ سے سرزد ہوگئی اور اس چیز کی برائی سے جو میں نے نہیں کی مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی ہوتی تھی اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَأَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔ ترجمہ:-اے اللہ تیری نعمت کے چلے جانے سے اور تیری عافیت کے بدل جانے سے اور ناگہاں تیرے عذاب کے آجانے سے اور تیرے تمام غصہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ مسلم)

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّايَخْشَعُ، وَمِنْ نَّفْسٍ لَّاتَشْبَعُ، وَمِنْ

دَعْوَةٍ لاَّيُسْتَجَابُ لَهَا۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں عاجز ہونے یعنی عبادت سے عاجز ہونے) اور اچھے کاموں میں سستی کرنے اور بزدلی اور بخل سے اور بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے اے اللہ میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرما اور اس کو پاک کر اور تو بہتر پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اس کا مالک اور کارساز ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ بخشے۔ اور اس دل سے جو نہ ڈرے یاذکر سے تسکین نہ پائے اور اس نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔ مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَااَخَّرْتُ وَمَااَسْرَرْتُ وَمَااَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لاَاِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیری فرمانبرداری کی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوا۔ اور تیری ہی مدد کے ساتھ میں مخالفوں سے جھگڑا۔ اور تیری طرف اپنا مقدمہ پیش کیا۔ تو میرے اگلے پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو بخش دے، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے یعنی اپنی رحمت) اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں، بعض راویوں نے یہ الفاظ بھی بڑھائے ہیں وَلاَحَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ۔ قوت ہے نہ طاقت مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔ بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰی وَالْفَقْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور دولت اور فقر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت زیاد بن علاقہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے چچا سے سنا کہ نبی ﷺ یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلاَقِ وَالْاَعْمَالِ

وَالْاَھْوَاءِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں بُرے بُرے اعمال اور بُری خواہشوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔ ترمذی)

حضرت شکل بن حمیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے کوئی دعا سکھادیجئے۔ آپ نے فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّلِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّمَنِیِّیْ.

ترجمہ: اے اللہ میں اپنی سماعت اور بصارت کی بُرائی اور زبان اور دل کی بُرائی سے اور اپنے مادّہ کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔ ابوداوٗد۔ ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں برص، جنون اور جذام اور تمام بُری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ ابوداوٗد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ الْخِیَانَةِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ.

ترجمہ: اے اللہ میں بھوک سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ برا ہم خواب ہے اور خیانت سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ بری خصلت ہے۔ ابوداوٗد)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا مجھ پر قرض ہے اور اپنے قرض سے عاجز آگیا ہوں، آپ میری مدد کیجئے۔ میں نے کہا میں تم کو وہ کلمات نہ سکھادوں جو نبی کریم ﷺ نے سکھائے ہیں، اگر تجھ پر احد پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا فرمادیں گے تم کہو اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

ترجمہ: اے اللہ اپنے حرام سے اپنے حلال کے ساتھ میری کفایت فرما اور اپنے فضل

سے مجھ کو غیر سے، بے پرواہ کردے۔ ترمذی)

حضرت عمران بن الحصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے باپ کو دو کلمے سکھائے تھے اور فرمایا تھا کہ ان کے ساتھ دعا مانگا کرو، وہ کلمے یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ.

ترجمہ: اے اللہ تو میرے دل میں ہدایت ڈال اور مجھے میرے نفس کی برائی سے بچالے۔ ترمذی)

حضرت ابوالفضل عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ مجھے دعا سکھا دیجئے کہ اسی کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کروں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔ بس میں کچھ دیر ٹھہر کر پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمایئے کہ میں اس کو اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا اے عباس اے رسول اللہ کے چچا اللہ تعالیٰ سے دنیا، آخرت کے لئے عافیت مانگو۔ ترمذی)

حضرت شہر بن حوشبؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے عرض کیا اے ام المومنین جب رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس ہوتے تھے تو کون سی دعا زیادہ پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ زیادہ تر اس دعا کو پڑھتے تھے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ۔

ترجمہ: اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

ترمذی)

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کی اکثر یہ دعا ہوتی تھی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے محبت رکھنے والے کی محبت کا اور اس عمل کی محبت کا جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔ اے اللہ تو اپنی

محبت میرے دل میں، میری جان، میرے گھر والے اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب کردے ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کو لازم کرلو اور بہت پڑھا کرو ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت طور سے دعائیں کیں لیکن ہمیں اس میں سے کچھ حصہ یاد نہ رہا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے بہت دعائیں کیں مگر ہم کو کچھ بھی یاد نہ رہا۔ آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی دعا نہ بتادوں جو ان سب دعاؤں کی جامع ہو یعنی یہ تمام مضمون اس میں آجائے) پھر آپ نے فرمایا کہو :اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاسَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

ترجمہ :اے اللہ میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگی ہے اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے نبیؐ نے پناہ مانگی اور تجھی سے اعانت طلب کی جاتی ہے اور تو ہی مراد کو پہنچانے والا ہے اور نہ قوت ہے نہ طاقت مگر اللہ کی مدد سے۔ ترمذی)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ،وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ،وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

ترجمہ :اے اللہ میں ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری رحمت اور مغفرت کا سبب ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اور ہر نیکی کا فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہوں اور آگ سے نجات چاہتا ہوں اور جنت کی کامیابی چاہتا ہوں۔ حاکم ابو عبد اللہ)

غیبت میں دُعا کرنے کا بیان

آیات

وَالَّذِیْنَ جَاءُ وْا مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ۔ حشر۔ع ۱)

اور ان کے لئے جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۔ محمدؐ۔ع ۲)

اپنے لئے اور مسلمان مرد اور عورتوں کے لئے گناہوں سے بخشش چاہو۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ابراہیم۔ع ۲)

اے ہمارے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو حساب کے دن بخش دیجئے۔

احادیث

دوسرے کیلئے اپنے لئے دعا ہے

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو مسلمان بندہ اپنے مسلمان بھائی کی غیبت میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تجھ کو بھی یہی بھلائی ملے جو تو اس کے لئے مانگ رہا ہے۔ مسلم)

قبولیت دُعا کا سبب

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کے پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے۔ ایک فرشتہ اس پر مامور رہتا ہے جب وہ اپنے بھائی کی غیبت میں کوئی دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ یہی بھلائی اس کو بھی عطا کر مسلم)

متفرقات

احسان کا بدلہ

حضرت اسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کے ساتھ کوئی احسان کیا گیا اور وہ احسان کرنے والے کے سامنے جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہہ دے تو گویا اس نے احسان کرنے والے کی پوری ثنا کر دی (ترمذی)

اولاد کے حق میں بددُعا کی ممانعت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنی جانوں، مالوں اور اولاد کو بددعا مت دو(۱)، ایسا نہ ہو کہ قبولیت کی ساعت ہو تو وہ تمھاری بددعا قبول ہو جائے۔ (مسلم)

سجدہ میں دُعا

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب سے بہت قریب ہو جاتا ہے سو تم سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔ (مسلم)

قبولیت کے موانع

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمھاری دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔ اگر جلدی نہ کرو اور یہ نہ کہو کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ (بخاری۔ مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بندہ کی دعا ہمیشہ قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ دعا گناہ کی اور قطع رحمی کی نہ ہو اور یہ کہ جلدی نہ کرے، لوگوں نے عرض کیا جلدی کیسی، فرمایا یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی، پھر تھک جائے اور چھوڑ دے۔

---

(۱) جیسے بعض لوگ غصہ میں آکر کہہ دیتے ہیں تیرے ہاتھ ٹوٹیں، تیرا ناس ہو وغیرہ۔

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لوگوں نے عرض کیا کون سے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ فرمایا پچھلی رات کو اور ہر فرض نماز کے بعد (ترمذی)

قبولیت یا اس کا بدل

حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اس کی منہ مانگی مراد عطا فرماتا ہے۔ اور اگر کسی مصلحت سے نہیں دیتا تو اس کی کسی آنے والی مصیبت کو دور فرما دیتا ہے مگر گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ ہو۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو ہم بہت کچھ مانگ لیں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو سعیدؓ کی روایت میں ہے کہ اگر منہ مانگی مراد نہ ملی تو اتنا ہی اجر اس کے لئے رکھ چھوڑتا ہے۔

مصیبت کے وقت کی دُعا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رنج و مصیبت کے وقت یہ کلمات ادا فرماتے تھے لَااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ ○ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۔

(ترجمہ: اللہ بزرگ بردبار کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بڑے عرش کے مالک کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ زمین و آسمان اور عزت والے عرش کے مالک کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

اللہ والوں کی کرامت اور فضیلت کا بیان

آیات

اَلَااِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ، اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ، لَهُمُ الْبُشْرىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (یونس۔ع ۷)

سن رکھو جو خاصانِ خدا ہیں ان پر نہ کچھ ڈر ہے اور نہ غمگین ہوں گے جو ایمان لائے اور پرہیزگار ہیں ان کے لئے دنیا میں بھی خوشخبری اور آخرت میں بھی، اور اللہ کی باتیں نہیں بدلتیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔

وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِزْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا○فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا، فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ، قَالُوْا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا○ (مریم۔ع ۲)

اس کھجور کی جڑ کو اپنی طرف ہلاؤ تو اس سے گریں گی تم پر پکی پکی کھجوریں۔ پس کھاؤ پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو اور اگر کسی آدمی کو دیکھو تو اشارے سے کہو میں نے رحمٰن کیلئے روزہ کی منت مانی ہے۔ میں ہرگز آج کے دن کسی سے بات نہ کروں گی، پھر جب لائیں اس کو اپنی قوم کے پاس وہ کہنے لگے اے مریم تو نے بڑا غضب کیا۔

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا، قَالَتْ هُوَمِنْ عِنْدِاللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۚ (عمران۔ع ۲)

جب کبھی زکریا حجرے میں آتے تو ان کے پاس کچھ کھانا موجود پاتے، کہتے اے مریم یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا وہ کہتیں اللہ تعالیٰ کے پاس سے، بیشک اللہ رزق جس کو چاہتا ہے بے حساب عطا فرماتا ہے۔

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَايَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ مِرْفَقًا ○ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۔ ذٰلِكَ مِنْ آيٰتِ اللّٰهِ ۔ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۔ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۔ لَوِاطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا (کہف۔ع ۲)

جب تم ان کافروں اور ان کے معبودوں سے الگ ہوگئے جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں تو اب چل کر بیٹھو غار میں تاکہ تم پر تمھارا رب اپنی رحمت کو پھیلا دے اور تمھارے لئے تمھارے کام میں آسانیاں مہیا فرمادے (اے مخاطب) تم دیکھو گے کہ آفتاب جب نکلتا ہے تو ان کے غار سے بچ کر نکلتا ہے داہنی طرف کو اور جب ڈوبتا ہے تو بائیں طرف کو کترا جاتا ہے اور وہ غار کی کشادہ جگہ میں ہیں، جسے اللہ ہدایت دے وہی راہ پر آتا ہے اور جس کو وہ گمراہ کردے تو ہرگز نہ پاؤ گے اس کا کوئی رفیق، راہ پر لانے والا، اور (اے مخاطب) تم ان کو گمان کرو گے کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں۔ ہم ان کو کروٹیں بدلواتے ہیں دائیں اور بائیں طرف ان کا کتا اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے دہلیز پر۔ اگر تم جھانک کر دیکھو تو ضرور انکے رعب کی وجہ سے پیٹھ پھیر کر بھاگو گے۔

احادیث

کھانے میں کھلی برکت

حضرت ابو محمد عبدالرحمٰنؓ بن ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ بہت غریب لوگ تھے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو شریک کرے، اور جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو

شریک کرلے۔ تو حضرت ابو بکر صدیقؓ تین شخصوں کو لے گئے اور حضورؐ دس آدمیوں کو لے گئے پھر حضرت ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کا کھانا کھایا اور وہاں ٹھہرے رہے تاکہ عشاء کی نماز پڑھ لیں۔ عشاء کی نماز کے بعد کچھ دیر ٹھہر کر گھر گئے بیوی نے کہا کون سا ایسا سبب مانع تھا کہ اب تک مہمانوں سے غافل رہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کیا تم نے اب تک ان کو کھانا نہیں کھلایا۔ بیوی نے کہا میں نے کھانے پر بہت اصرار کیا مگر وہ نہ مانے تمھارا انتظار کرتے رہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ میں چھپ گیا تھا حضرت ابو بکرؓ نے مجھ کو بہت برا بھلا کہا اور پکارا اے بیوقوف، پھر مہمانوں سے کہا کھاؤ، اللہ نہ مبارک کرے اور واللہ میں نہ کھاؤں گا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر میں ایک لقمہ اس برتن سے اٹھاتا تھا تو کئی حصہ زیادہ ہو جاتا تھا، سب نے پیٹ بھر کر کھالیا، پھر بھی کھانا پہلے سے زیادہ تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے یہ منظر دیکھ کر بیوی سے کہا "اے بنی فراس کی بہن یہ تو عجب معاملہ ہے "وہ بولیں" اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ کھانا تو پہلے سے تین گنا زیادہ ہو گیا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے بھی کھایا اور کہا وہ قسم تو شیطان کی طرف سے تھی پھر ایک لقمہ کھایا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس اُٹھا لے گئے۔ ان دنوں ہمارے اور ایک قوم کے درمیان ایک معاہدہ (یعنی صلح کا) اس کی مدت ختم ہو چکی تھی۔ ہم بارہ آدمی الگ ہو گئے اور ہر ایک کے ساتھ کئی آدمی تھے۔ اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کس قدر لوگ تھے اور سب نے اس کھانے میں کھایا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے قسم کھالی کہ ہم نہ کھائیں گے تو بیوی نے بھی قسم کھالی اور مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ جب تک ابو بکرؓ نہ کھائیں گے ہم بھی نہ کھائیں گے۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے یہ رنگ دیکھا تو کھانا منگایا خود بھی کھایا اور کھلایا اور کہا یہ قسم تو شیطان کی طرف سے تھی اور عجیب بات تھی کہ ایک لقمہ اٹھاتے تھے تو کئی لقمے اور زیادہ ہو جاتے تھے گویا نیچے سے پیدا ہو رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن یہ معاملہ تو عجیب ہے۔ بیوی نے کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ کھانا تو جتنا ہم کھا چکے ہیں اس سے بھی زیادہ ہو گیا، پھر

انھوں نے کھایا اور حضور اقدس کی خدمت میں بھیجا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ سے کہا میں نبی ﷺ کی خدمت میں جارہا ہوں۔ تم اپنے مہمانوں کو لے جاؤ، اور میرے آنے سے پہلے ان کی ضیافت سے فارغ ہو جاؤ۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ ان کو گھر لائے اور جو کچھ گھر میں موجود تھا ان کے آگے لاکر رکھا اور کہا کھائیے۔ مہمانوں نے کہا گھر کا مالک کہاں ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا آپ کھالیجئے، انہوں نے کہا کہ ہم گھر کے مالک کے بغیر نہیں کھا سکتے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا خدا کے لئے ہماری ضیافت قبول کرلیجئے، اگر آپ نے نہ کھایا تو میرے باپ آکر رنجیدہ ہوں گے مگر وہ نہ مانے انکار ہی کرتے رہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ سمجھ گئے مجھ پر آفت آئی۔ جب حضرت ابو بکرؓ آئے تو میں ڈر کے مارے کہیں چھپ گیا اور انھوں نے گھر والوں سے پوچھا کہ تم نے کھلایا پلایا، یا نہیں؟ انھوں نے سب حال بتایا تو انھوں نے مجھے آواز دی مگر میں خاموش رہا، پھر انھوں نے پکارا، اور ا میں نے کوئی جواب نہ دیا تو انھوں نے کہا اے بیوقوف میں تجھ کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ تو جہاں بھی ہو اور میری آواز سنتا ہو تو فوراً چلا آ، میں فوراً نکل آیا اور کہا آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیجئے کہ میں نے کتنا اصرار کیا۔ مہمانوں نے کہا بیشک یہ سچ کہتے ہیں حضرت ابو بکرؓ نے کہا تم میرا انتظار کرتے رہے ہو، مجھے قسم ہے کہ میں آج رات کو کھانا نہ کھاؤں گا، مہمانوں نے کہا واللہ اگر تم نہ کھاؤ گے تو ہم بھی نہ کھائیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا تمہاری خرابی ہو، تم ہماری دعوت کیوں نہیں قبول کرتے۔ لاؤ کھانا لاؤ، جب کھانا آیا تو اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر کہا بسم اللہ۔ یہ قسم تو شیطان کی طرف سے تھی، پھر انھوں نے بھی کھایا اور مہمانوں نے بھی۔ (بخاری۔ مسلم)

الہام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگلے لوگوں کو الہام ہوا کرتا تھا اگر میری امت میں کسی پر ہوا تو وہ عمرؓ ہوں گے۔ (مسلم)

مستجاب الدعوات

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت عمرؓ کے پاس اپنے

حاکم سعدؓ بن ابی وقاص کی شکایت کی کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے، حضرت عمرؓ نے ان کو معزول کر کے حضرت عمارؓ کو ان کا حاکم مقرر کیا۔ حضرت عمرؓ نے ان کے پاس آدمی بھیجا اور کہا اے ابو اسحٰق یہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ تم نماز ٹھیک سے نہیں پڑھتے۔ انھوں نے کہا واللہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھتا ہوں، کوئی چیز مجھ سے نہیں چھوٹتی، میں پہلے دو دو رکعتیں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں، اور آخر کی دو رکعتیں ہلکی کر دیتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا مجھے تم سے یہی امید تھی، پھر ان کے ساتھ (یعنی عمارؓ) کئی مردوں کو کوفہ والوں سے حال دریافت کرنے کے لئے کوفہ بھیجا۔ ان لوگوں نے کوفہ کی ہر مسجد میں حال دریافت کیا لیکن ہر شخص نے حضرت سعدؓ کی تعریف کی، پھر بھی عبس کی مسجد میں پہنچے تو وہاں ایک شخص جس کا نام اسامہ بن ابو قتادہ اور کنیت ابو سعدہ تھی، کھڑا ہو گیا اور کہا جب تم قسم دے کر پوچھتے ہو تو ہم تم کو پورا حال بتاتے ہیں۔ سنو سعدؓ کی یہ حالت ہے نہ تو کسی فوج کے ساتھ جاتے ہیں نہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں، نہ عدل کے ساتھ تقسیم کرتے ہیں۔ حضرت سعدؓ نے کہا واللہ میں بھی تین دعا کرتا ہوں۔ اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے دکھانے اور سنانے کو کھڑا ہوا ہے (یعنی شہرت طلبی کیلئے) تو اس کی عمرؓ لانبی کر، اس کے فقر کو دراز کر۔ اس کو فتنہ میں ڈال۔ اس کے بعد جب کوئی اس سے ملتا اور پوچھتا تو وہ کہتا مجھے سعدؓ کی بد دعا لگ گئی۔ عبدالملک بن عمیر جو جابر بن سمرۃ سے راوی ہیں وہ کہتے ہیں میں نے اس واقعہ کے بعد اس کو دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی پلکیں بھی جھڑ گئی تھیں اور وہ راستہ میں لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ کیا کرتا تھا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ سعید بن زید سے اروی بنت اوس نے مروان بن حکم کے دربار میں جھگڑا کیا اور دعویٰ کیا کہ سعیدؓ نے میری کچھ زمین دبالی ہے۔ حضرت سعید نے کہا بھلا میں اس کی زمین لوں گا۔ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ایسی جرأت نہیں کر سکتا۔ مروان نے کہا تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سُنا ہے؟ کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص بالشت بھر زمین بھی ظلما دبالے گا۔ اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ مروان نے کہا واللہ میں اس کے

سننے کے بعد اب تم سے کوئی سوال نہیں کر سکتا۔ حضرت سعیدؓ نے کہا اے اللہ اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور اس کی زمین پر اس کو موت دے۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ وہ عورت اندھی ہو گئی، ایک دن اپنی اسی زمین پر چل پھر رہی تھی اتفاق سے ایک گڑھے میں پاؤں پڑا، بس گری اور ختم ہو گئی۔ (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے اس کو اندھا دیکھا اور وہ ٹٹولتی ہوئی چلتی تھی اور کہتی تھی مجھے سعیدؓ کی بد دعا لگ گئی اور اس کی زمین میں جس کے بارے میں وہ جھگڑی تھی ایک کنواں تھا اسی میں گر پڑی وہی کنواں اس کی قبر تھی۔

موت کے بعد جسم میں تغیر نہ آنا

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد میں میں موجود تھا۔ میرے باپ نے مجھے کچھ رات گئے بلایا اور کہا میرا خیال ہے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں جو پہلے قتل ہوگا وہ میں ہوں گا اور میں رسول اللہ ﷺ کے بعد تم سے زیادہ کسی کو عزیز نہیں چھوڑتا، سو میں تم کو دو باتوں کی وصیت کرتا ہوں، ایک یہ کہ میرے ذمہ کچھ قرض ہے وہ تم ادا کر دینا، دوسرے یہ کہ اپنی بہنوں کے ساتھ بھلائی کرنا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دیکھا کہ واقعی وہی پہلے مقتول تھے، پھر میں نے ان کو کسی دوسرے شخص کے ساتھ دفن کر دیا، بعد میں مجھے تکلیف ہوئی کہ میں نے ان کو کیوں دوسرے کے ساتھ دفن کیا، میں نے ان کو چھ مہینے کے بعد قبر سے نکالا تو وہ ویسے ہی ترو تازہ اور صحیح سالم تھے جیسے رکھے گئے تھے بس کان ثابت نہ تھے، پھر میں نے ان کو الگ قبر میں رکھا۔ (بخاری)

غیبی مشعلیں

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ دو صحابی (۱) اندھیری رات میں حضور ﷺ کے پاس سے نکلے اور دونوں کے آگے دو دو مشعلیں تھیں، پھر وہ دونوں الگ الگ ہو گئے

---

(۱) بعضوں کا خیال ہے کہ وہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر تھے۔

اور وہ دونوں مشعلیں بھی الگ الگ ہو کر ایک ایک کے ساتھ ہو گئیں، یہاں تک کہ وہ گھر پہنچ گئے۔ (بخاری)

حضرت خبیبؓ اور حضرت عاصمؓ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے دس آدمی جاسوس بھیجے اور ان پر عاصمؓ بن ثابت انصاری کو امیر مقرر کیا۔ یہ لوگ مقام ہداۃ(۱) پر پہنچے، بنی لحیان کو خبر ہو گئی، تقریباً سو آدمی تیر انداز ان کی تلاش میں متفرق ہو کر نکل پڑھے اور نشان قدم دیکھتے ہوئے چلے، جب حضرت عاصمؓ اور ان کے ساتھیوں کو معلوم ہوا تو ایک جگہ محصور ہو گئے اور ان کو لوگوں نے گھیر لیا اور کہا تم اپنے آپ کو ہمارے حوالہ کر دو اور اُتر آؤ ہم تم سے عہد کرتے ہیں کہ ہم تم کو قتل نہ کریں گے حضرت عاصمؓ نے کہا اے قوم میں کافر کی ذمہ داری پر نہ اُتروں گا اور کہا یا اللہ اپنے نبی کو ہمارے حال سے مطلع فرمادے، پھر ان پر تیروں کی بارش ہونے لگی اور حضرت عاصمؓ شہید ہو گئے اور خبیبؓ اور زید بن دَثِنہ اور ایک شخص ان کے عہد و پیمان پر نکل آئے۔ جب یہ تینوں حضرات ان کے قابو میں آگئے تو تینوں کی مشکیں کس لیں اور اپنی کمانوں کی زرہ کھول دی تو اس تیسرے شخص نے کہا یہ پہلی بد عہدی ہے واللہ میں تمھارے ساتھ ہر گز نہ جاؤں گا۔ میرے لئے ان شہیدوں کی تقلید اچھی ہے میں ان کی اقتدا کروں گا، کافروں نے ان کو بزور کھینچا لیکن انھوں نے اپنی جگہ سے جُنبش بھی نہ کھائی تو کافروں نے ان کو بھی شہید کر دیا، اور ان دونوں کو لے کر چلے گئے۔ مکہ پہنچ کر مکہ والوں(۲) کے ہاتھ ان کو فروخت کر ڈالا۔ (یہ جنگِ بدر کے بعد کا واقعہ ہے) حارث کے بیٹوں نے حضرت خبیبؓ کو خریدا تا کہ اپنے باپ کا بدلہ لیں جس کو حضرت خبیبؓ نے بدر میں قتل کیا تھا حضرت خبیبؓ کچھ عرصہ تک قید رہے، پھر سب نے ان کو شہید کرنے کا فیصلہ کیا۔ حضرت خبیبؓ نے ایک دن حارث کی لڑکی سے اُسترہ مانگا، اس نے دیدیا، اس عورت کا ایک

---

(۱) یہ مکہ اور عسفان کے درمیان ہے جو مکہ سے دو منزل پر ہے۔

(۲) مکہ والوں نے اس لئے خریدا کہ اپنے ان مقتولوں کے بدلہ میں جو بدر میں مارے گئے تھے ان کو قتل کر کے اپنے دل کی لگی بجھائیں۔

چھوٹا سا بچہ ماں کی غفلت میں حضرت خبیبؓ کے پاس آ گیا۔ حضرت خبیبؓ نے اس کو اپنے زانوں پر بٹھالیا اور استرہ ان کے ہاتھ میں تھا، جب اس عورت کو معلوم ہوا تو وہ بہت بے چین ہوئی حضرت خبیبؓ نے اس کو بے چین دیکھ کر کہا تم ڈرتی ہو کہ میں اس کو قتل کر دوں گا، نہیں میں ہرگز ایسا نہ کروں گا، وہی عورت کہتی ہے کہ خدا کی قسم میں نے خبیبؓ سے بہتر قیدی کبھی نہیں دیکھا اور واللہ میں نے ایک دن دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں انگور کا خوشہ ہے اور وہ اس کو کھا رہے ہیں اور وہ زنجیر میں قید تھے اور مکہ میں اس وقت کوئی میوہ نہ تھا، وہی کہتی ہیں کہ یہ رزق اللہ کی طرف سے خبیبؓ کو عطا ہوا تھا، پھر وہ لوگ ان کو شہید کرنے دور حرم سے باہر لے گئے تو حضرت خبیبؓ نے کہا مجھے اتنی دیر کے لئے چھوڑ دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں تو انھوں چھوڑ دیا۔ حضرت خبیبؓ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر کہا واللہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ تم گمان کرو گے کہ موت کے ڈر کی وجہ سے نماز میں دیر کر رہے ہیں تو میں دیر تک اطمینان سے پڑھتا۔ پھر دعا کی اے اللہ ان کو گن گن کر مار اور کسی نہ چھوڑ۔ پھر یہ شعر پڑھے۔

فَلَسْتُ اُبَالِیْ (۱) حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِماً   عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَأْ   یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

حضرت خبیبؓ نے شہادت کے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کی سنت نکالی، حضورؐ نے اپنے اصحاب کو ان لوگوں کے شہادت کی اطلاع دی۔

جب قریش کو حضرت عاصمؓ بن ثابت کے قتل ہونے کی خبر ملی تو کچھ لوگوں کو بھیجا کہ ان کا مثلہ کر کے لاؤ، کیونکہ عاصمؓ نے ان کے کسی بڑے شخص کو قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصمؓ کی حفاظت فرمائی، شہد کی مکھیاں ابر کی مانند ان کے گرد جمع ہو گئیں۔

کافروں کی جرأت ان کے پاس آنے تک کی نہ ہوئی مثلہ کرنا تو بڑی بات ہے، غرض وہ لوگ ناکام پلٹ گئے۔ (بخاری)

---

(۱) جب میں اسلام پر مر رہا ہوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں، میرا گرنا اللہ کے لئے ہے چاہے جس پہلو پر گروں یہ اللہ کی قدرت ہے اگر وہ چاہے تو میری کھال کے ٹکڑے ٹکڑے میں برکت عطا فرمائے۔

فراست مومن

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ جب میں نے کسی چیز کے متعلق کہا کہ میرا خیال اس کے متعلق تو یہ ہے تو یہی دیکھا کہ میرا خیال صحیح اور وہ چیز ایسی ہی تھی۔ (بخاری)

منہیات ومحرمات

غیبت کی حرمت اور زبان کی حفاظت کی تاکید

آیات

وَلَايَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً، اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتاً، فَكَرِهْتُمُوهُ ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ ، اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ، (حجرات۔ع ۲)

اور غیبت نہ کرو ایک دوسرے کی، کیا تم کو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند ہے؟ یہ تو تم مکروہ سمجھتے ہو اللہ سے ڈرو، اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

وَلَاتَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ، اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولاً (بنی اسرائیل۔ع ۴)

اس بات کے پیچھے نہ لگو جس کا تم کو علم نہیں بیشک کان، آنکھ اور دل سب ہی سے سوال کیا جائے گا۔

مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلاَّ لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ٥(ق۔ع ۲)

کوئی بات زبان سے نہیں نکلتی مگر اس کیلئے ایک نگراں تیار ہے۔

ہر مکلّف کو چاہئے کہ بات ایسی کہے جس میں کوئی مصلحت ہو ورنہ تمام باتوں سے اپنی زبان کی حفاظت کرے، اگر کوئی ایسی بات ہے جس کے کرنے سے کوئی نقصان نہیں اور نہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں تو اس میں خاموشی بہتر ہے اس لئے کہ بعض جائز اور مباح ہیں، بعض بہتر بات بھی حرام اور مکروہ تک پہنچا دیتی ہیں، اور اس کی

عادت بہت ہے اس لئے بہتر ہے کہ خاموش رہے اور خاموشی کے برابر کوئی چیز نہیں۔

احادیث

بات کہے تو بہتر کہے ورنہ خاموش رہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ بات کہے تو بہتر کہے ورنہ خاموش (۱) رہے۔ (بخاری۔مسلم)

مسلمانوں میں افضل

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ مسلمانوں میں سب سے افضل کون ہے، آپ نے فرمایا جس مسلمان کی زبان اور ہاتھ کے شر سے لوگ محفوظ رہیں (بخاری۔مسلم)

دو چیزوں کی ضمانت

حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ سے اس بات کا عہد کرلے کہ میں اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کروں گا اور اسے حرام سے بچاؤں گا تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت کرتا ہوں۔ (بخاری۔مسلم)

بے خیالی کا کلمہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بندہ کوئی بات کہتا ہے اور اس کو اس کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ اس بات کے ذریعہ وہ آگ میں مشرق و مغرب کی مسافت سے زیادہ گر جاتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

---

(۱) اس حدیث سے صاف ظاہر ہوگیا کہ انسان کو اچھی بات کہنا چاہئے جس میں کوئی مصلحت ہو اور جس سے کوئی بھلائی ظاہر ہو اور جب بھلائی کے ظاہر ہونے میں کوئی شک ہو تو خاموشی بہتر ہے اس لئے کہ سلامتی صرف خاموشی میں ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بندہ بعض اوقات ایسی بات بول جاتا ہے جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو جاتی ہے مگر اس کو اس کی اہمیت نہیں معلوم ہوتی، اس بات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کے درجوں کو بلند کر دیتا ہے اور کوئی بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے کہ جس کے کہنے سے اللہ تعالیٰ کا غصہ نازل ہوتا ہے، اسکو کچھ خبر نہیں، کوئی کھٹکا نہیں کہ اس کے سبب سے وہ آگ میں جارہا ہے۔ (بخاری)

حضرت عبدالرحمٰنؒ بلال بن حارث مزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کوئی بات ایسی کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے وہ نہیں سمجھتا کہ میری بات اس درجہ کی ہوگی کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشنودی (۱) قیامت کے دن تک کے لئے لکھ لے گا اور آدمی بعض بات ایسی کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ثابت ہوتی ہے اور وہ خیال نہیں کرتا کہ یہ کلمہ ایسا برا ہے کہ برائی میں اس درجہ کو پہنچے گا اور اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے سبب اپنی ناراضگی قیامت کے دن تک لکھ لے گا۔ (۲) (موطا و ترمذی)

مختصر بات

حضرت سفیانؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ آپ مجھے ایسے کام کی بات بتایئے جس کو میں مضبوطی سے پکڑلوں۔ آپ نے فرمایا قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہو، میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ آپ کو میرے لئے سب سے زیادہ کس چیز کا خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا (۳) اس سے۔ (ترمذی)

بسیار گوئی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کے ذکر کے

---

(۱) یعنی قیامت تک اس سے خوش ہی رہتا ہے۔ ۱۲

(۲) یعنی قیامت تک اس سے ناراض رہتا ہے۔ ۱۲

(۳) یہی چیز ہے جس سے اکثر گناہ سرزد ہو جاتے ہیں، حرام کھانے کا بھی اس سے ڈر ہے اور اللہ کی ناراضی کے کلمہ بولنے کا بھی اس سے ڈر ہے۔

سوا زیادہ بات نہ کیا کرو، زیادہ بولنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور سخت دل آدمی اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی زبان اور شرمگاہ کو اللہ تعالیٰ نے شر سے بچا لیا وہ جنت میں داخل ہوگا (ترمذی)

سلامتی کا راستہ

حضرت عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کس بات سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا اپنی زبان کو روکو۔ اور گھر تمہارے لئے کافی (۱) ہو اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔ (ترمذی)

زبان کی اہمیت

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہر صبح کو انسان کے تمام اعضا زبان کے آگے عاجزی کرتے ہیں، کہتے ہیں خدا کے لئے ہمارے بارے میں اللہ سے ڈر۔ اگر تو سیدھی ہے تو ہم بھی سیدھے رہیں گے، اگر تو ٹیڑھی ہے تو ہم بھی ٹیڑھے رہیں گے۔ (ترمذی)

ابواب خیر

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت کا مستحق بنا دے اور دوزخ سے محفوظ رکھے، آپ نے فرمایا تم نے بڑی اچھی بات پوچھی ہے یہ کام اللہ تعالیٰ جس پر آسان کر دے تو آسان ہے۔ وہ کام یہ ہیں۔ تم اللہ کی عبادت کرو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز پڑھو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور خانہ کعبہ کی استطاعت ہو تو حج کرو۔ پھر فرمایا میں تم کو بھلائی کے دروازوں کی خبر دوں، سنو روزہ سپر ہے (یعنی یہ گناہ اور دوزخ سے بچاتا ہے) اور صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور

---

(۱) یعنی اپنی زبان کے شر سے لوگوں کو بچانے کے لئے گھر میں بیٹھ رہنا چاہئے۔ ۱۲

آدھی رات کو اٹھ کر نماز پڑھنا، (یعنی تہجد کی) پھر آپ نے یہ آیۃ شریفہ پڑھی۔

تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (الم سجدہ۔ع ۲)

ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو ڈر اور امیدواری سے پکارتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں تو کوئی نہیں جانتا، جو ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے ان اعمال کے بدلے میں جو وہ کرتے ہیں

زبان کی بدولت

پھر فرمایا میں تم کو دین کا سر اور اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی بتادوں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ارشاد فرمایئے۔ آپ نے فرمایا دین کا سر اسلام ہے کہ بغیر اسلام کے دین کا وجود نہیں، جس طرح بغیر سر کے بدن بیکار ہے، اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے، پھر فرمایا کیا میں تم کو ان کی جڑ بتاؤں، میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ ضرور فرمایئے، آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر بتایا اس کو روکو، میں نے عرض کیا یا حضرتؐ کیا ہماری گفتگو کا بھی ہم پر مؤاخذہ ہوگا، فرمایا تیری ماں تجھ کو روئے، لوگ آگ میں چہروں کے بل اپنی زبان کی بدولت گرائے جائیں گے۔ (ترمذی)

غیبت کیا ہے؟

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے بھائی کو ایسی بات کہو جو اسے ناپسند ہو، کسی نے عرض کیا یارسول اللہ اگر میں نے وہی بات کہی جو میرے بھائی میں موجود ہے۔ آپ نے فرمایا یہی غیبت ہے، اگر وہ بات نہیں ہے جو تم کہتے ہو تو یہ بہتان ہوگا۔ (مسلم)

مسلمانوں کی جان ومال و آبرو

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے سال منیٰ کے مقام پر قربانی کے دن خطبہ میں فرمایا تمھارے خون، تمھارے مال، تمھاری آبروئیں تم پر اس دن، اس مہینے، اس شہر کی طرح حرام ہیں، خبردار ہو جاؤ کیا میں نے پہنچا دیا۔ (بخاری۔ مسلم)

غیبت کا اثر

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ بس صفیہؓ (۱) تو اتنی ہی ہیں (یعنی ٹھنگنی) آپ نے فرمایا تم نے ایسی بات کہی کہ اگر سمندر میں ملائی جائے تو اس کا بھی پانی تلخ ہو جائے۔ پھر میں نے کسی کی حکایت بیان کی، آپ نے فرمایا میں کسی کی حکایت نہ بیان کروں، اگرچہ اس کے بدلہ میں اتنا اور اتنا ملے (یعنی مال) (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میں معراج کو گیا تو ایک ایسی قوم پر میرا گزر ہوا جس کے ناخن تانبے کے تھے، وہ ناخن سے منھ اور سینوں کو کھرچتے تھے۔ میں نے کہا اے جبرئیلؑ یہ کون ہیں۔ کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے) (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر مسلمان کا خون، اس کی عزت اور اس کا مال حرام ہے۔ (مسلم)

---

(۱) حضرت صفیہؓ رسول اللہ ﷺ کی بیوی تھیں۔

غیبت نہ سننے کا بیان

آیات

وَاِذَا سَمِعُوْا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ.
(سورہ قصص۔ع ۴)

اور جب لغو بات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ
(مومنون۔ع ۱)

اور جو لغو بات سے منھ موڑنے والے ہیں۔

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُوْلٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلاً.
(بنی اسرائیل ع ۴)

اور بیشک کان، آنکھ اور دل سب ہی سے پوچھ ہو گی۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ آيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○
(انعام۔ع ۸)

اور (اے مخاطب) جب تم لوگوں کو ہماری آیتوں میں بحث کرتے دیکھو تو ان سے کنارہ کرلو، یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں اور اگر تم کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

احادیث

مسلمان کی حمایت

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کی حمایت (۱) کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منھ سے دوزخ کی آگ دور رکھے گا۔ (ترمذی)

(۱) یعنی کوئی شخص مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرتا ہو یہ سن کر اس کی بات کا جواب دے اور اس کو رد کر کے اس عیب سے اپنے مسلمان بھائی کو بری کر دے۔ ۱۲

مسلمان کی پہچان

حضرت عِتبانؓ بن مالک سے ان کی لمبی حدیث میں جو باب الرجا میں آچکی ہے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو فرمایا مالک بن دخشم کہاں ہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا وہ منافق ہیں، ان کو اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں آپ نے فرمایا ایسی بات نہ کہو، تم نہیں جانتے ہو کہ انھوں نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کلمہ پڑھا ہے اور اس شخص پر آگ حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت کعبؓ بن مالک سے ان کی لمبی حدیث میں جو توبہ کے باب میں آچکی ہے کہ نبی ﷺ لوگوں کے مجمع میں تبوک میں بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کعبؓ بن مالک کا کیا حال ہے؟ بنی سلمہ کے ایک آدمی نے کہا یارسول اللہؐ ان کو اپنی چادر اور جھک جھک کر اپنے پہلوؤں کے دیکھنے نے اس کی فرصت کہاں دی کہ وہ آتے۔ حضرت معاذ بن جبل نے کہا تم نے بری بات کہی، خدا کی قسم یارسول اللہؐ ہم ان میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں پاتے، پھر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ (بخاری۔مسلم)

کن مواقع پر غیبت کرنا جائز ہے

جاننا چاہئے کہ غیبت کسی غرض سے جو شرعاً صحیح ہو جب کہ بغیر غیبت کے غرض تک پہونچنا ممکن ہو مباح و جائز ہے لیکن اس کے چھ اسباب ہیں۔

۱۔ بادشاہ سے یا قاضی سے یا ان دونوں کے علاوہ کسی ذمہ دار یا حاکم سے جو ظلم روکنے اور انصاف کرنے کی قدرت رکھتا ہو مظلوم یہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں اور فلاں نے مجھ پر اس طرح ظلم کیا ہے۔

۲۔ کسی کو بُرائی سے باز رکھنے اور گناہ سے بچانے اور سیدھے راستہ پر لانے کے لئے ایسے شخص سے کہنا جو برائی سے روکنے پر قدرت رکھتا ہو، اس سے یہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں یہ یہ کام کرتا ہے آپ اس کو منع کیجئے لیکن مقصود صرف برائی کو دور کرنا ہو

اگر یہ مقصد نہیں تو پھر حرام ہے۔

۳۔ مفتی سے کہنا کہ میرے باپ یا میرے بھائی یا میرے شوہر فلاں نے مجھ پر اس طرح ظلم کیا ہے، اب کس طرح میں نجات حاصل کروں کس طرح اپنا حق لوں، یا کس طرح اس ظلم کو دفع کروں، جائز ہے لیکن بہتر اور افضل یہ ہے کہ نام نہ لے، اس طرح کہے آپ ایسے آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے اس طرح ظلم کیا تو اس سے اس کی غرض بغیر اس شخص کا نام لئے حاصل ہو جائے گی اور نام لینا بھی جائز ہے جس کا عنقریب حضرت ہند کی حدیث میں ذکر آئے گا۔

۴۔ مسلمانوں کو کسی شر سے بچانے اور ان کی خیر خواہی کرنے کی غرض سے غیبت جائز ہے مثلاً کمزور راوی کے بارے میں یہ کہہ سکتا ہے کہ راوی کمزور ہے غیر معتبر ہے یا گواہ کے متعلق یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ گواہ جھوٹا ہے۔ ایسی غیبت کے جائز ہونے بلکہ واجب ہونے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ یا کسی نے مشورہ کیا کہ فلاں عورت یا مرد سے شادی کرنے کا ارادہ ہے تو وہ تمھارے نزدیک کیسا ہے۔ یا کسی کو تجارت میں شریک کرنے کا خیال ہے یا امانت رکھانے کا خیال ہے یا کوئی اور معاملہ کرنا ہے یا کسی پڑوسی کے متعلق مشورہ کیا کہ وہ کیسا ہے تو جس سے مشورہ لیا جائے اس پر واجب ہے کہ تمام بات بتادے، کچھ چھپائے نہیں، جو جو برائیاں ہوں وہ ظاہر کردے مثلاً شرکت نہ کرو وہ مال کھا جائے گا یا امانت نہ رکھو وہ خائن ہے خیانت کرے گا یا فلاں مرد یا فلاں عورت سے شادی نہ کرو، اس میں عیب ہے مگر صرف خیر خواہی کی نیت ہو اور انھیں وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کوئی طالبعلم کسی بدعتی یا فاسق کے پاس علم حاصل کرنے جاتا ہو، اور کوئی شخص ڈرے کہ اس سے اس کو دینی نقصان پہنچے گا تو خیر خواہی کی نیت سے اس کا حال بیان کردینا لازم ہے مگر اسی شرط پر کہ خیر خواہی کی نیت ہو۔ ایسا نہ ہو کہ حسد نے اس کو اس بات پر آمادہ کیا ہو اور شیطان نے یہ خیال پیدا کر دیا ہو کہ یہ خیر خواہی ہے۔ حالانکہ وہ حسد ہو تو اس پر خوب غور کر لینا چاہئے، یا کسی متولی یا حاکم کے بارے میں کہ وہ سیدھے رستہ پر نہیں ہے یا تو وہ لائق نہیں یا فاسق ہے یا

بھولا بھالا ہے، یاایسی ہی کوئی بات ہے تو اس کی برائی ایسے شخص سے کردینا واجب ہے جو اس کا افسر ہے اس کی اصلاح کر سکتا ہے اور اگر اصلاح نہیں کر سکتا تو کم از کم اس کی طبیعت کو پہچان لے گا تاکہ اس کی حالت کے مطابق فیصلہ کرے دھوکہ میں نہ رہے اور کوشش کرے کہ وہ سیدھے راستہ پر قائم رہے یا پھر اس کو اس عہدہ سے ہٹادے۔

۵۔ علانیہ گناہ کرنے والے کا نام لے کر ذکر کر سکتا ہے۔ جیسے کوئی بدمعاش ہے یا کھلا ہوا بدعتی ہے یا کھلم کھلا شراب پینے والا ہے، یا لوگوں کا مال غصب کرنے والا ہو، یا چنگی لینے والا ہو یا ظلماً ٹیکس وصول کرنے والا، یا ناجائز کام پر کوئی مقرر ہے ایسی صورتوں میں اس کے عیب کا ذکر کرے جو اس میں علانیہ موجود ہے، اس کے علاوہ اگر دوسری بات کا ذکر کیا تو حرام ہے۔

۶۔ کسی میں کوئی عیب ہے اور وہ اسی عیب کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے مثلاً چندھا ہے یا لنگڑا ہے، یا بہرہ یا اندھا ہے، یا بھینگا ہے اب بغیر اس عیب کو بتائے ہوئے کوئی پہچان نہیں سکتا تو اس کا عیب بیان کرنا جائز ہے جیسے فلاں اندھا، یا فلاں لنگڑا، مگر مقصد صرف پہچنوانا ہو اور اس کے علاوہ اگر کوئی اور نیت ہے مثلاً ہتک وغیرہ تو جائز نہیں، اس کے ساتھ بھی اگر اس کو کسی صفت یا لقب سے پہنچوا سکے تو اس عیب سے اس کا تعارف نہ کرائے، یہ چھ اسباب ہیں جن پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

احادیث

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے آنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا اس کو اجازت دیدو، اور فرمایا یہ اپنی قوم میں سب سے برا آدمی ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فلاں اور فلاں کے متعلق میرا گمان ہے کہ وہ ہمارے دین کو کچھ نہیں جانتے۔ (بخاری)

حضرت لیث بن سعد جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں یہ دونوں شخص منافق تھے۔

حضرت فاطمہؓ بنت قیس سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوالجہم اور معاویہ نے مجھ کو نکاح کا پیغام دیا ہے۔ آپ نے فرمایا معاویہ غریب آدمی ہیں ان کے پاس روپیہ نہیں، اور ابوالجہم اپنے کاندھے (۱) سے لکڑی نہیں اتارتے (بخاری۔مسلم)

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں گئے ، اس سفر میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی۔ عبداللہ بن ابی نے کہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو تو وہ آپ ہی آپ چھنٹ جائیں گے اور کہا اگر ہم مدینہ واپس گئے تو قسم ہے عزت (۱) والا ذلیل کو نکال دے گا۔ حضرت زیدؓ بن ارقم کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور پوری بات آپ سے بیان کردی۔ آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلوایا۔ اس نے قسم کھائی کہ میں نے نہیں کہا لوگوں نے کہا زیدؓ نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹی بات کہہ دی، یہ سن کر مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے قول کی تصدیق میں اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ نازل فرمائی۔ پھر نبی ﷺ نے ان کو بلایا کہ ان کے لئے استغفار کردیں مگر انھوں نے آنے سے انکار کردیا اور نہ آئے (بخاری۔مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ سفیانؓ کی بیوی ہندہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے شوہر سفیان بخیل آدمی ہیں۔ وہ مجھے اتنا دیتے ہیں کہ نہ مجھ کو کافی ہوتا ہے نہ میرے بچوں کو، تو کیا میں ان کی لاعلمی میں کچھ لے سکتی ہوں، آپ نے فرمایا ہاں اتنا لو جو تم کو اور تمھاری اولاد کو کافی ہو جائے (بخاری۔مسلم)

---

(۱) کاندھے سے لکڑی نہ اتارنے کا مقصد ہے کہ عورتوں کو مارتے ہیں اور بعض نے یہ معنی لئے ہیں کہ سفر بہت کرنے والے ہیں۔

چغلی کا بیان

آیات

هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ٥ (قلم۔ع۔۱)	ذلیل ہے طعنہ دینے والا چغلیاں کھانے والا۔
مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلاَّ لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ٥ (ق۔ع۲)	نہیں نکلتی زبان سے کوئی بات مگر اس کے لئے ایک نگراں تیار ہے۔

احادیث

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چغلخور جنت میں نہ جائے گا۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ دونوں کسی بڑی بات پر عذاب نہیں بھگت رہے ہیں بلکہ ہاں بیشک بڑی بات ہے، ان میں سے ایک چغلی کھایا کرتا تھا۔ دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے اجتناب نہیں کرتا تھا۔ (بخاری۔مسلم)

بخاریؒ کی ایک روایت میں ہے کہ علماء نے اس کے معنی یہ لئے ہیں کہ ان دونوں پر ایسی بات پر عذاب ہو رہا تھا جو ان کے نزدیک بڑا نہ تھا اور بعضوں نے کہا اس کا چھوڑنا ان پر بھاری تھا۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو بتاؤں بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں فساد پڑ جائے۔ (مسلم)

حاکم تک بات نہ لے جانے کا بیان

آیت

وَلَاتَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (مائدہ۔ع ۱)

نہ مدد کرو ایک دوسرے کے گناہ اور زیادتی پر

احادیث

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص مجھ سے میرے اصحابؓ کے متعلق کوئی بات نہ کہے (یعنی تقصیر وغیرہ کے بارے میں کہ فلاں نے ایسا کیا، فلاں نے ایسا کیا) کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں جب تم لوگوں کے پاس آؤں تو میرا دل صاف ہو (یعنی کسی سے میرے دل کو رنج وکدورت نہ ہو (ابوداؤد۔ ترمذی)

دو چہرے والوں کا بیان

آیت

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَالَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝ (نساء۔ع ۱۴)

وہ لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے، حالانکہ وہ انکے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ جب وہ راتوں کو مشورہ کرتے ہیں ایسی باتوں میں جس کو وہ پسند نہیں فرماتا اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں سب اللہ کے قابو میں ہے۔

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کو مثل

کانوں کے پاؤ گے، جو لوگ جاہلیت میں بہتر تھے جب انھوں نے دین سمجھ لیا تو اسلام میں بھی بہتر ہوں گے اور اس معاملہ (حکومت) میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اس سے سخت نفرت کرتا ہو اور سب سے بدتر دوزخی آدمی وہ ہے جس کے دو منھ ہیں، ایک کے پاس ایک منھ لے کر جائے اور دوسرے کے پاس دوسرا منھ (یعنی ان کے منھ پر ان کی ایسی اور ان کے منھ پر ان کی ایسی (بخاری۔مسلم)

حضرت محمدؒ بن زید سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کے دادا عبداللہؓ ابن عمرؓ سے کہا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں تو ان کے روبرو کچھ اور باتیں کرتے ہیں اور نکل کر کچھ اور کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا ہم اس بات کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نفاق سمجھتے تھے (بخاری)

جھوٹ کی حرمت

آیات

وَلَاتَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ. (بنی اسرائیل۔ع ۴)
اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تم کو علم نہیں۔

مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلاَّ لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ۔ (ق۔ع ۲)
کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک نگراں تیار رہتا ہے۔

احادیث

سچائی کی عادت

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سچائی نیکی کی طرف مائل کرتی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے اللہ کے یہاں بڑا سچا اور راست باز شمار ہو جاتا ہے اور جھوٹ گناہ پر مائل کرتا ہے اور گناہ دوزخ میں لے جاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتے بولتے اللہ کے یہاں بڑا دروغ گو لکھ لیا جاتا

ہے۔(بخاری۔مسلم)

منافق کی علامتیں

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر کسی میں جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں کی ایک خصلت ہے اس میں نفاق کی ایک علامت ہے جب تک کہ وہ اس خصلت کو ترک نہ کردے۔وہ خصلتیں یہ ہیں۔جب (۱) اس کو کسی امانت کا امین بنایا جائے تو خیانت کرے (۲) اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔(۳) عہد کرے تو وفا نہ کرے۔ (۴) اور جب کسی سے جھگڑا ہو تو بدزبانی کرے۔(بخاری۔مسلم)

خواب گڑھنے کی سزا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی جھوٹا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہیں تو اس کو مجبور کیا جائے گا کہ جو کے دو دانوں میں گرہ لگائے۔مگر وہ ہرگز نہ لگا سکے گا اور جس نے کسی کی بات سنی یا کان اس کی طرف لگا دیئے اور وہ بات ایسی ہے کہ لوگ اس کو ظاہر کرنا نہیں چاہتے تو قیامت کے دن اس کے دونوں کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔اور جس نے تصویر بنائی تو اس کو عذاب دیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکو اور وہ روح نہ پھونک سکے گا۔(بخاری)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا سب سے جھوٹی بات یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو انھوں نے نہیں (۱) دیکھا (بخاری)

عالم خواب میں مجرموں کا مشاہدہ

حضرت سمرۃؓ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے کہ جس نے رات کو کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرے تو جو کوئی دیکھتا تھا وہ بیان کر دیتا تھا، آپؐ کچھ تعبیر فرما دیتے تھے۔ایک دن آپ نے فرمایا میں نے آج رات کو خواب دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور کہا کہ چلو میں ان کے ساتھ چلا

---

(۱) یعنی وہ خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا نا ممکن العمل چیز پر مجبور کیا جائے گا۔

اور چلتے چلتے ایک جگہ پہنچا، دیکھا کہ ایک آدمی لیٹا ہے اور ایک آدمی اس کے پاس کھڑا ہے جو کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں ایک پتھر ہے وہ پتھر اس زور سے اس لیٹے ہوئے آدمی کے سر پر مارتا ہے کہ اس کا سر پاش پاش ہو جاتا ہے اور وہ پتھر لڑھک کر دور گر جاتا ہے جب تک وہ پتھر اٹھا کر لائے یہاں اس کا سر بالکل اصلی حالت پر آجاتا ہے پھر وہ اس کو مارنے لگتا ہے۔ میں نے ان دونوں سے کہا سبحان اللہ یہ کون ہیں۔ ان دونوں نے کہا آگے چلو آگے چلو۔ ہم آگے بڑھے یہاں تک کہ ایسی جگہ پہنچے کہ وہاں دو آدمی تھے ایک چت لیٹا تھا اور دوسرا کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور تھا اس زنبور سے لیٹے ہوئے آدمی کے کلّہ کو چیرتا ہے اور وہ زنبور پھاڑتا ہوا گدی تک پہنچ جاتا ہے پھر دوسرے کلّے کے ساتھ یہی معاملہ کرتا ہے جیسا پہلی جانب کیا تھا اور دوسرے کلّے سے فارغ نہیں ہوتا تھا کہ پہلا کلّہ درست ہو جاتا تھا جیسا پہلے تھا اور وہ یہی معاملہ پھر شروع کر دیتا تھا۔ میں نے ان دونوں سے کہا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں، انھوں نے کہا آگے چلو آگے چلو۔ ہم آگے چلے تو ایک غار ملا جو مثل تنور کے تھا (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اس میں بہت شور و شغب تھا) اس میں آگ جل رہی تھی، میں نے جو اس کو دیکھا تو اس میں مرد اور عورتیں ننگے بدن نظر آئیں اور ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ اٹھتا ہے جب وہ شعلہ ان کے لگ جاتا ہے تو وہ بے اختیار چیخیں مارنے لگتی ہیں۔ میں نے کہا یہ کون ہیں ان دونوں نے کہا آگے چلو آگے چلو۔ ہم آگے بڑھے تو ایک نہر ملی (راوی کا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی) نہر میں ایک پیراک آدمی پیر رہا ہے اور نہر کے کنارے ایک شخص کھڑا ہے جس کے پاس بہت سے پتھر ہیں جب نہر والا آدمی پیرتا ہوا کنارے پر پہنچتا ہے تو اپنا منھ کھول دیتا ہے اور کنارے والا آدمی اس کے منھ میں پتھر کا لقمہ دیدیتا ہے پھر وہ چلا جاتا ہے اور پیرنے لگتا ہے پھر پلٹتا ہے تو پھر اس کے ساتھ یہی معاملہ کیا جاتا ہے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں، ساتھیوں نے کہا آگے چلو آگے چلو، ہم آگے بڑھے تو ایک بہت بدصورت آدمی کو دیکھا، ایسا بدصورت آدمی کو دیکھا، ایسا بدصورت آدمی تم نے شاید کبھی دیکھا ہو، اس کے گرد آگ ہے وہ اس کو جلاتا ہے پھر اس کے گرد پھرتا ہے میں نے

کہا یہ کون ہیں انھوں نے کہا بڑھے چلو۔ ہم آگے چلے اور ایک سر سبز باغیچہ کے پاس پہنچے جس میں ہر قسم کے بھاری شگوفے کھلے تھے۔ اس باغ کے بیچ میں ایک بہت بلند قامت آدمی بیٹھے تھے جن کا سر بلند قامتی کی وجہ سے نظر نہیں آتا تھا، ان کے گرد بہت سے لڑکے بیٹھے تھے، میں نے ویسے لڑکے بھی نہیں دیکھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں انھوں نے کہا چلے چلو۔ ہم چلے، یہاں تک کہ ایک بڑے درخت کے پاس پہنچے میں نے اس سے بڑا درخت کبھی نہ دیکھا تھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا اس پر چڑھو ہم اس پر چڑھے تو ایک شہر دیکھا جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا تھا۔ ہم نے شہر کے دروازے پر پہنچ کر دروازہ کھلوایا تو وہ ہمارے لئے کھول دیا گیا۔ جب ہم اس میں داخل ہوئے تو ہم کو کچھ مرد ایسے نظر آئے کہ ان کا کچھ حصہ تو بہت خوبصورت اور کچھ حصہ بہت ہی بدشکل تھا۔ میرے ساتھیوں نے ان سے کہا اس نہر میں گر جاؤ، وہ نہر سفیدی میں مثل دودھ کے تھی، وہ لوگ جا کر اس میں کود پڑے جب وہ نکل کر ہمارے پاس آئے تو ایسے نکھر گئے تھے گویا کبھی برے ہی نہ تھے۔ پھر ان دونوں نے مجھ سے کہا یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مقام ہے۔ میں نے جو نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ ایک محل ابر کے مانند سفید ہے۔ دونوں نے کہا یہ آپ کی منزل ہے میں نے کہا اللہ تم کو برکت دے مجھ کو چھوڑ دو تاکہ میں اپنی منزل میں پہنچ جاؤں انھوں نے کہا آپ ابھی داخل نہیں ہو سکتے۔ میں نے کہا رات بھر عجیب چیزیں دیکھتا رہا۔ اب مجھ کو بتاؤ کہ وہ چیزیں کیا تھیں۔ دونوں نے کہا میں آپ کو بتائے دیتا ہوں سنیئے :

وہ پہلا شخص جس کو آپ نے سب سے پہلے دیکھا جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ قرآن بھلا دینے والا تھا، قرآن پڑھتا تھا اور چھوڑ دیتا تھا اور فرض نمازوں سے غافل رہتا تھا۔ دوسرا آدمی جس کی کنپٹی گدی تک سلاخ سے پار کی جاتی تھی وہ صبح ہی صبح نکل کر ایسا جھوٹ بولتا تھا کہ تمام عالم میں پھیل جاتا تھا۔

اور آپ نے تنور پر جو ننگے مرد عورت دیکھے ہیں وہ بدکار مرد اور عورتیں تھیں اور آپ نے نہر میں جس آدمی کو تیرتے ہوئے اور پتھر کا لقمہ کھاتے ہوئے دیکھا ہے وہ سود خوار تھا اور جس کریہہ المنظر شخص کو دیکھا وہ آگ جلاتا ہے پھر اس کے گرد

دوڑتا ہے وہ جہنم کا داروغہ ہے۔

اور جو آپ نے ایک باغیچہ اور باغیچہ کے سامنے ایک لانبے شخص کو دیکھا ہے وہ حضرت ابراہیمؑ تھے اور وہ لڑکے جوان کے گرد بیٹھے دیکھے یہ وہ لڑکے ہیں جو فطرت پر مرے ہیں (برقانی کی ایک روایت میں ہے کہ جو فطرت پر پیدا ہوئے)

لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ مشرکین کی اولاد۔ آپ نے فرمایا مشرکین کی اولاد بھی، اور وہ لوگ جن کے جسم کا کچھ حصہ خوبصورت اور کچھ حصہ بدصورت تھا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے نیک اور برے عمل مخلوط کردیئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا۔ (بخاری)

ایک روایت میں ہے کہ میں نے رات کو دیکھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور مجھے ارض مقدس میں لے گئے۔ پھر ان تمام باتوں کا جو اوپر گزر چکی ہیں ذکر کر کے فرمایا کہ ہم ایک غار پر پہنچے جو مثل تنور کے تھا۔ اوپر کا حصہ تنگ اور نیچے کا کشادہ تھا اس میں آگ بھڑک رہی تھی اس میں مرد اور عورت ننگے بدن جمع تھے اس کے نیچے آگ جل رہی تھی جب وہ آگ اوپر اٹھتی ہے تو وہ لوگ بھی اوپر اٹھ آتے ہیں اور نکلنے کے قریب ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ دھیمی ہوتی ہے تو وہ لوگ نیچے ہو جاتے ہیں۔ پھر ہم ایک خون کی نہر پر پہنچے تو دیکھا کہ نہر کے بیچ میں ایک آدمی کھڑا ہے اور ایک شخص کنارے پر پتھر لئے کھڑا ہے۔ جب وہ نہر والا آدمی کنارے آکر نکلنا چاہتا ہے تو کنارے والا شخص اس کے منہ پر پتھر مار کر لوٹا دیتا ہے اور جب وہ نکلنا چاہے تو اس کے ساتھ یہی معاملہ ہوتا ہے۔ پھر وہ دونوں ساتھی مجھ کو ایک درخت پر چڑھا لے گئے اور ایک گھر میں داخل کیا۔ وہ گھر اتنا خوبصورت تھا کہ اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں دیکھا اس میں بہت سے بوڑھے اور جوان ہیں۔

اور جن کو میں نے دیکھا تھا کہ لوہے کی سلاخ سے اس کی کنپٹی سے لے کر گدی تک پھاڑ دی جاتی ہے، وہ جھوٹا تھا، جھوٹی بات کہتا۔ لوگ اس کی روایت کرتے اور وہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ جاتی اس پر قیامت تک یہ عذاب ہوتا رہے گا۔

اور جس کا سر پتھر سے کچلا جاتا تھا وہ ہے جس کو اللہ نے قرآن کی تعلیم دی اور اس سے غافل ہو کر رات کو سو رہا نہ رات کو پڑھا اور نہ دن کو اس پر عمل کیا یہ عذاب اس کو قیامت تک ہوتا رہے گا۔

وہ پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے تھے وہ مسلمانوں کا مقام ہے اور دوسرا گھر شہیدوں کا ہے اور میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ اب اپنا سر اٹھایئے، میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ میرے اوپر سفید ابر ہے۔ دونوں نے کہا یہ آپ کا گھر ہے۔ میں نے کہا چھوڑ دو میں اپنے گھر چلا جاؤں۔ انھوں نے کہا نہیں جب آپ کی عمر پوری ہو جائے تو آپ تشریف لایئے گا۔ (بخاری)

جھوٹ بولنا کس موقع پر جائز ہے

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ جھوٹ اگرچہ اصلاً حرام ہے لیکن بعض حالات کی بنا پر جائز ہوتا ہے اس کی وضاحت میں نے کتاب الاذکار میں کی ہے مختصر یہ ہے کہ کلام مقاصد کا وسیلہ ہے پس ہر اچھا مقصود اگر اس کا حاصل کرنا بلا جھوٹ کے ممکن ہے تو جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر ناممکن ہو تو جھوٹ جائز ہے اور اگر اس مقصود کا حصول صرف امر مباح ہے تو جھوٹ بھی مباح ہے اور اگر واجب ہے تو جھوٹ بھی واجب ہے۔

جب کوئی مسلمان کسی ظالم سے جو اس کے قتل کا یا اس کے مال چھیننے کا ارادہ کرتا ہو چھپ جائے یا کسی نے اپنا مال چھپایا اور کوئی اس کی جستجو میں ہے لوگوں سے اس کے متعلق پوچھے تو لوگوں کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی لاعلمی کا اظہار کرنا واجب ہے۔ اسی طرح امانت ہے اگر کسی کے پاس رکھی ہے اور کوئی ظالم لینا چاہتا ہے تو اس امانت کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے تاکہ مسلمان کا مال ضائع نہ ہو لیکن ایسے موقع پر احتیاط کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ایسے موقع پر توریہ کرے۔ توریہ کے معنی یہ ہیں کہ بات کو الٹ پھیر کر کہے تاکہ مقصد بھی پورا ہو جائے اور جھوٹ بھی نہ ہو۔ مثلاً کسی کی امانت ہمارے پاس ہے اور ہم نے اس کو کسی صندوق وغیرہ میں رکھ دیا

ہے۔ کسی نے دریافت کیا کہ تمہارے پاس فلاں کی امانت ہے تو ہم یہ کہہ دیں کہ ہمارے پاس نہیں ہے لیکن دل میں یہ سمجھ لیں کہ اس وقت ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے صندوق میں ہے یعنی ہمارے پاس تو ہے مگر ہماری ذات کے پاس نہیں ہے ہمارے مکان میں ہے اور اگر توریہ نہ کرے اور صاف لفظوں میں کہہ دے کہ ہمارے پاس نہیں تو بھی جائز ہے حرام نہیں ہے اور تمام علماء نے ام کلثومؓ کی اس حدیث سے استدلال کر کے ایسے جھوٹ کو جائز قرار دیا ہے۔

حدیث

حضرت ام کلثومؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپؐ فرماتے تھے وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو اپنی طرف سے کوئی اچھی بات جوڑ کر لوگوں میں ملاپ کرادے۔ (بخاری۔مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت ام کلثومؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔

(۱) جنگ کے وقت (۱) (۲) لوگوں میں صلح کے خیال سے (۲) (۳) شوہر بیوی کی گفتگو میں (۳)

جو بات زبان سے کہے تحقیق کر کے کہے

آیات

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ. (بنی اسرائیل۔ع ۴)

اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تم کو علم نہیں۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ط (ق۔ع ۲)

کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک نگراں تیار رہتا ہے۔

---

(۱) جھوٹ بول کر حریف کو دھوکہ دینا۔

(۲) دو شخصوں میں رنجش ہو، تیسرا آدمی اپنی طرف سی بات بنا بنا کر ان کے دل صاف کر دے۔

(۳) ایک دوسرے کو خوش کرنے اور تعلقات درست رکھنے کے لئے۔

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹے ہونے کے لئے ہی کافی ہے کہ سنی سنائی باتیں لوگوں سے کہتا پھرے۔ (مسلم)

حضرت سَمُرَۃؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جس نے میری کوئی حدیث نقل کی اور وہ سمجھ رہا ہے کہ یہ غلط ہے تو وہ دو جھوٹوں میں ایک جھوٹا ہے۔ (۱) (مسلم)

حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ ایک صحابیہؓ رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک سوکن ہے اگر میں اس پر اظہار کروں کہ مجھ کو خاوند نے فلاں چیز دی ہے اور حالانکہ نہیں دی تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا اس چیز کو ظاہر کرنے والا جو اس کو نہیں دی گئی جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کے مثل ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

جھوٹی گواہی

آیات

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ. (حج۔ع ۴)	اور جھوٹ بولنے سے بچتے رہو۔
وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (بنی اسرائیل۔ع ۴)	اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تم کو علم نہیں۔
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ. (قٓ۔ع ۲)	کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک نگراں تیار رہتا ہے۔
اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ (فجر۔ع ۱)	بیشک تمہارا رب البتہ گھات میں ہے۔
وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (فرقان۔ع ٦)	اور وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔

---

(۱) دو جھوٹے میں ایک جھوٹے کا مطلب یہ ہے کہ ایک جھوٹا وہ جس پر جھوٹ باندھا یعنی روایت گڑھی، دوسرا وہ جو اس کو نقل کرتا پھرے۔

احادیث

تین بڑے گناہ

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو بڑے گناہ بتاؤں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتایئے۔ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور آپ ٹیک لگائے بیٹھے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا خبردار ہو جاؤ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، اور آپ برابر اس کی تکرار کرتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ کاش (۱) آپ خاموش ہو جاتے۔
(بخاری۔مسلم)

کسی آدمی یا چوپائے کا نام لے کر لعنت کرنے کی حرمت

لعنت اور قتل

حضر ابو زیدؓ بن ضحاک انصاری سے روایت ہے (یہ اہل بیعت رضوان میں سے تھے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سمجھتے بوجھتے ہوئے اسلام کے سوا کسی اور دین پر جھوٹی قسم کھائے تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا ہے اور جس نے خودکشی کی ہے قیامت میں اُسی سے اس کو عذاب (۲) دیا جائے گا اور جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اس پر نذر و منت نہیں اور مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کے برابر ہے۔
(بخاری۔مسلم)

---

(۱) یعنی اس ڈر سے کہ آپ تھک نہ جائیں۔

(۲) یعنی جس نے تلوار سے اپنے کو ہلاک کیا تو وہ قیامت میں برابر تلوار سے مارا جائے گا۔ اور جس نے زہر پی کر جان دی تو اس کو برابر زہر پلایا جائے گا۔ جس نے پہاڑ سے گر کر جان دی تو وہ برابر پہاڑ سے گرایا جائے گا۔

لعنت راست بازی کے خلاف ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا راست باز انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا بنے۔ (مسلم)

لعنت کرنیوالوں کی محرومی

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ کسی کی شفاعت کر سکیں گے، نہ گواہ بن سکیں گے۔ (مسلم)

حضرت سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ نہ کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو، یا اس کا غضب نازل ہو، یا دوزخ نصیب ہو (ابوداؤد۔ ترمذی)

لعنت مومن کی شان کی خلاف ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، فحش بکنے والا اور زبان دراز مومن نہیں ہے (۱)۔ (ترمذی)

لعنت، لعنت کرنیوالے پر پلٹ آتی ہے

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جب کسی کو لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان پر جاتی ہے۔ آسمان کے سب دروازے بند ہو جاتے ہیں تو وہ زمین پر اُترتی ہے اور زمین کے دروازے بھی اس پر بند ہو جاتے ہیں۔ تو پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے اور جب کہیں وہ راستہ نہیں پاتی تو جس پر لعنت کی گئی تھی اگر وہ لعنت کے قابل ہوا تو اس پر پڑ جاتی ہے ورنہ پھر پلٹ کر اسی لعنت کرنے والے پر آپڑتی ہے۔ (ابوداؤد)

لعنت کئے ہوئے جانور پر سواری کی ممانعت

حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے اس سفر میں ایک انصاری کی بیوی اونٹنی پر سوار تھیں۔ اونٹنی اڑ گئی اور بلبلانے لگی

---

(۱) یعنی یہ مومن کی صفات واخلاق میں سے نہیں ہے۔

تو انھوں نے اس کو لعنت کی، آپ نے سن لیا فرمایا کہ اس اونٹنی سے سامان اُتار کر اس کو چھوڑ دو۔ اب یہ ملعون ہو گئی۔ حضرت عمرانؓ کہتے ہیں گویا میں آج دیکھ رہا ہوں کہ وہ ماری ماری پھرتی ہے اور کوئی اس سے تعرض نہیں کرتا۔ (مسلم)

حضرت ابو برزۃ نضلۃ بن عبید اسلمیؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی اونٹنی پر سوار تھی، اس پر کچھ لوگوں کا سامان تھا اس نے نبی ﷺ کو دیکھا۔ پہاڑ کی وجہ سے راستہ تنگ ہو گیا تو اس نے اونٹنی کو جھڑک کر کہا اے اللہ اس پر لعنت کر۔ آپ نے فرمایا جس اونٹنی پر لعنت ہوئی ہے وہ ہمارے ساتھ نہ رہے۔

کن لوگوں پر لعنت کرنا جائز ہے

آیات

اَلاَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (ہود۔ع ۲)

سن ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ (اعراف۔ع ۵)

ان کے درمیان پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہو۔

احادیث

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس عورت پر لعنت کرے جو دوسروں کے بال لے کر اپنے بالوں میں جوڑے اور اس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑوائے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے پر اور تصویریں بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی ہے جو زمین کے حدود (۱) بدل دے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس (۲) چور پر لعنت کی ہے جو انڈا

---

(۱) یعنی سرحدیں اور علامتیں مٹا دے تاکہ اس پر ملکیت کا دعویٰ کر سکے یا اپنی زمین میں شامل کر سکے۔

(۲) یعنی ایسی چھوٹی چیز چرا کر چوری کا جرم کرے اور گناہگار ہو

چرائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی ہے جو اپنے والدین پر لعنت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو اللہ کے سوا کسی غیر کے نام پر ذبح کرے (۳) اور اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی ہے جو مدینہ طیبہ میں نئی نئی بات نکالے یا کسی نئی بات نکالنے والے کو وہاں پناہ دے، اس پر اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام لوگ لعنت کرتے ہیں اور آپ نے فرمایا اے اللہ رِعْل ذکوان اور عصیہ پر لعنت کر کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے (یہ تینوں عرب کے قبیلے تھے) اور فرمایا یہود پر لعنت کرے اس لئے کہ اُنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا اور آپ نے اُن مردوں پر لعنت کی جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی وضع اختیار کرتی ہیں۔

مسلمانوں کو ناحق گالی دینے کی حرمت

آیت

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَااكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۝ (احزاب۔ ع ۷)	وہ لوگ جو مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو بے قصور تکلیف پہنچاتے ہیں تو انھوں نے صریح گناہ اور بہتان کا بوجھ اٹھایا۔

احادیث

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی

(۳) ایک صورت یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ قبر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کریں۔

دینا فسق ہے اور اس کا قتل کرنا کفر ہے۔(بخاری۔مسلم)

تہمت کا وبال

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ کوئی کسی کو فسق یا کفر کی تہمت نہ لگائے۔اس لئے کہ جس شخص کو تہمت لگائی ہے،اگر وہ کافر و فاسق نہیں ہے تو یہ بات تہمت لگانے والے ہی پر پلٹ آئے گی۔(بخاری)

ابتدا کرنے والا ذمہ دار ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیتے ہیں تو جب تک مظلوم کی گالی نہ بڑھ جائے اس وقت تک دونوں کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے(بخاری)

بددعا کی ممانعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شرابی حضور ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ حضورؐ نے اس کو مارنے کا حکم دیا۔پھر تو کوئی ہاتھ سے مارنے لگا، کوئی جوتوں سے، کوئی کپڑوں سے،جب وہ لوٹ کر چلا تو کسی نے کہا اللہ تجھ کو رسوا کرے، آپ نے فرمایا شیطان کی مددمت کرو(۱)۔(بخاری)

تہمت کی سزا قیامت میں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو اپنے لونڈی یا غلام کو بدکاری کی تہمت لگائے گا تو قیامت میں اس پر حد قائم کی جائے گی،سوائے اس کے کہ جیسا اس نے کہا ہے ویسا ہی ہو(بخاری۔مسلم)

---

(۱) مطلب یہ کہ اس طرح کی دعا سے شیطان کی مدد ہوتی ہے اس لئے کہ اگر اللہ اس کو ذلیل کرے گا تو شیطان خوش ہوگا اور اس کی مدد ہوگی۔

مُردوں کو ناحق برا کہنے کی حرمت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں کو گالی نہ دو۔ اس لئے کہ وہ جو کچھ نیک یا بد عمل کر چکے ہیں اس کو پہنچ چکے یعنی اس کی سزا یا جزا مل چکی۔ (بخاری)

ایذا دینے کی حرمت

آیت

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا (احزاب۔ع ۷)

وہ لوگ جو مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو بے قصور تکلیف پہنچاتے ہیں تو انھوں نے صریح گناہ اور بہتان کا بوجھ اٹھایا۔

احادیث

مسلمانوں کی تعریف

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے کہ اس کام کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کیلئے

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص آگ سے بچنا چاہے اور جنت کا خواہش مند ہو تو اس پر لازم ہے کہ اس کی موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مسلم)

قطع تعلق اور آپس میں دشمنی رکھنے کی حرمت

آیات

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ. (حجرات۔ع۱)	مسلمان تو بھائی بھائی ہیں پس صلح کرادو۔
اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ، يُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَايَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ. (مائدہ۔ع۸)	مسلمانوں پر نرم ہیں اور کافروں پر سخت ہیں اللہ کی راہ میں جانیں لڑادیں گے اور ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (فتح۔ع۴)	محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم ہیں۔

احادیث

تین دن سے زیادہ مقاطعہ جائز نہیں

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں بغض وعداوت نہ رکھو۔ آپس میں حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کا مقاطعہ نہ کرو۔ آپس میں قطع رحمی نہ کرو، ایک کے سودے پر دوسرا سودا نہ کرے، اور آپس میں اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان پر جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے۔ (بخاری۔مسلم)

دشمنی رکھنے والوں کی محرومی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوشنبہ اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کی مغفرت فرماتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، لیکن ان دو آدمیوں کے بارے میں جن کی آپس میں رنجش ہو فرشتوں سے فرماتا ہے ان کو اس وقت تک

مہلت دو کہ یہ آپس میں صلح کرلیں۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ دوشنبہ اور جمعرات کے دن ہر ایک کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔

حسد کا بیان

آیت

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَا آتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۝ (نساء۔ ع ۸)	یا جلے مرتے ہیں لوگوں سے اُس نعمت پر جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کو مرحمت فرمائی ہے۔

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے لکڑی آگ کو کھاتی ہے یا فرمایا کہ خشک گھاس کو۔ (ابوداؤد)

تجسّس کرنے کی حُرمت

آیات

وَلَاتَجَسَّسُوْا ۝ (حجرات۔ ع ۲)	اور بھید نہ ٹٹولو۔
وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ (احزاب۔ ع ۷)	وہ لوگ جو ناحق مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں انھوں نے صریح گناہ اور بہتان کا بوجھ اٹھایا۔

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بدگمانی سے بچو۔

بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کی بات کان لگا کر مت سنو، کسی کے عیب کی جستجو نہ کرو، آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں بغض و عداوت نہ رکھو، ایک دوسرے سے مقاطعہ نہ کرو، اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی جیسا کہ تم کو اللہ نے حکم دیا ہے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ ان پر ظلم کرے نہ ان کو بے یار و مددگار چھوڑے، نہ ان کو حقیر سمجھے، پھر آپ اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے کہ پرہیز گاری اس جگہ ہے۔ پرہیز گاری اس جگہ ہے (۱) اور آدمی کے لئے اتنی ہی بُرائی کافی ہے وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان پر مسلمان کا خون، اس کی آبرو، اس کا مال حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے نہ تمھاری صورتوں کو اور نہ تمھارے اعمال کو (۲) بس اس کی نظر تو تمہارے دلوں پر ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک دوسرے سے جدائی نہ کرو۔ آپس میں کینہ و عداوت نہ رکھو، ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو، ایک دوسرے کی بات کان لگا کر نہ سنو، دام دے کر قیمت نہ بڑھاؤ۔ (۳) اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپس میں قطع رحمی نہ کرو، آپس میں غصہ نہ کرو۔ آپس میں حسد نہ کرو۔ آپس میں مقاطعہ نہ کرو، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپس میں جدائی نہ اختیار کرو۔ اور اپنا سودا دوسرے کے بیچنے کے وقت آگے نہ کرو۔ (مسلم)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم اگر مسلمانوں کے بھیدوں کی ٹوہ لگاؤ گے تو یا تو ان کو برا کر دو گے یا برائی کے قریب کر دو گے۔ (۴) (ابو داؤد)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انکے پاس (ابن مسعود) ایک آدمی کو لایا گیا

---

(۱) یعنی پرہیز گاری کا تعلق دل سے ہے بناوٹ اور تصنع سے نہیں۔

(۲) یعنی اعمال کی ظاہری شکلوں کو۔ یہ مطلب نہیں کہ اعمال غیر ضروری ہیں صرف دل کی پاکی کافی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر دل میں اخلاص و تقویٰ نہیں تو ظاہری اعمال سے اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔

(۳) یعنی کوئی سودا کر رہا ہو، ایک دوسرا آدمی اسکے دام لگانے لگے تاکہ خریدار اس کے اصلی دام سمجھ کر پھنس جائے۔

(۴) مسلمانوں کو نفاق یا جھوٹ بولنے یا راز داری کے ساتھ کام کرنے کی عادت پڑ جائے گی اور دوسرے سیرت اور اخلاق بگڑ جائیں گے۔

اور اُن کو بتایا گیا کہ شراب اس کی داڑھی سے ٹپک رہی ہے۔ انھوں نے کہا ہم کو عیب جوئی سے منع کیا گیا ہے لیکن جب عیب خود ہی ظاہر ہو جائے تو ہم اسکی سزا دیں گے۔ (ابوداؤد)

مسلمانوں پر ناحق بدظنی کرنے کی حُرمت

آیت

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ٥ (حجرات۔ ع ۲)

اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہو۔ بیشک بعض گمان گناہ ہیں۔

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدگمانی سے بچو، بدگمانی بہت جھوٹی بات ہے۔ (بخاری۔مسلم)

مسلمانوں کی حقارت کرنے کی حُرمت

آیات

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَايَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰىٓ اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰىٓ اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَاتَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٥ (حجرات۔ ع ۲)

اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم پر نہ ہنسے کیا عجب ہے کہ جن پر وہ ہنسیں وہ ان سے بہتر ہوں اور عورت کسی عورت پر نہ ہنسے کیا تعجب کہ وہ ان سے بہتر ہو اور ایک دوسرے کو الزام نہ لگاؤ اور ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ پکارو۔ اور ایمان کے بعد گنہگاری کا نام(۱) برا ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (همزه)

خرابی ہے ہر عیب چیں غیبت کرنے والے کی۔

---

(۱) یہودی مسلمان ہو جاتے تھے تو بعض مسلمان غصہ کے وقت اے یہودی، اے فاسق کہہ بیٹھتے تھے۔

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی کبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ آدمی کی فطرت ہے کہ وہ اچھے کپڑوں کو پسند کرتا ہے اچھے جوتوں کی خواہش ہوتی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے، جمال کو پسند کرتا ہے، کبر تو یہ ہے کہ آدمی حق بات نہ مانے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ (مسلم)

حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے قسم کھا کر کہا کہ فلاں کو خدا نہ بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کون ہے جس نے دعویٰ(۱) کے ساتھ میری قسم کھا کر کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو نہ بخشے گا، میں نے اسی کو بخش دیا اور تیرے عمل اکارت کر دیئے (مسلم)

کسی مسلمان کی مصیبت پر خوشی ظاہر کرنیکی حرمت

آیات

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (حجرات۔ع ۱) — بیشک مسلمان بھائی ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۝ (نور۔ع ۲) — جو لوگ بے حیائی کی بات کا مسلمانوں میں چرچا کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

---

(۱) اس طرح دعویٰ سے بات کہنا گویا خدا پر حکومت کرنا ہے پھر خاتمہ کی خبر کسی کو نہیں کہ کس کا انجام کیسا ہو۔ فاجر و فاسق ہو اور مرتے وقت توبہ کرلے اور نیک سے نیک ہو مرتے وقت اللہ سے بدظن ہو جائے یا اپنے عمل پر غرور پیدا ہو جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

حدیث

حضرت واثلہؓ بن اسقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے مسلمان بھائی کی ہنسی نہ اڑاؤ، ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم فرمائے گا اور تم کو مبتلا کر دے گا۔ (ترمذی)

حسب ونسب میں طعن کرنے کی حُرمت

آیت

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	جو لوگ بے قصور مسلمان مرد اور مسلمان
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ	عورتوں کو ایذا پہنچاتے ہیں انھوں نے
احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا	صریح گناہ اور بہتان کا بوجھ اٹھایا۔

(احزاب۔ع۷)

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دو باتیں لوگوں میں بہت ہیں اور وہ کفر پر دلالت کرتی ہیں، ایک نسب کا طعنہ دینا، دوسرے میت پر نوحہ کرنا۔ (مسلم)

دھوکہ دینے کی حرمت

آیت

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	وہ لوگ جو ناحق مسلمان مرد اور مسلمان
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ	عورتوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں انھوں
احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا	نے صریح گناہ اور بہتان کا بوجھ اٹھایا۔

(احزاب۔ع۷)

جو دغابازی کرے وہ ہم سے نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم سے نہیں ہے اور جو ہم سے دغابازی کرے وہ ہم سے نہیں ہے (مسلم)

مال کا خراب حصہ اُوپر ہونا چاہئے

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو اس میں اپنا دست مبارک ڈالا جب نکالا تو انگلیاں تر تھیں۔ آپ نے غلہ کے مالک سے فرمایا یہ کیا؟ غلہ کے مالک نے عرض کیا کہ بارش ہو گئی تھی اس لئے یہ بھیگ گیا، آپ نے فرمایا تو پھر اس بھیگے ہوئے کو اوپر کیوں نہ کر دیا کہ لوگ دیکھ لیتے اور دھوکہ نہ کھاتے، پھر فرمایا جو ہم کو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں ہے۔

سودے کے دام بڑھانے کے لئے قیمت لگانے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خرید کے وقت دھوکہ دے کر مول نہ بڑھاؤ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے سودے میں دام دینے سے منع فرمایا ہے (۱) (بخاری۔مسلم)

دھوکہ سے بچنے کے لئے دُعا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضورؐ سے عرض کیا کہ میں سودے میں دھوکہ کھاجاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جب تم کسی سے سودا کیا کرو تو یہ کہہ دیا کرو کہ کچھ فریب نہیں ہے۔ (بخاری۔مسلم)

---

(۱) یعنی کوئی شخص کچھ خرید تا ہے اس کو دام دے کر آپ بھی اس کا خریدار بن جائے، تاکہ اس چیز کا مول بڑھ جائے۔

مفسد ہم میں سے نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی کی بیوی یا لونڈی کو دھوکہ دے کر اس کا مخالف کر دے تو وہ ہم سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

غداری کی حُرمت

آیات

يَـآ أَيُّهَـا الَّـذِيْنَ آمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۝ (مائدہ۔ع ۱)

اے ایمان والو عہدوں کو پورا کرو۔

وَاَوْفُـوْا بِـالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلاً ۝ (بنی اسرائیل ع ۴)

عہد کو پورا کرو، بے شک عہد کے بارے میں پوچھ ہوگی۔

احادیث

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس میں چار خصلتیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں کی ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک علامت ہے جب تک کہ وہ چھوڑ نہ دے وہ خصلتیں یہ ہیں۔ (۱) جب بات کہے جھوٹ کہے۔ (۲) عہد کرے تو وفا نہ کرے۔ (۳) امانت رکھائی جائے تو خیانت کرے۔ (۴) اور جب جھگڑا کرے گالی دے۔ (بخاری۔مسلم)

قیامت میں غدار کی تشہیر

حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ہر غدار کا ایک جھنڈا ہوگا اور کہا جائے گا یہ فلاں کی غداری(۱) ہے۔ (بخاری۔مسلم)

---

(۱) بدعہدی، بے وفائی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام ﷺ نے فرمایا ہر غدار کے لئے ایک جھنڈا ہو گا جو اس کے سُرین کے پاس ہو گا اور اس کی غداری کے بقدر اونچا ہو گا اور سُن لو عوام کی غداری سے امیر (۱) کی غداری زیادہ بڑی ہے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کے فریق ومدعا علیہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی علیہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں تین شخصوں سے جھگڑوں گا۔ ایک وہ جس نے میرا واسطہ دیکر عہد کیا پھر اس کو وفا نہ کیا۔ دوسرے وہ جس نے آزاد کو بیچ کر اس کی قیمت سے فائدہ اٹھایا۔ تیسرا وہ شخص کہ مزدور سے پورا کام لیا اور اُجرت نہ دی۔ (بخاری۔ مسلم)

احسان جتانے کی حُرمت

آیات

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى ۝ (بقر۔ع ۳۶)

اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر اکارت نہ کرو۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى ۝ (بقرہ۔ع ۳۶)

جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں نہ احسان جتاتے ہیں نہ تکلیف دیتے ہیں

احادیث

تین محرومِ رحمت

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی علیہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا تین شخص سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ

(۲) امیر کی غداری سے خلقت کو زیادہ ضرر پہنچتا ہے۔

ان کو پاک کرے گا،اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ میں نے عرض کیا وہ برباد ہو گئے،انھوں نے نقصان اٹھایا، وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا پائجامہ لٹکانے والا، خرچ کر کے احسان رکھنے والا اور اپنے سودے کو جھوٹی قسمیں کھا کر بیچنے والا۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ پائجامہ یا کرتا ٹخنے سے نیچے شیخی سے لٹکانے والا۔

فخر اور سرکشی کی حرمت

آیات

فَلَاتُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰىo (نجم۔ع ۲)

تم اپنے کو پاکیزہ نہ سمجھو، وہی پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُم عَذَابٌ اَلِيْمٌ o (شوریٰ۔ع ۴)

بیشک وہی لوگ قابل ملامت ہیں جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

احادیث

حضرت عیاضؓ بن حمار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کی ہے کہ تواضع اختیار کرو اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے، نہ کوئی کسی پر فخر کرے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کہے کہ لوگ ہلاک و برباد ہوئے تو کہنے والا اس سے زیادہ ہلاک اور برباد ہوا۔ (۱)

(بخاری)

---

(۱) ازراہ تکبر لوگوں کے عیب بیان کر کے کہے کہ وہ برباد ہو گئے تو آپ خود برباد ہوا۔ اس وجہ سے کہ لوگوں کی غیبت کی اور ان کو بُرا جانا، حقیر سمجھا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھا اور اگر لوگوں کی بے دینی دیکھ کر افسوس کے ساتھ کہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

تین دن سے زائد مسلمانوں سے مقاطعہ کی حُرمت

آیات

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَا اَخَوَيْكُمْ (حجرات۔ع۱)
بیشک مسلمان بھائی بھائی ہیں پس صلح کرادو اپنے بھائیوں کے درمیان۔

وَلَاتَعَاوَنُوْا عَلَى الاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (مائدہ۔ع۱)
گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

احادیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے بگاڑ نہ رکھو، آپس میں بغض وکینہ نہ رکھو، اور آپس میں ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی مسلمان پر جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑے۔ (بخاری)

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین رات سے زائد جدا رہے اور ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے منہ پھیرلیں اور اُن دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوشنبہ اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو بخش دیتا ہے جس نے شرک نہیں کیا مگر جن دوشخصوں کے درمیان رنجش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو چھوڑ دو جب تک یہ صلح نہ کرلیں۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان اس سے

مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب کے نمازی (مسلمان) اس کی بندگی کریں، مگر فساد ڈالنے میں، دلوں کے خراب کرنے میں اور رنجش ڈلوانے میں لگا ہوا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑے اور جس نے ایسا کیا اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوخراش حدردؓ بن ابوحدرد اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک جدائی (یعنی ترک ملاقات) رکھے گا تو یہ ترکِ ملاقات اس کی خونریزی کی مانند ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زائد بولنا چھوڑ دے، اگر تین دن اسی حالت میں گزر جائیں تو اس کو چاہئے کہ ملاقات ہو تو فوراً سلام کرے۔ اگر دوسرے نے جواب دیا تو ثواب میں دونوں شریک ہوئے اور اگر اس نے جواب نہ دیا تو وہ گنہگار ہوا اور سلام کرنے والا اس مقاطعہ کے گناہ سے نکل گیا۔ (ابوداؤد)

سرگوشی

آیت

اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ بیشک یہ سرگوشی شیطان کی طرف سے ہے۔ (مجادلہ۔ ع ۲)

احادیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تین آدمی ایک جگہ ہوں تو دو آدمی ایک دوسرے سے چپکے چپکے بات نہ کریں(۱) (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) ممانعت اس لئے ہے کہ تیسرے کو رنج ہو گا وہ سمجھے کہ مشورہ کے قابل نہیں سمجھا یا یہ خیال کرے گا کہ میری برائی ہو رہی ہے۔

ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ابو صالح نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا اگر چار شخص ہوں حضرت ابن عمرؓ نے کہا تب کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبدؒ اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ میں اور ابن عمرؓ، خالدؓ بن عقبہ کے گھر کے سامنے جو بازار میں تھا بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور اُن سے چپکے سے کچھ بات کرنے کا ارادہ کیا۔ اسی وقت ابن عمرؓ کے ساتھ میرے سوا کوئی نہ تھا تو انھوں نے ایک شخص کو اور بلا لیا تو ہم چار ہو گئے۔ تب حضرت ابن عمرؓ نے مجھ سے اور اُس سے جسکو بلایا تھا کہا کہ تم دونوں کچھ ہٹ جاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے۔ فرماتے تھے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمیوں کو کانا پھوسی نہ کرنا چاہئے۔

(موطا امام مالک)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تین شخص ایک جگہ ہوں تو دو کو آپس میں سرگوشی نہ کرنا چاہئے۔ جب تک کہ تم اور دوسرے لوگوں سے مل جل نہ جاؤ۔ اس لئے کہ یہ سرگوشی تیسرے کو غمگین کردیگی۔ (بخاری۔مسلم)

ناحق کسی کو تکلیف پہنچانے کی حرمت

آیت

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنَ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَایُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالاً فَخُوْرًا ۝ (نساء۔ع ۶)

والدین کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ یتیموں، مسکینوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور ہمنشیں رفیقوں کے ساتھ، مسافروں کے ساتھ اور ان کے ساتھ جو تمھارے قبضہ میں ہیں، بیشک اللہ تعالیٰ اترانے والوں اور بڑائی مارنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

---

(۱) کیونکہ وہ اکیلا رہ جائیگا۔ البتہ جب اور لوگ ہوں گے تو اس کو یہ امتیاز محسوس نہ ہوگا۔

احادیث

ایک بلی کو تکلیف دے کر جان لینے کی سزا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عورت بلّی کی وجہ سے عذاب کی مستحق ہوئی۔ بلّی کو قید کر لیا نہ اس کو کھلایا پلایا اور نہ چھوڑ ہی دیا کہ بلا سے وہ زمین کے کیڑوں ہی سے اپنا پیٹ بھرتی، اسی حالت میں وہ مر گئی پس وہ عورت دوزخ کی سزاوار ہوئی (بخاری۔ مسلم)

ذی روح کو تختۂ مشق نہ بنایا جائے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ قریش کے کچھ جوانوں کے پاس سے گزرے جو ایک جانور کو نشانہ بنا کر تیر مار رہے تھے اور اس جانور کے مالک سے یہ شرط تھی کہ جو تیر خطا کر جائے وہ تمھارا ہے جب انھوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو الگ الگ ہو گئے۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا یہ کون ہے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے یہ کام کیا ہے بیشک رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو کسی ذی روح کو نشانہ بنائے۔ (بخاری۔ مسلم)

بے آب و دانہ قید کرنے کی ممانعت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چوپاؤں کو قتل کرنے کی غرض سے (بے آب و دانہ) قید کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

لونڈی کو طمانچہ مارنے پر آزاد کرنے کا حکم

حضرت ابو علی سوید بن مقرن سے روایت ہے کہ ہم سات بھائی تھے اور ہمارے پاس کوئی خادم نہ تھا۔ صرف ایک کنیز تھی۔ ہمارے سب سے چھوٹے بھائی نے اس کو طمانچہ مارا تو حضورؐ نے ہم کو حکم دیا کہ اس کنیز کو آزاد کر دو (مسلم)

اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں پر زیادہ قدرت رکھتا ہے

حضرت ابومسعودؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا ناگاہ میرے پیچھے سے آواز آئی اے ابو مسعودؓ جان لے، مگر میں غصہ کی حالت میں آواز پہچان نہ سکا جب وہ میرے قریب آئے تو میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اے ابومسعودؓ جان لے کہ جتنی تجھ کو اس غلام پر قدرت ہے اس سے کہیں زائد اللہ تعالیٰ تجھ پر قدرت رکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں اب کبھی کسی غلام کو نہ ماروں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ کے رعب کی وجہ سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔ (بخاری۔مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، میں اللہ کے لئے اس کو آزاد کرتا ہوں، آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ کی لپٹ سے محفوظ نہ رہتے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے غلام پر بے قصور حد قائم کرے یا طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسکو آزاد کر دے۔ (مسلم)

دکھ دینے اور تعذیب کی ممانعت

حضرت ہشام بن حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ وہ شام گئے اور انھوں نے نبطیوں(۱) کے کچھ لوگ دیکھے جو دھوپ میں کھڑے کئے گئے تھے اور ان کے سروں پر تیل گرم کر کے ڈالا گیا تھا، انھوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا خراج نہ دینے کی وجہ سے ان کے ساتھ یہ معاملہ کیا جا رہا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جزیہ نہ دینے کے باعث یہ تکلیف دی جا رہی ہے۔ حضرت ہشامؓ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے اللہ جل شانہ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے

---

(۱) عجمی کسان

ہیں، پھر حضرت ہشامؓ امیر کے پاس گئے اور ان کو یہ حدیث سنائی تو امیر نے ان کو چھوڑنے کا حکم دیا۔ (مسلم)

جانوروں کے بارے میں احتیاط

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھے کو دیکھا جس کا چہرہ داغا گیا تھا، حضور کو یہ بات ناپسند ہوئی۔ میں نے کہا قسم خدا کی میں چہرہ کبھی نہ داغوں گا، پھر میں نے گدھے کے کولھے پر داغنے کا حکم دیا، حضرت ابن عباسؓ اول شخص ہیں جنھوں نے کولھے پر داغا۔ (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گزارا۔ جس کا چہرہ داغا ہوا تھا، آپ نے فرمایا اللہ اس پر لعنت کرے جو چہرہ داغتے ہیں۔ (مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے چہرہ پر مارنے سے اور چہرہ داغنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

جاندار کو آگ میں جلانے کی حُرمت

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا قریش کے دو فلاں فلاں شخص اگر تم کو مل جائیں تو ان کو جلادینا جب ہم نے چلنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا میں نے تم کو دو شخصوں کے جلانے کا حکم دیا تھا لیکن اب کہتا ہوں کہ آگ سے تو اللہ ہی عذاب دیتا ہے تم ان کو قتل کر دینا جلانا نہیں۔ (بخاری)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور ہم نے ایک لال پرند دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچے پکڑ لئے پس وہ لال چڑیا آئی اور

اپنے پر زمین پر پھیلا دیئے۔ حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کس نے اس کے بچے کو پکڑ کر اس کو تکلیف دی ہے، اس کے بچے چھوڑ دو، اور آپ نے چیونٹی کی ایک وادی دیکھی جس کو ہم نے جلادیا تھا، آپ نے فرمایا یہ کس نے جلایا ہے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کام ہم سے ہوا۔ آپ نے فرمایا انسان کو نہ چاہئے کہ وہ کسی کو آگ کا عذاب دے۔ آگ کا عذاب تو آگ کا پروردگار ہی دیتا ہے۔ (ابو داؤد)

حقدار کا حق دینے میں ٹال مٹول کرنیکی حرمت

آیات

اِنَّ اللّٰہَ یَـاْمُـرُکُـمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰیٓ اَھْلِھَا (نساء۔ع ۸)

بے شک اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالک کے حوالہ کردیا کرو۔

فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَہٗ۔ (بقرہ۔ع ۲۹)

پس اگر تم میں کا بعض بعض پر اعتبار کرلے تو اعتبار والے کو چاہئے کہ امانت کو ادا کردے (۱)

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا یا مالدار کو ادائے قرض وامانت میں دیر کرنا، ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ اگر کوئی محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنے قرض ادا کردینے کا سوال کرے تو اس مالدار پر لازم ہے کہ وہ مان لے۔ (۲)

(بخاری۔ مسلم)

---

(۱) یعنی اگر کوئی کسی کو معتبر سمجھ کر امانت اس کے سپرد کرے اور کہے کہ تم فلاں کو پہنچادینا تو اس کو چاہئے کہ وہ پہنچادے۔

(۲) یعنی اس کی طرف قرض ادا کردے۔

ہدیہ اور صدقہ دے کر واپس لینے کی حُرمت

احادیث

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی دی ہوئی چیز واپس لیتا ہے تو اس کی مثال اُس کتے کی سی ہے جو قے کر کے پھر چاٹ لیتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ صدقہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اُس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹ لیتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جس نے ہبہ کر کے واپس لے لیا اس نے گویا قے کھالی۔

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو اللہ کی راہ میں سواری کے لئے ایک گھوڑا (فی سبیل اللہ) دیا۔ اس نے اس کی خدمت میں کوتاہی کر کے اس کو خراب کر دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس کو خرید لوں، کیونکہ اب وہ سستا ملے گا۔ جب میں نے حضورؐ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا، نہیں، صدقہ دے کر واپس نہ لو، اگرچہ ایک ہی درم کا ملے۔ صدقہ کا واپس لینا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے آپ کھا جاتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

یتیم کا مال کھانے کی حُرمت

آیات

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَّسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۝ (نساء۔ ع ۱)

جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔ وہ عنقریب دوزخ میں جائیں گے۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (انعام۔ ع ۱۹)

یتیموں کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۔
(بقر۔ع۔۲۷)

جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ ان کے لئے خیر خواہی بہتر ہے۔ اگر تم ان سے مل جل کر رہو تو تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ مفسد کو بھی جانتا ہے اور مصلح کو بھی۔

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا سات چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں ان سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کیا ہیں۔ فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ جادو کرنا۔ اس جان کو ہلاک کرنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ سود کھانا یتیم کا مال کھانا۔ لڑائی کے دن پیٹھ موڑنا۔ بھولی بھالی پاکدامن عورتوں پر اتہام لگانا۔ (ب۔م)

سُود کی حُرمت

آیات

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہ ہوسکیں گے مگر اس طرح جس طرح ایک شخص کھڑا ہو اور اس کے حواس شیطان نے اپنی جھپٹ سے کھو بیٹھے ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے کہا تھا کہ سود تو سوداگری کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے سوداگری کو جائز کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے اور جس شخص کے پاس نصیحت پہنچ چکی اس کے رب کی طرف سے پھر وہ باز آگیا تو اسی کا ہے جو لے چکا اور اسکا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جس نے پھر سود لیا تو وہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہینگے۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقَاتِ وَاللّٰهُ لَايُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ٥ يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَابَقِىَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَاتَظْلِمُوْنَ وَلَاتُظْلَمُوْنَ ٥ (بقر۔ ع۳۸)

اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ہر گنہگار کافر سے ناخوش ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سود کو چھوڑ دو اگر تم مسلمان ہو اور اگر ایسا نہ کروگے تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور اگر تم توبہ کرو تو اصل رقم تمہاری ہے، نہ تم کسی کا نقصان کرو نہ تمہارا کوئی نقصان کرے۔

احادیث

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (مسلم)

ترمذی کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ گواہی دینے والے اور لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

ریا کی حُرمت

آیات

وَمَااُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰالِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ٥ (ع۱۔ سورۃ البینۃ)

اور انکو صرف یہ حکم دیا گیا تھا، کہ اللہ کی عبادت کریں اور دین کو خالص کرتے ہوئے یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں یہی دین ٹھیک ہے

وَلَاتُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاءَ

اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا دے کر اکارت نہ کرو اس شخص

النَّـــاسِ وَلاَيُــؤمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَومِ الاٰخِــرِ ط فَمَثَلُه' كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْــهِ تُرَابٌ فَاَصَابَه' وَابِلٌ فَتَرَكَه' صَلْدًا ط لاَ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَئٍ مِّمَّا كَسَبُــوْا ط وَ اللّٰهُ لاَيَهْــدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ٥(بقر۔ع ۳۶)

کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھاوے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا تو اس کی خیرات کی مثال اس چٹان کی طرح ہے جس پر مٹی پڑی ہے پھر اس پر زور کا پانی گرا تو سب کو بہالے گیا کچھ اس میں سے ان کے ہاتھ نہ لگا جو انھوں نے کمایا تھا اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

یُــرَاءُ وْنَ النَّـــاسَ وَلاَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلاَّ قَلِيْلاً ٥(نساء۔ع ۲۱)

لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑے۔

احادیث

ساجھے کی چیز سے خدا بے نیاز ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اور شریکوں کی بہ نسبت ساجھے کی چیز سے زیادہ بے پرواہ ہوں، جو کوئی شخص ایسا عمل کرے جس میں کسی کو میرا ساجھی بنائے تو میں اس کو اور ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں۔ (مسلم)

قیامت میں ریاکاروں کا حشر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے شہید کو بلایا جائے گا اور اس سے ایک ایک نعمت گنوائی جائے گی، وہ ساری نعمتوں کا اقرار کرے گا پھر کہا جائے گا ان نعمتوں کا کیا شکر ادا کیا وہ کہے گا پروردگار میں نے تیری راہ میں جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو جھوٹا ہے تو نے صرف اس لئے جنگ کی تھی کہ میں بہادر کہلاؤں۔ سو تو بہادر مشہور ہو چکا اب مجھ سے کیا لے گا، پھر اس کو منھ کے بل گھسیٹنے کا حکم دیا جائے گا اور وہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر عالم اور قاری کو بلایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی اپنی نعمتوں کا اقرار لے گا اور وہ اقرار کریں گے، پھر ان سے کہا جائے گا کہ ان نعمتوں کا کیا شکر ادا کیا؟ وہ کہے گا اے میرے رب میں نے تیرا علم سیکھا اور سکھایا، قرآن شریف پڑھا اور پڑھایا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم نے علم محض اس لئے سیکھا تھا کہ عالم اور قاری کہلاؤ، عزت وجاہ حاصل ہو، سو دنیا میں تمھاری شہرت ہو چکی، تم عالم و قاری مشہور ہو گئے، تمہارا مطلب حاصل ہو گیا، اب مجھ سے کیا لو گے پھر اس کو چہرے کے بل گھسیٹنے کا حکم ہو گا اور وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر امیروں کو طلب کیا جائے گا، ان کے سامنے ان کی دولت پیش کی جائے گی، وہ اس کا اقرار کریں گے، پھر پوچھا جائے گا کہ اس مال کو تم نے کہاں صرف کیا، وہ کہیں گے پروردگار میں نے یہ مال تیری خوشی کے لئے تیری راہ میں خرچ کیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم جھوٹے ہو۔ تم نے مال اسی جگہ صرف کیا جہاں تمھاری خواہش تھی اور سخی مشہور ہونے کا امکان تھا، سو تم سخی مشہور ہو گئے۔ تمھارا مطلب پورا ہو گیا، پھر اس کو بھی چہرے کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈالنے کا حکم ہو جائے گا۔ (مسلم)

دورُخی گفتگو نفاق ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان سے کہا کہ ہم بادشاہوں کے روبرو کچھ کہتے ہیں اور ان کی غیبت میں دوسرے طرز کی گفتگو کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم اس کو نفاق سمجھتے تھے۔ (بخاری)

ریا و شہرت طلبی کا انجام

حضرت جندبؓ بن عبداللہ بن سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی نیکی اس غرض سے کی کہ لوگ سنیں اور اس کی شہرت ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو مشہور کرے گا اور اس کو رسوا کرے گا اور جو اللہ کے لئے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جزا دے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

علم دین طلب دنیا کیلئے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ علم جو اللہ کی خوشی کے لئے سیکھا جاتا ہے۔ اگر اس کو کسی شخص نے دنیا کی کسی غرض کے لئے سیکھا تو قیامت میں اس کو جنت کی خوشبو تک نہ پہنچے گی۔ (ابوداؤد)

ریا جو حقیقت میں ریا نہیں

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کوئی بھلائی کا کام کرے اور لوگ اس کی بے حد تعریف کریں۔ اس کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ مومن کے لئے پیشگی خوش خبری ہے (یعنی اس کے نیک عمل کا بدلہ ہے)۔ (مسلم)

غیر محرم کی طرف بغیر شرعی حاجت کے دیکھنے کی حرمت

آیات

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (نور۔ ع ۴)	مسلمان مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُوْلٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلاً (بنی اسرائیل۔ ع ۴)	بے شک کان اور آنکھ اور دل سب ہی سے پوچھ ہوگی۔
يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَاتُخْفِى الصُّدُوْرُ (مومن۔ ع ۱)	اللہ جانتا ہے آنکھوں کی چوری کو اور اس (خیال) کو بھی جو پوشیدہ رکھتے ہیں۔
اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (فجر)	بیشک تمہارا رب البتہ گھات میں ہے۔

احادیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدمی کے لئے زنا کا جو حصہ مقدر ہو چکا ہے اس کو وہ پالینے والا ہے۔(۱) آنکھوں کا زنا بد نگاہی ہے۔ کانوں کا زنا (حرام آواز کا) سننا ہے۔ زبان کا زنا (حرام) گفتگو ہے، ہاتھ کا زنا ناجائز استعمال ہے، پاؤں کا زنا (حرام چیز کی طرف) قدم اٹھانا ہے۔ قلب خواہش اور تمنا کرتا ہے اور انسان کی شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔(۲)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم رستہ میں نہ بیٹھا کرو۔ انھوں نے عرض کیا حضورؐ یہی ہماری بیٹھک ہے اور یہ ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ یہاں بیٹھ کر ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تمھارے لئے یہ مجلسیں ضروری ہیں تو پھر راستہ کا حق دو۔ انھوں نے عرض کیا راستہ کا حق کیا ہے حضرتؐ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا اور نیکی کا حکم دینا، بُرائی سے روکنا۔ یہ راستہ کا حق ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو طلحہؓ زید بن سہل سے روایت ہے کہ ہم صحن میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر فرمایا تم راستوں ہی میں مجلس قائم کرتے ہو، راستوں کی مجلسوں سے اجتناب کرو۔ انھوں نے عرض کیا ہم کسی کو نقصان پہنچانے کی غرض سے نہیں بیٹھے، ہم صرف آپس میں باتیں کرنے کی غرض سے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمھارے لئے اتنا ہی ضروری ہے کہ پھر اس کا حق دو اور اس کا حق یہ ہے کہ نگاہ نیچی رکھو، سلام کا جواب دو اور اچھی بات کہو۔ (مسلم)

حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا اگر اکدم نگاہ (۳) اٹھ جائے تو کیا کروں، آپ نے فرمایا فوراً نگاہ پھیر لو (مسلم)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہم اور میمونہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں عبد اللہ ابن مکتومؓ جو نابینا تھے۔ آپ کے پاس آئے آپ نے ہم

---

(۱) کسی طرح سے وہ اس کو پورا کرلے گا اس کی تفصیل آگے ہے۔
(۲) یعنی اگر عمل کر لیا تو اس خیال کی تصدیق ہو گئی ورنہ تکذیب
(۳) یعنی کسی نامحرم عورت پر۔

دونوں سے فرمایا کہ ان سے پردہ(۱) کرلو۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ یہ تو نابینا ہیں نہ یہ ہم کو دیکھیں گے نہ پہچانیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم ان کو نہ دیکھو گی۔(۲) (ابوداؤد۔ترمذی)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مرد مرد کا ستر نہ دیکھے نہ عورت عورت کا۔ اور مرد دوسرے مرد کے ساتھ ننگے بدن ایک کپڑا اوڑھ کر نہ لیٹیں اور نہ عورت عورت کے ساتھ۔(مسلم)

نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے کی حرمت

آیت

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ (احزاب۔ع ۷)

اور جب پیغمبروں کی بیبیوں سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو

احادیث

حضرت عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نامحرم عورت کے پاس جانے سے بچو۔ ایک انصاری نے عرض کیا یارسول اللہؐ دیور کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا دیور موت ہے۔(۳) (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے سوائے محرم کے۔(بخاری)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی عزتیں پیچھے رہ جانے والوں پر ایسی ہی حرام ہیں جیسے ان کی ماں بہنیں حرام ہیں،

---

(۱) یہ آیت حجاب اترنے کے بعد کا واقعہ ہے۔

(۲) اس سے معلوم ہوا کہ جیسے مرد کو نامحرم عورت کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح عورت کو مرد کا دیکھنا حرام ہے۔

(۳) یعنی بیباکی اور فساد کا باعث ہے۔

پیچھے رہ جانے والوں میں سے کوئی شخص مجاہدین کے کسی گھر کی ذمہ داری لے پھر خیانت کرے تو قیامت کے دن اس کو کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد کو حق دیا جائے گا۔ بس وہ اس کے نیک اعمال میں سے جو چاہے لے لے گا تاکہ خوش ہو جائے۔ پھر حضورؐ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم لوگوں کا کیا خیال ہے۔(۱)

مردوں کی عورتوں سے اور عورتوں کی مردوں سے مشابہت کرنے کی حُرمت

احادیث

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت نما مردوں اور مرد نما عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ایک روایت ہے میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔(بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کا لباس اختیار کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا لباس پہنتی ہیں۔(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو قسم کے لوگ دوزخی ہیں۔ میں نے ان کو دیکھا نہیں ہے۔(۲) ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ گاؤ دم کوڑے ہیں، اسی کوڑے (۳) سے لوگوں کو مارتے ہیں۔ دوسرے وہ عورتیں ہیں جو

---

(۱) یعنی تم لوگ اس کے نیک اعمال کے لینے اور رغبت کرنے میں مجاہد سے کیا گمان کرتے ہو، یا مجاہد کو یہ مرتبہ ملنے میں تمہارا کیا گمان ہے۔

(۱) یعنی حضور کے زمانہ میں ایسے لوگ نہیں تھے اب ہو گئے۔ حضورؐ کی یہ پیشن گوئی من وعن ظاہر ہو گئی۔

(۲) یہ لوگ دربان سپاہی وغیرہ ہیں جو مظلوم کو حاکم تک جانے نہیں دیتے بلکہ مارتے ہیں۔

ظاہر میں تو کپڑے پہنے ہیں مگر حقیقت میں ننگی ہیں۔(۱) مائل کرنے والیاں اور خود مائل ہونے والیاں ان کے سر بختی اونٹوں کے جھکے ہوئے (۲) کوہان کے مثل ہیں ایسی عورتیں نہ جنت میں جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی اور اس کی خوشبو بہت دور سے ملتی ہے۔ (مسلم)

شیطان کی مشابہت کرنا

احادیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ بائیں ہاتھ سے کھایا پیانہ کرو۔ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تم خضاب (۳) کیا کرو تاکہ ان کی مخالفت ہو۔ (بخاری مسلم)

بال سیاہ کرنے کی ممانعت

حدیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن ابوقحافہ (حضرت ابو بکرؓ کے والد) لائے گئے، ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ (۴) کی طرح سفید تھے۔ حضورؐ نے فرمایا ان کو رنگ دو مگر سیاہ نہ کرنا۔ (مسلم)

---

(۱) یعنی ظاہر میں لباس ہو لیکن جسم اندر سے صاف چھلکتا ہو۔
(۲) یعنی ناز سے سر کو کندھوں پر جھکا کر چلتی ہیں۔
(۳) مہندی کا خضاب سنت ہے جو خضاب بالوں کو سیاہ کر دے وہ درست نہیں۔
(۴) ثغامہ ایک سفید رنگ کا درخت ہے برف کی مانند سفید۔

کچھ سر مونڈنے اور کچھ چھوڑ دینے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔(بخاری۔مسلم)(۱)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکے کو دیکھا جس کا آدھا سر منڈا تھا اور آدھے میں بال تھے۔ آپ نے اس سے منع فرمایا، اور فرمایا، یا تو تمام بال منڈوا دو یا بالکل نہ مونڈو۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت جعفرؓ کی شہادت کے بعد تین دن آل جعفر کو چھوڑ رکھا (یعنی ان کو رنج سے منع نہیں فرمایا) تین دن کے بعد آپ تشریف لائے اور فرمایا اب میرے بھائی (۲) پر نہ رونا، پھر فرمایا میرے بھتیجوں کو لاؤ۔ پس ہم لوگ لائے گئے۔ گویا ہم چوزے تھے، آپ نے نائی کو بلوایا اور ہمارے سروں کے مونڈنے کا حکم دیا۔ (ابوداؤد)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر منڈانے سے منع فرمایا ہے۔ (نسائی)

بال میں بال ملانے اور گودنے اور دانتوں کو تیز کرنے کی ممانعت

آیات

اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِیْبًا

پس یہ توسوا اللہ کے عورتوں ہی کو پکارتے ہیں اور یہ صرف شیطان سرکش ہی کی عبادت کرتے ہیں جس پر اللہ نے

---

(۱) کچھ بال منڈوائے جائیں اور کچھ چھوڑ دیئے جائیں اس کو قزع کہتے ہیں۔

(۲) حضرت جعفرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔

مَّفْــرُوْضًــا وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَــدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًاO يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وَمَايَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلاَّ غُرُوْرًاO (نساء۔ع ۸)

لعنت کی ہے اور وہ بولا میں تیرے بندوں سے ضرور ان کا مقررہ حصہ لیا کروں گا اور میں ان کو ضرور گمراہ کروں گا، ان کو امیدیں دلاؤں گا، ان کو تعلیم دوں گا تو وہ جانوروں کے کان چیرا کریں گے اور ان کو تعلیم دوں گا تو وہ اللہ کی بنائی صورت میں ضرور تبدیلی کریں گے۔ جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے، وہ کھلے ہوئے نقصان میں آگیا۔ وہ ان سے وعدے کرتا ہے امیدیں دلاتا ہے اور شیطان جو کچھ ان سے وعدے کرتا ہے وہ تو بس نرا دھوکا ہے۔

احادیث

حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ میری بیٹی کے بیماری کی وجہ سے بال جھڑ گئے ہیں اور میں اس کی شادی کرنے والی ہوں تو کیا میں دوسرے کے بال لگا کر اس کے بال بڑھادوں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال جوڑ کر بڑھانے اور بڑھوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری۔مسلم)

اسی طرح حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے کہ انھوں نے حج کے سال منبر پر حضرت معاویہؓ سے سُنا ہے۔ بالوں کا ایک گچھا جوان کے پہرہ دار سپاہی کے ہاتھ میں تھا۔ اپنے ہاتھ میں لیا اور کہنے لگے اے مدینہ والو تمھارے علماء کہاں (۱) ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے، فرماتے تھے بنی اسرائیل تب ہی ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ وطیرہ اختیار کیا۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بال جوڑ کر

---

(۱) تمہارے علماء کو کیا ہوا ایسے کاموں سے روکتے نہیں۔

بڑھانے والی اور بڑھوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(بخاری۔مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے گودنا، گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور بال اکھیڑنے والیوں اور دانتوں کو ریت کر پتلا کرنے والیوں پر جو حسن بڑھانے کی خاطر کرتی ہیں اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں تبدیلی کرتی ہیں ان پر لعنت کی، تو ایک عورت نے حضرت ابن مسعودؓ سے اس بارے میں بحث کی۔(۱) حضرت ابن مسعودؓ نے کہا میں اس پر کیوں نہ لعنت بھیجوں جس پر حضور نے لعنت کی ہے۔ کلام مجید میں تو موجود ہے۔

وَمَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.

(سورۃ الحشر آیت ۷)

جو تم کو رسول دیں اس کو لے لو اور جن سے منع کریں اس سے باز رہو۔

(بخاری۔مسلم)

سفید بال اکھیڑنے کی مُمانعت

احادیث

حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سفید بال نہ اکھیڑو یہ قیامت میں مسلمانوں کے لئے نور ہوں گے۔(ابوداؤد۔ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہماری شریعت میں نہیں ہے وہ رد ہے۔(مسلم)

---

(۱) تمہارے علماء کو کیا ہوا ایسے کاموں سے روکتے نہیں۔

داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے اور بلا عذر داہنا ہاتھ خراب کرنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو بلا ضرورت اپنا دایاں ہاتھ خراب نہ کرے نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں پیتے وقت سانس لے۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک پاؤں میں جوتا یا موزہ پہن کر چلنے اور بلا عذر کھڑے ہو کر پہننے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے پھرے، پہنے تو دونوں پاؤں میں، ورنہ دوسرا بھی اُتار دے(۱) (بخاری۔ مسلم)۔ ایک روایت میں ہے کہ دونوں کو ننگا کر دے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ اگر تمہارے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو دوسرا جوتا پہن کر نہ چلو(۲) جب تک اس کو درست نہ کر لو۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ (ابو داؤد)

---

(۱) ایک جوتا پہن کر چلنا ایک بدسلیقگی اور بے ڈھنگے پن کی بات ہے اسلام سلیقہ اور خوش اخلاقی سکھاتا ہے۔
(۲) کبھی آدمی اس طرح گر جاتا ہے۔

سوتے وقت آگ بجھا دینے کا حکم

احادیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم سونے کا ارادہ کرو تو پھر آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو۔(۱)(بخاری۔مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک گھر مع گھر والوں کے رات کو جل گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا، یہ آگ تمھاری دشمن ہے جب تم سونے کا ارادہ کرو تو اس کو بجھا دیا کرو۔(بخاری۔مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برتن کو ڈھک دو۔ مشکوں کا منھ باندھ دو، دروازے بند کر دو اور چراغ بجھا دو، بیشک شیطان نہ مشک کا منھ کھول سکتا ہے نہ دروازہ اور نہ برتن، اگر برتن ڈھکنے کی کوئی چیز نہ ہو تو اللہ کا نام لے کر تنکا ہی رکھ دیا کرو۔ اور چوہا(۲) گھر کو جلا دیتا ہے۔

تکلف کی ممانعت(۳)

آیت

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ○ (ص۔ع۵)

کہہ دو کہ نہ میں تم سے اس کی اجرت طلب کرتا ہوں اور نہ تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔

احادیث

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم کو تکلف کرنے سے منع کیا گیا ہے۔(بخاری)

---

(۱) اس طرح اکثر آگ لگ جاتی ہے اور گھر جل کر خاک سیاہ ہو جاتا ہے۔

(۲) اس زمانے میں دیئے جلتے تھے اگر سوتے وقت غفلت برتی اور دیا نہ بجھایا تو آگ لگنے کا بہت امکان تھا اس لئے کہ چوہا جلتی ہوئی بتی اٹھا لیتا ہے۔ پھر چاہے جہاں آگ لگ جائے۔

(۳) بناوٹ اور تکلف سے کسی ایسی بات کا کہنا یا کرنا جس میں کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ نہ ہو۔

حضرت مسروقؒ سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے انھوں نے کہا اے لوگو! جو شخص کچھ جانتا ہو وہ بتادیا کرے اور جس کو علم نہ ہو وہ واللہ اعلم کہہ دیا کرے۔ (یعنی اللہ ہی خوب جانتا ہے) حقیقت میں یہ علم ہی ہے کہ جس چیز کو نہ جانتا ہو تو اس کے جواب میں کہہ دے کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے جیسے کہ پروردگار نے اپنے نبیؐ سے فرمایا ہے۔

قُلْ مَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ٥ ترجمہ: کہہ دو کہ میں تم سے اس کی اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنیوالا ہوں۔ (بخاری۔مسلم)

میت پر نوحہ کرنے، سینہ کوبی کرنے گریبان پھاڑنے بال اکھاڑنے سر منڈانے کی مُمانعت

احادیث

نوحہ سے مردہ کو تکلیف

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوحہ (۱) کرنے سے قبر میں مردے پر عذاب ہوتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ جب تک نوحہ کیا جاتا رہتا ہے اس پر عذاب ہوتا رہتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

جاہلیت کے کاموں سے بیزاری

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو منہ پیٹے،

---

(۱) مطلب یہ کہ میت نے مرتے وقت نوحہ کی ممانعت نہ کی ہو یا اس کے گھر میں نوحہ کا رواج ہو اور باوجود قدرت ہونے کے وہ منع نہ کرے یہی وجہ عذاب کی ہے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ صحابی نے انتقال کے وقت نصیحت کی تھی کہ مجھ پر کوئی نہ روئے۔

گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی صدا(۱) لگائے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰؓ درد کی شدت سے بیتاب ہو گئے اور غشی طاری ہو گئی۔ اس وقت ان کا سر ان کی کسی بیوی کے زانو پر تھا وہ یہ حال دیکھ کر چلا چلا کر رونے لگیں، وہ غشی کی وجہ سے ان کو منع نہ کر سکے۔ جب افاقہ ہوا تو کہنے لگے، میں اس شخص سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ بیزار ہیں۔ بیشک رسول اللہ ﷺ اس سے بیزار ہیں جو نوحہ کرے، مصیبت کے وقت سر منڈائے اور گریبان چاک کرے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے قیامت میں عذاب ہوگا۔ (بخاری۔مسلم)

نوحہ نہ کرنے پر بیعت

حضرت ام عطیہ نسیبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت کرتے وقت ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں گے۔ (بخاری۔مسلم)

میت کی تعریفوں سے مردہ کو طعنہ

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن رواحہ پر غشی طاری ہو گئی تو ان کی بہن نے واجبلاہ واکذا واکذا کہہ کر رونا شروع کیا یعنی ان کی مصیبتیں بیان کرنے لگیں، جب ان کو افاقہ ہوا تو بہن سے کہنے لگے تم میری خوبیاں بیان کرتی تھیں اور مجھے اس کا طعنہ دیا جاتا تھا کہ تو ایسا ہی ہے۔ (۲) (بخاری)

آنسو بہانے اور دلی صدمہ پر گرفت نہیں

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ سعدؓ بن عبادہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ عبدالرحمٰنؓ بن عوف۔ سعدؓ بن ابی وقاص اور عبداللہؓ بن مسعود کو لے کر ان کی عیادت کو

---

(۱) مثلاً فلاں قبیلہ کی دہائی، فلاں قوم کی دہائی۔

(۱) مثلاً واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیوں تو پہاڑ ہے کہ تیرے ساتھ لوگ پناہ پکڑتے ہیں جبل پہاڑ کو کہتے ہیں۔

تشریف لے گئے۔ جب آپ وہاں پہنچے تو ان کو غشی کی حالت میں پایا، آپ نے فرمایا کیا انتقال کر گئے، لوگوں نے کہا نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روتا دیکھ کر سب کے سب رونے لگے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کیا تم سنتے نہیں یعنی سنو۔ بیشک اللہ تعالیٰ آنسو بہانے پر اور دلی صدمہ پر عذاب نہیں فرماتا۔ ہاں اس زبان کی بدولت (۱) آپ نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ اس کی وجہ سے عذاب کرتا ہے یا رحم فرماتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

نوحہ کرنے والی کی سزا

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن وہ کھڑی کی جائے گی اور اس پر قطران (۲) اور خارش کا کرتا ہو گا۔ (مسلم)

بیعت کے شرائط

حضرت اسید بن اُسید تابعی سے روایت ہے کہ وہ ایسی عورت سے روایت کرتے ہیں جس نے خود رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ انھوں نے کہا جن باتوں کی حضورؐ نے ہم سے بیعت لی تھی وہ یہ تھیں کہ ہم نافرمانی نہ کریں گے، اپنے چہرے نہ پیٹیں گے، واویلا نہ مچائیں گے، گریبان نہ پھاڑیں گے، بال نہ کھسوٹیں گے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میت پر رونے والوں کا ہجوم ہوتا ہے اور اس کی خوبیاں بیان کر کے روتے ہیں جیسے اے پہاڑ، اے میرے سردار اور اسی طرح کے الفاظ۔ تو اس میت پر دو فرشتے مسلط کئے جاتے ہیں، وہ اس کے سینہ پر مکے مارتے ہیں اور کہتے ہیں تو اسی طرح تھا (ترمذی)

---

(۱) یعنی رنج و غم کے وقت ناشکری بے صبری کے کلمات، جناب الٰہی میں بے ادبی کے کلمات کہے تو عذاب کا مستحق ہو گا اور اس کے برخلاف اللہ کی تعریف کی، صبر سے کام لیا، اناللہ پڑھا تو اجر کا مستحق ہو گا۔

(۲) قطران ایک دوا ہے بدبودار اور سیاہ رنگ کی ابہل کے درخت سے نکلتی ہے یہ خارش والے اونٹوں پر ملی جاتی ہے اس میں آگ بہت جلد سرایت کرتی ہے اور جلد بھڑک اٹھتی ہے۔

دو کافرانہ عادتیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو عادتیں لوگوں میں ایسی ہیں جو اُن کے حق میں کفر ہیں، ایک تو نسب میں عیب لگانا، دوسرے مُردوں پر نوحہ کرنا۔ (مسلم)

کاہنوں اور نجومیوں کے پاس آنے جانے کی ممانعت

احادیث

کاہنوں کی پیشگوئی کی حقیقت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ کاہنوں کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں، ان کی بات قابلِ اعتماد ہے یا نہیں، آپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا حضرت بہت سی باتیں ایسی بتاتے ہیں جو سچ ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اصل یہ ہے کہ ایک بات حق ہوتی ہے جس کو جن (۱) ملائکہ سے اُچک لیتے ہیں اور وہ اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتے ہیں، وہ لوگ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں (بخاری۔ مسلم)

بخاری کی ایک روایت میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت بادلوں میں اترتی ہے اور ان باتوں کا تذکرہ کرتی ہے جو آسمان میں مقدر ہو چکی ہیں پس شیطان چوری چھپے سن کر کاہنوں کو پہنچادیتے ہیں اور کاہن اس ایک سچی خبر میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر بیان کرتے ہیں (۲)۔ (بخاری)

---

(۱) شیاطین آسمان سے فرشتوں کی گفتگو جو احکامِ الٰہی کے متعلق ہوتی تھی چوری چھپے سن آتے تھے، پھر کاہنوں کو بتادیا کرتے تھے۔ کاہن اس میں اپنی طرف سے باتیں ملا کر لوگوں کو خبر دیتے تھے اور لوگ اس کو مان لیتے تھے۔ جب رسول کریم ﷺ کی بعثت ہوئی تو شیاطین آسمان پر جانے سے روک دیئے گئے اور کہانت باطل ہو گئی۔

(۲) یعنی ایک بات سچ ہوتی ہے اس کے سچے ہونے کی وجہ سے ان کے سو جھوٹ چھپ جاتے ہیں۔

کاہن کی بات ماننے والے کا حکم

حضرت صفیہؓ بنت ابو عبید رسول اللہ ﷺ کی کسی بیوی سے روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے جس شخص نے کسی کاہن یا نجومی سے کوئی غیب کی بات پوچھی، پھر اس کو مان لیا تو اس کی چالیس دن کی نمازیں (۱) قبول نہیں کی جاتی (مسلم)

باطل اور گندی خبریں

حضرت قبیصہؓ بن مخارق سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ عیافت (۲)، طیرہ اور طرق جبت (۳) میں سے ہیں۔ (ابوداوٗد)

علم نجوم جادو کی ایک شاخ ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے علم نجوم سیکھا۔ اس نے جادو کی ایک شاخ حاصل کی اور جس قدر علم نجوم سیکھا اسی قدر جادو حاصل کیا۔ (ابوداوٗد)

شگون اور رمل

حضرت معاویہؓ بن حکم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اسلام لائے ہوئے تھوڑا عرصہ گزرا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کا دور ہے لیکن ابھی ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم نہ جانا۔ میں نے عرض کیا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو شگون لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ ایک چیز ہے جس کو وہ لوگ اپنے دل میں پاتے ہیں پس ان کو چاہئے کہ

---

(۱) یعنی فرض ادا ہو جاتا ہے مگر ثواب نہیں ملتا۔
(۲) عیافہ لکیر کھینچنے کو کہتے ہیں۔ طرق جانور اڑتا، اس طرح کہ اس کے اڑنے سے برکت یا نحوست سمجھی جائے۔ طیرہ جانور کے دائیں بائیں اڑنے سے نیک و بد فال معلوم کرنا۔
(۳) جبت باطل اور گندہ یہ ایسا کلمہ ہے کہ بنت کاہن اور ساحر وغیرہ پر بولا جاتا ہے۔

یہ خیال ان کو کام سے نہ روکے۔ میں نے عرض کیا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو خط کھینچتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک نبی خط کھینچتے تھے تو اگر لوگوں کا خط ان کے خط کے موافق ہے تو ٹھیک ہے۔(۱)(مسلم)

تین حرام چیزیں

حضرت ابو مسعودؓ بدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت اور بدکاری کی اجرت اور کاہن کی شیرینی کی ممانعت فرمائی ہے۔(بخاری۔مسلم)

شگون لینے کی ممانعت

فال نیک کا حکم

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نہ متعدی(۲) کوئی چیز ہے نہ شگون۔ ہاں فال مجھے پسند ہے۔ لوگوں نے عرض کیا فال کیا چیز ہے آپ نے فرمایا فال(۳) ایک اچھا کلمہ ہے۔(بخاری۔مسلم)

چھوت کوئی چیز نہیں

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری لگ جانے کی کچھ حقیقت نہیں اور شگون بد لینے کی بھی کوئی حقیقت نہیں، اور نحوست اگر کسی چیز میں ہوسکتی ہے تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوسکتی ہے۔(۴)(بخاری۔مسلم)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شگونِ بد کبھی نہ لیتے تھے۔ (ابوداؤد)

---

(۱) اس سے مراد نہی ہے کیونکہ جب علم اس خط کے کھینچنے کا مفقود اور معدوم ہوا تو اس پر عمل کرنا حرام ہے یعنی وہ کیا جانے پیغمبر کس طرح خط کھینچتے تھے۔ پس جب نہ معلوم ہوا تو پھر حرام ہے۔

(۲) عربوں کا اعتقاد تھا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے اس کو متعدی کہتے ہیں۔

(۳) کسی کام کے وقت کوئی اچھی بات سن کے اس کو اچھا سمجھ لینا جیسے کوئی سفر کے لئے تیار ہوا اور کوئی بے جانے رواروی میں یہ شعر پڑھ لے۔ ؎ بسفر رفتنت مبارک باد — بہ سلامت روی و باز آئی

(۴) گھر کی نحوست تنگی اور ہمسایوں کی خرابی ہے۔ عورت کی بداخلاقی و بیدینی وغیرہ ہے۔ گھوڑے کی نحوست سوار کو بیٹھنے نہ دینا اور شرارت ہے۔ ایک حدیث میں اس طرح کی تشریح بھی آئی ہے۔

حضرت عروہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے شگون کا ذکر کیا گیا، آپ نے فرمایا سب سے اچھی چیز فال ہے اس سے کامل مسلمان کے ارادہ کو تزلزل(۱) نہیں ہوتا، اور جب تم کوئی ناگوار بات دیکھو تو کہو اَللّٰھُمَّ لَایَأتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَایَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِكَ۔
ترجمہ: اے اللہ تیرے سوا کوئی بھلائی لانے والا نہیں، اور تیرے سوا کوئی برائی کو دفع کرنے والا نہیں، اور تیرے سوا نہ کسی میں طاقت ہے نہ قوت۔ (ابوداؤد)

جاندار کی تصویر بنانے کی ممانعت اور اس کو ضائع کر دینے کا حکم(۲)

احادیث

مصور کی سزا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ تصویریں بناتے ہیں ان پر قیامت میں عذاب ہوگا اور اُن سے کہا جائے گا کہ ان تصویروں میں جان ڈالو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر سے تشریف لائے اور میں نے دروازہ پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں جب آپ کی نظر اس پردے پر پڑی تو آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اور فرمایا اے عائشہؓ قیامت میں سب سے زیادہ عذاب ان کو ہوگا جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز میں نقل اُتارنا چاہتے ہیں۔ پس ہم نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور ایک یا دو تکیے بنائے۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) یعنی کامل اور پکے مسلمان فال سے بھی کوئی اثر نہیں لیتے جس کام کا ارادہ کرتے ہیں اللہ کے بھروسہ پر کرتے ہیں۔

(۲) یہ تصویر بستر، تکیہ، کپڑے، پتھر، درہم، دینار، چھت، کاغذ پر بنی ہو۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ مصور آگ میں ڈالا جائے گا اور جتنی تصویریں اس نے بنائی ہیں ان سب میں جان ڈال دی جائے گی وہ اس پر عذاب کریں گی۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اگر تصویریں بنانا ضروری سمجھو تو بے جان چیزوں کی تصویریں بناؤ، جیسے درخت وغیرہ۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے ہر مصور کو جو دنیا میں تصویریں بناتے ہیں قیامت میں ان کو مجبور کیا جائے گا کہ اس تصویر میں جان ڈالو لیکن وہ ہرگز جان نہ ڈال سکیں گے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ قیامت میں اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ سخت ترین عذاب کے لائق مصور (۱) ہوں گے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو میری طرح پیدا کرنا چاہتا ہے (مصوری کرتا ہے) اگر ان کو پیدا کرنے کا دعویٰ ہے تو ذرا ایک چیونٹی ہی پیدا کر کے دکھادے یا ایک دانہ پیدا کردے، یا ایک جو پیدا کردے۔ (بخاری۔مسلم)

جس گھر میں کتا یا تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے

حضرت ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتے (۲) اور تصویریں ہوں وہاں فرشتے (۳) نہیں آتے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جبریلؑ نے رسول اللہ ﷺ سے آنے کا وعدہ کیا اور وہ نہ آئے۔ حضور کو بڑی تکلیف ہوئی۔ باہر تشریف لے گئے تو حضرت جبریل آپ سے ملے، آپ نے ان سے نہ آنے کی شکایت کی۔ حضرت جبریل نے کہا ہم اس

---

(۱) وہ مصور مراد ہیں جو بت تراش ہیں یہ کافر کے درجہ پر ہیں ان کو کافروں سے زیادہ عذاب ہوگا اس لئے کہ یہ اس گناہ کے موجد ہیں دوسرے مصور فاسق کے درجہ پر ہیں، درخت وغیرہ کی تصویر بنانیوالے نقاش ہیں۔

(۲) وہ کتے مراد ہیں جن کا رکھنا منع ہے جو کھیت اور مویشی کے لئے ہوں وہ مراد نہیں ہیں۔

(۳) رحمت کے فرشتے مراد ہیں وہ فرشتے مراد نہیں جو اعمال لکھتے ہیں یا جو آدمی کی حفاظت کرتے ہیں، کہ یہ کسی وقت بھی انسان سے جدا نہیں ہوتے اور جو روح قبض کرتے ہیں وہ ہر وقت آسکتے ہیں۔

گھر میں نہیں جاتے جہاں کتے اور تصویریں ہوں۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جبریلؑ نے حضورؐ سے وعدہ کیا کہ فلاں وقت آؤں گا لیکن وہ ساعت گزر گئی اور وہ نہ آئے۔ حضورؐ کے دستِ مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ نے اس کو پھینک دیا اور فرمایا اللہ اور اس کا رسول وعدہ خلافی نہیں کرتا، پھر آپ کی نگاہ چارپائی کے نیچے پڑی تو آپ کو کتے کا پلا نظر آیا، آپ نے فرمایا یہ کتا کب سے یہاں آیا۔ میں نے عرض کیا مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر وہ آپ کے حکم سے نکالا گیا تو حضرت جبریل تشریف لائے۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ میں تمھارا منتظر رہا اور تم وعدہ پر نہ آئے۔ حضرت جبریل نے کہا مجھے اس کتے نے روکے رکھا تھا جو آپ کے گھر میں تھا۔ میں اس گھر میں نہیں آتا جس گھر میں کتے اور تصویریں ہوں۔ (مسلم)

اُونچی قبر کا حکم

حضرت ابوالہیاج حیان بن حصین سے روایت ہے کہ مجھ سے علیؓ بن ابی طالب نے کہا کہ میں تم کو اس کام پر نہ بھیجوں جس کام کے لئے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا وہ یہ کہ کوئی مورت دیکھو تو اس کو توڑ ڈالو اور کوئی اونچی قبر دیکھو تو اس کو برابر کردو۔
(بخاری)

کونسا کتا ممنوع ہے اور کونسا کتا پالنا جائز ہے

احادیث

نگرانی کیلئے کتا پالنا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھیت اور مویشی کی نگرانی کے لئے اور شکار کے لئے کتا پال سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کسی نیت سے پالے گا تو ہر روز اس کی دو قیراط (۱) نیکیاں کم ہوتی جائیں گی۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) قیراط ایک وزن کا نام ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک قیراط۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کتا کھیت اور مویشی کے علاوہ کسی اور غرض سے پالے گا تو ہر روز ایک قیراط نیکیاں اس کی کم ہوتی رہیں گی۔ (بخاری۔مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص کتا پالے، نہ شکار کی غرض سے نہ مویشی کی حفاظت کے لئے نہ زمین کے لئے تو اس کے اجر سے ہر روز دو قیراط گھٹائے جائیں گے۔

اُونٹوں اور چوپاؤں کی گردن میں گھنٹہ باندھنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جس قافلہ میں کتا اور جرس (گھنٹی)(۱) ہوتی ہے۔ فرشتے (۲) اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جرس شیطان کے باجوں میں ایک باجہ ہے۔ (مسلم)

جلالہ اُونٹ پر سواری کرنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جلالہ (۳) اونٹ پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

---

(۱) جرس گھنٹی اور گھنگھرو کو کہتے ہیں جو جانور وغیرہ کے گلے میں باندھی جاتی ہے اور وہ بجتی ہے۔

(۲) رحمت کے فرشتے مراد ہیں۔

(۳) جلالہ گندگی کھانیوالا اونٹ۔ اس پر سوار ہونے سے منع کرنیکی حکمت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس کے پسینہ میں بدبو ہوتی ہے۔

مسجد میں تھوک اور کھنکار کی ممانعت

احادیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا بُرا ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو مٹی میں دبا دیا جائے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی دیوار میں ناک، تھوک یا کھنکار دیکھا تو اس کو کھرچ ڈالا۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ مسجدیں پائخانہ، پیشاب جیسی ناپاک چیزوں کے لئے نہیں ہیں۔ یہ تو اللہ جل شانہ کا ذکر کرنے اور قرآن پاک پڑھنے کے لئے ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ نے جیسا فرمایا۔ (مسلم)

مسجد میں جھگڑنے آواز بلند کرنے اور خرید و فروخت کرنے کی ممانعت

احادیث

مسجد میں کھوئی ہوئی چیز کے تلاش کرنے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص مسجد میں کسی کو کوئی چیز تلاش کرتے دیکھے تو اس سے یہ کہہ دے کہ اللہ کرے تیری کھوئی چیز نہ ملے، یہ مسجدیں اس کے لئے نہیں بنائی گئیں (مسلم)

مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت

حضرت ابوہُریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب

کسی کو کوئی چیز تلاش کرتے دیکھو تو کہو خدا کرے تجھ کو یہ چیز نہ ملے (ترمذی)

تلاش کرنے والے کیلئے بددُعا

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں تلاش کرتا ہوا پہنچا اور کہا کوئی سرخ رنگ اونٹ کا پتہ بتا سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کرے تجھ کو نہ ملے۔ یہ مسجدیں جس کام کے لئے بنائی گئی ہیں اسی کے لئے ہیں۔ (مسلم)

مسجد میں شعر پڑھنے کے ممانعت

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجدوں میں خرید و فروخت سے، گم شدہ چیز کے تلاش کرنے سے اور شعر (۱) پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت سائبؓ بن یزید صحابی سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھا ایک شخص نے مجھے کنکری ماری۔ میں نے نگاہ پھیر کر دیکھا تو وہ عمرؓ تھے۔ مجھ سے کہا ان دونوں شخصوں کو پکڑ لاؤ۔ میں پکڑ لایا، تو حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ انھوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر تم اس شہر کے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا اس وجہ سے کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کی ہے۔ (بخاری)

لہسن، پیاز یا کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لہسن کھائے

---

(۱) دُنیاوی اور تغزل اور دُنیاداروں کی مدح کے شعر، البتہ نعتیہ اشعار اور مناجات وغیرہ کبھی کبھی پڑھ سکتے ہیں مگر شعر خوانی کی جگہ نہ بنانا چاہئے۔

وہ ہماری مسجد میں ہر گز نہ آئے (بخاری۔مسلم)

مسلم کی روایت ہے کہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا جو لہسن کھائے نہ وہ ہمارے قریب ہو، نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے۔ (بخاری۔مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص پیاز لہسن اور گندنا کھائے وہ ہماری مسجد میں ہرگز نہ آئے، اس لئے کہ جس چیز سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف (۱) ہوتی ہے۔

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ انھوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اور خطبہ میں فرمایا اے لوگو تم لہسن پیاز کھاتے ہو اور میں دونوں کو بُرا سمجھتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب کسی آدمی کے مُنھ سے اس کی بو آتی تو آپ اس کو نکال دیتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ بقیع تک چلا جائے۔ پس جس کو لہسن پیاز کھانا بھی ہو تو اس کو اتنا پکائے کہ اس کی بو مر جائے۔ (مسلم)

جمعہ کے دن احتبا کی صورت میں بیٹھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت مُعاذؓ بن انس جہنی سے روایت ہے کہ حضورؐ نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے وقت احتبا (۲) کی صورت میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداود۔ترمذی)

---

(۱) یعنی بدبودار چیز سے۔

(۱) احتبا کی صورت یہ ہے کہ آدمی دونوں رانیں پیٹ سے ملا کر رانوں اور پشت کر کپڑے سے باندھ دے یا ہاتھ سے پکڑے رہے۔ اس صورت میں بیٹھنا اس لئے منع ہے کہ اگر کپڑا یا ہاتھ چھوٹ جائے تو ننگا ہو جانے کا امکان ہے اور پھر اس سے نیند آسکتی ہے جس سے وضو ٹوٹنے اور خطبہ فوت ہو جانے کا بھی امکان ہے۔

عشرۂ ذی الحجہ میں قربانی کا ارادہ ہو تو ناخن وغیرہ تراشنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو قربانی کرنا ہو تو ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر پھر دس روز تک یعنی قربانی کے دن تک نہ ناخن تراشوائے نہ بال بنوائے جب تک قربانی نہ کرلے (مسلم)

اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جس کو قسم کھانا ہو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری، مسلم)

ایک صحیح روایت ہے کہ جو شخص قسم کھانا چاہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ تم بتوں کی قسم کھاؤ نہ باپ دادا کی۔ (مسلم)

حضرت بریدۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو امانت (۱) کی قسم کھائے وہ ہم سے نہیں ہے یعنی ہمارے راستہ پر نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

---

(۱) جیسے کوئی کہے کہ میری امانت یا میری دیانت کی قسم۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے جھوٹی بات پر قسم کھائی کہ اگر میں ایسا ہوں تو اسلام سے بری ہوں۔ تو اگر اس نے جھوٹ کہا تو حقیقت میں اسلام سے بری ہو گیا اور اگر سچ بولا ہے تو بھی اس کا دین سلامت نہیں رہا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے سنا تو فرمایا اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قسم کھائے تو اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔ (ترمذی)

جھوٹی قسم کھا کر مال ہضم کر لینے کی سزا

احادیث

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی مسلمان کا مال دبا بیٹھے اور قسم کھالے کہ میرا مال ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوں گے۔ پھر آپ نے اس کی تصدیق میں کلام اللہ کی یہ آیت پڑھی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُوْلٰٓئِكَ لَاخَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ (آل عمران۔ ع ۸)

بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہدوں اور اپنی قسموں کے بدلہ تھوڑا حصہ مول لے لیتے ہیں تو یہی لوگ ہیں کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ نہ اللہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کریگا، ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابوامامہؓ ایاس بن ثعلبہ حارثی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کا حق جھوٹی قسم کھا کر دبا لے گا تو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا اور دوزخ واجب کر دے گا، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر معمولی چیز ہو۔ آپ نے فرمایا اگر چہ ایک پیلو کی لکڑی ہی ہو (مسلم)

گناہ کبیرہ

حضرت عبدؓاللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق خون کرنا اور جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہیں (۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ ایک اعرابی آیا اور عرض کیا یارسول اللہ کون کون سے گناہ بڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ اس نے عرض کیا پھر فرمایا جھوٹی قسم کھانا، میں نے عرض کیا اس کا کیا مطلب، فرمایا کسی کا مال جھوٹی قسم کھا کر دبا لے۔

قسم کھانے کے بعد نیکی کی بات دیکھ کر اس کو اختیار کرنے کا حکم

احادیث

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم کسی بات پر قسم کھالو پھر اس سے بہتر بات دیکھو تو اس کو اختیار کر لو اور قسم کا کفارہ دے دو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی بات پر قسم کھائے پھر اس سے بہتر بات دیکھے تو اس کو اختیار کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ (۱) دیدے۔ (مسلم)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی اگر اللہ چاہے تو میں کسی بات پر قسم نہ کھاؤں اور اگر کھالوں پھر اس سے بہتر کوئی بات دیکھوں تو ضرور اس کو اختیار کر لوں اور قسم کا کفارہ دیدوں۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا کپڑے پہنائے جس سے ان کا بدن ڈھک جائے یا تین روزے رکھے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واللہ جو اپنے اہل وعیال کے بارے میں قسم کھا بیٹھے پھر اس پر قائم رہے تو یہ اللہ کے نزدیک بڑے گناہ کی بات ہے۔ بہتر ہے کہ اپنی قسم توڑ کر اللہ کا فرض کیا ہوا کفارہ ادا کر دے۔

لایعنی قسمیں کھانے کی ممانعت

آیت

لَايُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَاتُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْكِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ.

اللہ تعالیٰ تمہاری لایعنی قسموں کو نہیں پکڑتا لیکن وہ تمہاری ان قسموں پر مؤاخذہ کرتا ہے۔ جن کو تم مضبوط کر دو تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو۔ یا ان کو کپڑا پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا اَيْمَانَكُمْ (مائدہ۔ع ۱۲)

پھر جسکو یہ میسر نہ ہو تو تین دن روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب تم قسم کھا بیٹھو اور اپنی قسموں کی حفاظت رکھو۔

حدیث

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت لَايُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ ان لوگوں کے کے بارے میں اُتری جو ہر بات پر واللہ باللہ کہا کرتے ہیں۔ (بخاری)

سودا کرتے وقت قسم کھانے کی کراہت

احادیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے قسمیں کھا کر سودا بیچنے والوں کا سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی کمائی کی برکت (۱) چلی جاتی ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ تم سودا فروخت کرتے وقت زیادہ قسمیں کھانے سے احتیاط کرو اس سے سودا تو فروخت ہو جاتا ہے لیکن برکت چلی جاتی ہے۔ (مسلم)

اللہ کا نام لے کر سوال

احادیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرو تو جنت کا سوال کرو۔ (ابو داؤد)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو تم سے اللہ کا واسطہ دیکر پناہ مانگے اس کو پناہ دو۔ جو تم سے اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس کا سوال پورا کرو اور جو تمہاری دعوت کرے تم اس کی دعوت قبول کرو اور جو تم پر کوئی احسان کرے اس کا بدلہ دو، اگر تمہارے پاس بدلہ دینے کے لائق کوئی چیز نہیں تو اس کے لئے دعا کرو اور اتنی دعا کرو کہ سمجھ لو کہ بدلہ ہو گیا۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

---

(۱) یعنی بیچنے والا بار بار قسم کھائے گا کہ یہ چیز اتنے میں خریدی اور اتنی قیمت کی فلاں شخص مجھ سے خرید رہا تھا اس میں آدمی دھوکا کھا جاتا ہے اور چیز بک جاتی ہے لیکن اس مال میں برکت نہیں ہوتی۔

بڑھے چڑھے نام رکھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض ذلیل ترین نام اس آدمی کا ہے جو ملک الاملاک (۱) (شاہنشاہ) کہلائے۔ (بخاری۔مسلم)

فاسق اور بدعتی کو سردار کہنے کی ممانعت

حدیث

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم منافق کو سردار نہ کہو، اگر تم نے اس کو سردار کہہ دیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا۔ (ابوداؤد)

بخار کو گالی دینے کی ممانعت

حدیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ ام السائب یا ام المسیّب کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا اے ام السائب یا ام المسیّب تم کو کیا ہوا، تم کانپ کیوں رہی ہو۔ انھوں نے عرض کیا بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ دے۔ آپنے فرمایا بخار کو برا نہ کہو۔ یہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح لوہاروں کی دھونکنی لوہے کے میل کچیل کو مٹاتی ہے۔ (مسلم)

---

(۱) ملک الاملاک یعنی بادشاہوں کا بادشاہ یعنی شہنشاہ۔

آندھی کو دیکھ کر

احادیث

حضرت ابو منذر ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آندھی کو بُرا نہ کہو، اگر تم ایسی آندھی دیکھو جس سے گھبرا جاؤ تو کہو اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِهِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَافِیْھَا مَااُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ھٰذِهِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَااُمِرَتْ بِهٖ.

ترجمہ :اے اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اس ہوا کی بھلائی کا اور اس کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس کی بھلائی کا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور ہم پناہ مانگتے ہیں اس ہوا کی برائی سے اور جو برائی اس میں ہے اور اس کی برائی سے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ آندھی اللہ کی رحمت ہے کبھی رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب بن کر آتی ہے جب تم اس کو دیکھو تو برا نہ کہو بلکہ اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔(ابو داؤد)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب آندھی آتی تھی تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے۔اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَافِیْھَا وَخَیْرَ مَااُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ھَا وَشَرِّ مَافِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ.

ترجمہ :اے اللہ تجھ سے اس کی بھلائی اور جو اس میں ہے اس کی بھلائی اور جس غرض سے یہ بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں۔اے اللہ تجھ سے اس کی برائی اور جو اس میں ہے اس کی برائی اور جس غرض سے یہ بھیجی گئی ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔
(مسلم)

مرغ کو بُرا کہنے کی ممانعت

حدیث

حضرت زیدؓ بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مرغ نماز کے لئے جگاتا ہے اس کو برا نہ کہا کرو۔

مختلف اقوال کا مختلف نتیجہ

حدیث

حضرت زیدؓ بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ حدیبیہ میں ایک رات تمام رات پانی گرا صبح کو حضورؐ نے نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم سب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم جانتے ہو تمھارے رب نے کیا فرمایا، لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج صبح کے وقت میرے بعض بندے میری قدرت کے قائل ہوئے اور بعض منکر ہوئے جنھوں نے کہا کہ یہ بارش اللہ کی رحمت اور اس کے فضل سے ہوئی تو یہ میرے مومن (۱) بندے ہیں اور یہ ستاروں کے منکر ہیں اور جنھوں نے کہا کہ نچھتر کے سبب سے بارش ہوئی تو وہ میرے منکر ہیں اور ستاروں کے معتقد ہیں۔ (بخاری۔مسلم)

مسلمانوں کو کافر کے لقب سے پکارنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱) مطلب یہ کہ مومن بندہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے ہر چیز کو ہماری قدرت سے سمجھتا ہے وہ ستاروں وغیرہ کو نہیں مانتا اور کافر ستاروں کو مانتے ہیں اللہ کی قدرت کے قائل نہیں۔

فرمایا جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہہ کر پکارے گا تو ان دونوں میں ایک پر ضرور کفر لازم ہو جائے گا۔ جس پر کفر کا الزام لگایا گیا ہے، اگر وہ ایسا ہے تو اس پر گیا ورنہ کہنے والے پر لوٹ آئے گا۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان کو کافر کہہ کر پکارا یا اللہ کا دشمن کہا اور وہ ایسا نہیں ہے تو کہنے والے ہی پر کفر لازم آجائے گا۔ (بخاری۔مسلم)

فحش اور بدگوئی کی ممانعت

احادیث

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طعن کرنے والا، فحش بکنے والا، لعنت کرنے والا، بدزبانی کرنیوالا مومن نہیں ہے۔ (ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فحش جس میں ہوتا ہے اس میں عیب پیدا کر دیتا ہے اور حیا جس میں ہوتی ہے اسکو سنوار دیتی ہے۔ (ترمذی)

تکلف سے بنا بنا کر بولنے فصاحت وبلاغت چھانٹنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مبالغہ کرنے والے اور تکلف کرنے والے ہلاک ہوئے، اور یہ بات آپ نے تین مرتبہ دہرائی۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے ناراض ہوتا ہے جو گفتگو کرتے وقت گائے کی طرح زبان کو ہیر

پھیر کر بلاغت چھانٹتے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرے بہت ہی قریب ہونے والے وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق بہت ہی اچھے ہوں گے اور مجھے سب سے زیادہ ان لوگوں سے نفرت ہوگی اور مجھ سے بہت دور وہی لوگ ہوں گے جو گفتگو کرتے وقت زبان کو ہیر پھیر کر گفتگو کرنے والے اور بہت بک بک کرنے والے منہ بھر بھر کر کلام کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

نفس کو خبیث کہنے کی ممانعت

حدیث

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنے نفس کو خبیث نہ کہا کرو۔ اور کہنا ہو تو یہ کہا کرو کہ میرا نفس کاہل اور سست ہوگیا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انگور کا نام کرم مت رکھو۔ کرم مسلمان کیلئے موزوں ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ کرم مومن کا دل ہے۔

اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ کرم مومن کا دل ہے۔

حضرت وائلؓ بن حُجر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو، ہاں عنب اور حبلہ کہہ سکتے ہو۔ (مسلم)

دوسری عورت کی تعریف اپنے شوہر سے بیان کرنیکی ممانعت

حدیث

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کے سامنے کسی عورت کی شکل وصورت کا ایسا نقشہ نہ کھینچے اور ایسی تعریف نہ کرے کہ گویا وہ دیکھ رہا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

ایسا سوال کرنے کی ممانعت کہ اللہ اگر تو چاہے تو دیدے

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح خدا سے ہرگز نہ مانگا کرو کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو بخش دے، اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ تم کو پختگی کے ساتھ دعا کرنا چاہئے۔ اللہ کو کوئی چیز بڑی معلوم نہیں ہوتی۔
(بخاری۔مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پختگی اور رغبت کے ساتھ سوال کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جو کچھ دیتا ہے اس پر پچھتاتا نہیں ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم دعا کرو تو پختگی کے ساتھ دعا کرو، یہ نہ کہو کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو دیدے۔ اللہ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔ (بخاری۔مسلم)

ماشاء اللہ کہنا

حدیث

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کسی بات پر یہ نہ کہو کہ اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہو کہ اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔ (۱)

عشاء کے بعد بات چیت کرنے کی کراہت

احادیث

حضرت ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنا ناپسند فرماتے تھے۔ (۲) (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی جو آپ کی آخری نماز تھی۔ پھر فرمایا تمہارا اس رات کے متعلق کیا خیال ہے میرا خیال ہے کہ اس رات کی تاریخ سے سو برس تک تم میں سے کوئی اس زمین پر باقی نہ رہے گا (۳) (یعنی سو برس سے زیادہ کسی کی عمر نہ ہوگی) (بخاری۔مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ لوگ عشاء کو حضورؐ کے انتظار میں رہے آدھی رات کے قریب حضورؐ تشریف لائے اور نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم نماز کے منتظر رہے سو جتنا وقت تمہارا انتظار میں گزرا سو وہ نماز ہی

---

(۱) یعنی خدا اور بندہ کے درمیان کچھ فرق اور فاصلہ ضرور ہونا چاہئے ایسا نہ معلوم ہو کہ جیسے دونوں برابر کے اور ایک دوسرے کے ہمسر ہیں۔

(۲) یعنی فضول بات چیت و قصہ گوئی و مجلس آرائی اس لئے کہ اس سے تہجد کے فوت ہونے اور دیر میں اٹھنے کا اندیشہ ہے۔ گھر والوں سے ضروری بات چیت اور مفید دینی گفتگو اس سے مراد نہیں۔

(۳) اس حدیث سے ایک فائدہ تو یہ ہے کہ جب عمر اتنی ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیکار ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس زمانے میں جنھوں نے حضورؐ کی صحبت کا دعویٰ کیا ہے اس حدیث سے ان کا دعویٰ باطل ہو گیا۔

میں شمار ہوا (یعنی گویا تم اب تک نماز ہی پڑھتے رہے)۔(بخاری۔)

شوہر کی خلاف ورزی کرنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے پاس بُلائے اور وہ انکار کر دے، پھر اس کا شوہر غصہ کی حالت میں رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے ہیں۔ (بخاری۔مسلم)

ایک روایت میں ہے۔یہاں تک کہ اپنا انکار واپس لے۔

خاوند کی موجودگی میں اس کی بے اجازت نفلی روزے رکھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کو شوہر کی موجودگی میں بے اجازت نفلی روزے رکھنا جائز نہیں اور نہ اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو آنے کی اجازت دینا جائز ہے۔ (بخاری۔مسلم)

امام سے پہلے رکوع اور سجدے سے سر اُٹھانے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ امام سے پہلے

سر اٹھانے سے نہیں ڈرتے، کہیں اللہ تعالیٰ (پہلے سر اٹھانے والے کے) سر کو گدھے کے سر سے بدل نہ دے، یا اس کی صورت گدھے کی سی نہ کر دے۔ (بخاری۔مسلم)

نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کی حالت میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

کھانے کے وقت اور پائخانہ پیشاب کی حاجت کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے کہ جب کھانا آجائے تو پھر نماز نہیں (۱) اور پائخانہ اور پیشاب کا طبیعت پر تقاضہ ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ (مسلم)

نماز میں نگاہ اوپر اٹھانے کی ممانعت

حدیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سخت لہجہ میں فرمایا، لوگوں کی نماز کے وقت نگاہ اوپر اٹھ جاتی ہے اور وہ پرواہ نہیں کرتے وہ اس سے باز رہیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔ (بخاری)

---

(۱) یعنی پہلے کھانا کھالے پھر نماز پڑھے ورنہ کھانے میں جی لگا رہے گا اور ساری نماز اسی کے نذر ہو گی۔

نماز میں دائیں بائیں دیکھنے کی ممانعت

احادیث

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا اس طرح کی حرکت سے شیطان بندوں کی نماز اچک لیتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچو۔ نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونا ہلاکت کا سبب ہے اگر ضروری ہو تو نفل میں ہو سکتے ہو فرض میں نہیں۔ (ترمذی)

قبروں پر نماز پڑھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابو مرثد کناز بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ نہ قبروں پر نماز پڑھو (۱) نہ اس پر بیٹھو۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابو جہیم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر اس کی برائی کو جان لے تو چالیس تک ٹھہرنا، گزرنے سے بہتر سمجھے۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ

(۱) اس لئے منع فرمایا کہ کہیں جاہل اہل قبور کی تعظیم وتکریم سے عبادت میں مشغول نہ ہو جائیں۔

چالیس دن فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ (بخاری۔مسلم)

اقامت کے بعد نفل نماز پڑھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب نماز قائم ہونے لگے تو فرض کے سوا کوئی نماز درست نہیں۔

جمعہ کے دن روزہ اور جمعہ کی رات کو تہجد کیساتھ مخصوص کرنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب جمعہ کو دوسری راتوں کے مقابلہ میں تہجد کے ساتھ اور جمعہ کے دن کو روزہ کے ساتھ مخصوص نہ کرو۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو ہاں ایک دن بعد یا ایک دن پہلے ملا کر رکھنے میں مضائقہ نہیں۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت محمدؒ بن عبّاد سے روایت ہے کہ میں نے جابرؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جمعہ کے دن، روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ کہا ہاں۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ام المومنین جویریہؓ بنت حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن میرے گھر تشریف لائے اور میں روزہ سے تھی۔ آپ نے فرمایا کل روزہ سے تھیں میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا کل رکھو گی، میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو بس

روزہ افطار کر ڈالو۔ (بخاری)

مسلسل روزے رکھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ و حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلسل روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ تو برابر روزے رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا میں تمہارا جیسا نہیں ہوں مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

قبر پر بیٹھنے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی انگارے پر بیٹھے تو یہاں تک اس کا کپڑا جل کر بدن میں آگ لگ جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ قبر پر بیٹھے۔ (مسلم)

پختہ قبر بنانے کی ممانعت

حدیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پختہ قبر بنانے سے، اس پر بیٹھنے سے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

غلام کے بھاگنے پر وعید

احادیث

حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام اپنے آقا سے بھاگ جائے تو وہ اسلام کی پناہ سے نکل گیا۔ (مسلم)

حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا غلام اپنے آقا سے بھاگ جائے اس کی نماز قبول نہ ہو گی۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو گیا۔

حدوں کے بارے میں سفارش کرنے کی تحریم

آیت

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَاتَاخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِى دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ. (نور ـ ع ۱)

بدکار عورت اور بدکار مرد پس ہر ایک کو ان میں سو درے مارو اور ان دونوں پر اللہ کے حکم کی تعمیل میں ترس نہ کھاؤ، اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔

احادیث

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، آبرودار عورت تھی، لوگوں کو بہت گراں گزرا کہ اس کی آبروریزی ہو، آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ کون اس کے بارے میں حضورؐ سے سفارش کرے۔ طے یہ پایا کہ اُسامہؓ بن زید رسول اللہ ﷺ کو بہت محبوب ہیں وہی سفارش کریں، ان کے سوا کوئی اس کی جرأت نہیں کر سکتا، چنانچہ لوگوں کے کہنے سے اسامہؓ نے سفارش کی۔ حضورؐ نے فرمایا تم اللہ کی حدوں کے بارے میں سفارش کرتے ہو۔ پھر آپ خطبہ کے لئے کھڑے

ہو گئے اور فرمایا اگلی امتیں اسی لئے ہلاک ہوئیں کہ جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اس کو بے سزا دیئے چھوڑ دیتے اور غریب چوری کرتا تو اس کو سزا دیتے تھے۔ مجھے قسم ہے اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کے ہاتھ کاٹوں گا۔
(بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ سفارش سن کر آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا اور فرمایا تم اللہ کی حدوں میں سفارش کرتے ہو۔ حضرت اسامہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے لئے بخشش چاہئے۔ پھر آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

راستہ میں غلاظت کرنے کی ممانعت

آیت

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا
(احزاب۔ ع ۸)

جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بے قصور تکلیف پہنچاتے ہیں تو وہ صریح گناہ اور بہتان کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو لعنتی کام سے بچو، لوگوں نے عرض کیا وہ کون سے کام ہیں، فرمایا جو راستہ میں اور سایہ کے نیچے پیشاب پائخانہ کرتا ہے۔ (مسلم)

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنیکی ممانعت

حدیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رو کے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

اولاد میں ایک کو ایک پر ترجیح دینے کی ممانعت

احادیث

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میرے باپ مجھ کو لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو اسی طرح دیا ہے۔ عرض کیا نہیں، فرمایا تو پھر اس سے بھی واپس لے لو۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے سب لڑکوں کو اسی طرح دیا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ آپ نے اپنا فرمایا۔ اللہ سے ڈرو۔ اپنی اولاد کے بارے میں عدل کرو۔ پس میرے باپ نے اپنا دیا ہوا واپس لے لیا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اے بشیرؓ کیا تمہارے اور لڑکے بھی ہیں؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا سب کے ساتھ یہی معاملہ کیا ہے؟ عرض کیا نہیں فرمایا تو مجھے گواہ نہ بناؤ۔ میں اس ظلم پر گواہ بنتا نہیں چاہتا۔

ایک روایت میں ہے کہ مجھ کو ایسے ظلم پر گواہ مت کرو۔

ایک روایت میں ہے کہ میرے سوا کسی اور کو گواہ کر لو۔ پھر فرمایا تم چاہتے ہو کہ سب لڑکے تمہارے ساتھ بھلائی کریں؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا بس تو تم بھی ان کے ساتھ ایک معاملہ رکھو۔ (بخاری۔مسلم)

میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی ممانعت

حَدیث

حضرت زینبؓ ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں ام المومنین ام حبیبہؓ کے یہاں ان کے باپ ابو سفیانؓ بن حرب کے انتقال کے بعد گئی تو میں نے دیکھا کہ انھوں نے زرد

رنگ کی خوشبو لگائی اور اس میں سے کچھ ایک لڑکی کے لگایا اور کچھ اپنے رُخسار پر مَل لیا اور کہا کہ واللہ مجھے خوشبو لگانے کی کچھ حاجت نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ منبر پر کھڑے ہو کر فرمار ہے تھے کہ جو عورت اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کو جائز نہیں کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ ہاں شوہر کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔ حضرت زینبؓ کہتی ہیں کہ پھر میں ایک مرتبہ ام المومنین زینبؓ بنت جحش کے پاس ان کے بھائی کے انتقال کے بعد گئی انھوں نے خوشبو منگا کر اپنے بدن پر ملی اور کہا مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں مگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ منبر پر فرمار ہے تھے کہ جو عورت اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کو جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ سوائے خاوند کے اس کے لئے چار مہینے دس دن تک سوگ کرنا چاہئے۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک مسلمان بھائی کے سودے پر سودا کرنے اور اس کے پیغام پر پیغام دینے کی ممانعت

احادیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہر کا رہنے والا باہری آنے والے سے خرید کر سودا نہ فروخت کرے اگرچہ اس کا سگا بھائی ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا سودے کو آگے بڑھ کر نہ خریدو، اس کو بازار میں آنے دو۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم آگے بڑھ کر قافلہ (۱) سے غلہ نہ خریدو اور شہری آدمی دیہاتی کا سودا نہ فروخت کرے ابن عباس کے شاگرد طاؤس نے کہا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ کہا کہ اس کا دلال نہ بنے۔
(بخاری۔ مسلم)

---

(۱) مطلب یہ ہے کہ آگے نہ بڑھ جاؤ اور یہ نہ کہو کہ یہاں کا یہ بھاؤ ہے کہ ان سے سستی چیزیں خرید لو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہری دیہاتی کے لئے فروخت نہ کرے اور دھوکہ دینے کے لئے سودے کے دام نہ بڑھاؤ۔(۱) اور اپنے مسلمان بھائی کے سودے کی خرید و فروخت (۲) کے وقت اپنا سودا پیش نہ کرو اور اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر اپنا پیغام نہ دو۔ عورت اپنے شوہر سے اپنی مسلمان بہن کے طلاق دینے کی خواہش نہ کرے کہ اس کا حصہ مجھے مل جائے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہری آدمی باہر سے لانے والوں کا غلہ آگے بڑھ کر نہ خریدے (یعنی ان کو دھوکہ دے کر کہ اس چیز کا آج یہ نرخ ہے۔ سستا غلہ خرید لے اور اس کو بازار میں نہ جانے دے کہ اس کو بازار کا بھاؤ معلوم ہو جائے) اور مہاجر اعرابی سے نہ خریدے اور عورت اپنی (مسلمان) بہن کے طلاق کی شرط نہ لگائے اور اپنے بھائی کے دام پر خود دام نہ لگائے اور دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے سودے کے دام نہ بڑھاؤ اور بکری اُونٹنی گائے وغیرہ کے تھنوں میں (۳) کئی وقتوں کا دودھ جمع کر کے نہ بیچے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ اپنے بھائی کے سودے کے وقت اپنا سودا بیچو نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام دو، ہاں مگر اس کی اجازت سے۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مومن مومن کا بھائی ہے۔ کسی مومن کو جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے سودے پر اپنا سودا پیش کرے اور اپنے بھائی کے پیام نکاح پر اپنا پیغام دے۔ اگر وہ چھوڑ دے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ (مسلم)

---

(۱) نیلام میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ خریدنا منظور نہیں ہوتا لیکن دام زیادہ لگا دیتے ہیں، یہ بھی ممنوع ہے۔
(۲) مطلب یہ ہے کہ کوئی خریدار ہو سودا خرید رہا ہو اور تم یہ کہو کہ ہم تم کو اس سے اچھی اور سستی چیزیں دیں۔
(۳) دودھ جمع کرنے کا مقصد کہ جب خریدار آئے تو دودھ کو دکھا دیا کہ اتنا دودھ دیتی ہے تاکہ قیمت زیادہ لگے، لوگ لالچ میں آکر دھوکا کھا جائیں۔

مال کو شریعت کے خلاف ضائع کرنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین کاموں کو پسند فرماتا ہے اور تین کو ناپسند فرماتا ہے، پسند یہ ہیں کہ تم اس کی عبادت کرو، اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کی رسی سب مل کر مضبوط پکڑ لو اور قیل وقال کو کثرتِ سوال کو اور مال ضائع کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔ (مسلم)

حضرت مغیرہؓ کے کاتب وراد سے روایت ہے کہ مغیرہؓ بن شعبہ نے حضرت معاویہؓ کو مجھ سے خط لکھوایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَـهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌo اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. اور اس کے ساتھ یہ بھی لکھوایا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیل وقال، کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنے، والدین کی نافرمانی کرنے، جیتی جاگتی لڑکی کو زندہ دفن کرنے سے اور جس کا دینا واجب ہے اس کو نہ دینے سے اور جو حق نہ ہو اس کے لینے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

تیر و تلوار سے اشارہ کرنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی کی طرف تلوار سے اشارہ نہ کرے، کیا معلوم کہ شیطان تمہارے ان ہاتھوں سے فتنہ پیدا کر دے اور تم اس کی بدولت دوزخ کے گڑھے میں گر جاؤ۔ (بخاری۔مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی

طرف کسی تیز چیز سے اشارہ کرے تو اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں اگرچہ اس کا حقیقی بھائی ہی ہو۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ننگی تلوار ہاتھ میں لینے سے منع فرمایا ہے۔(ابوداؤد۔ترمذی)

اذان سن کر بلاعذر بغیر فرض پڑھے چلے جانے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابوالشعثاءؒ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں ابوہریرۃؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ مؤذن نے اذان کہی۔ اسی وقت ایک شخص جانے کے ارادہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت ابوہریرۃؓ اس کو دیکھنے لگے۔ جب وہ مسجد سے نکل گیا تو کہنے لگے اس شخص نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

خوشبو واپس کرنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو خوشبودار پھول وغیرہ ہدیہ (۱) کیا جائے تو وہ اس کو واپس نہ کرے، اس لئے کہ ایک ہلکی پھلکی چیز ہے لیکن خوشبو اچھی ہے۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ خوشبودار چیز واپس نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری)

---

(۱) یعنی یہ ایسا ہدیہ ہے جس کا کوئی بڑا احسان نہیں کہ اس کا بدلہ دینا مشکل ہے تو ایسی چیز کیوں رد کی جائے۔

منھ پر تعریف کی ممانعت

احادیث

حضرت ابو موسیٰؓ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کسی شخص کے منھ پر اس کی تعریف میں مبالغہ کرتے سنا تو فرمایا تم نے اس کو ہلاک کر دیا، یا اس کی پیٹھ توڑ دی۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کسی شخص کے روبرو اس کی تعریف کی گئی، آپ نے فرمایا، تم نے اپنے دوست کی گردن توڑ دی، اور اس کو آپ نے کئی بار دہرایا، پھر فرمایا، اگر تعریف کرنا ضروری ہی ہو تو یوں کہو کہ میرا گمان اس کے ساتھ ایسا اور ایسا ہے اور جیسی اس نے تعریف کی ہے ویسا ہی سمجھتا بھی ہے تو حساب کرنے والا اور جزا دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ یقین کے ساتھ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں شخص اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ہمام بن حارثؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت مقدادؓ سے سنا کہ ایک آدمی حضرت عثمانؓ کی تعریف کرنے لگا۔ پس حضرت مقدادؓ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور اس کے منھ پر کنکر مارنے شروع کئے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا یہ کیا کرتے ہو؟ حضرت مقدادؓ نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ جب تم کسی آدمی کو تعریف کرتے دیکھو تو اس کے منھ میں مٹی جھونک دو۔ (مسلم)

اور ان حدیثوں میں جن میں بعض تعریفیں مباح ہیں اس میں رسول اللہ ﷺ کا قول ہے کہ آپ نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو گے جو جنت کے ہر دروازے سے بلائے جائیں گے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ تم ان میں سے نہیں ہو جو پائجامہ کو ٹخنی سے نیچے لٹکاتے ہیں۔

اور حضرت عمرؓ سے فرمایا تم کو شیطان نے کسی راستہ پر چلتا دیکھا تو فوراً دوسرے راستہ پر ہو گیا۔

جس شہر میں وبا پھیلی ہو وہاں سے آنے اور وہاں جانے کی ممانعت

آیات

اَیْنَ مَاتَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ (نساء۔ ع۱۱)	کہیں بھی تم ہو، موت تم کو آہی لے گی، اگرچہ تم مضبوط برجوں کے اندر ہو۔
وَلَاتُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (بقرہ۔ ع۱۱)	اور اپنے کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔

احادیث

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے ملک شام کی طرف کوچ کیا۔ جب سرغ (۱) میں پہنچے تو امیر لشکر حضرت ابو عبیدہؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ استقبال کو آئے اور کہا کہ شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا مہاجرین اولین کو بلا لاؤ۔ میں بلا لایا۔ حضرت نے ان سے کہا شام میں وبا پھیلی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے، پلٹ جاؤں یا آگے بڑھوں؟ ان میں سے کچھ لوگوں نے رائے دی کہ آپ ایک اچھے کام سے آئے ہیں ہماری رائے نہیں کہ پلٹ جائیں اور بعض نے کہا کہ آپ تنہا نہیں ہیں۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی ہیں، میری رائے نہیں کہ ان کو وہاں لے جائیں، بہتر ہے کہ پلٹ جائیں۔ حضرت عمرؓ نے ان سے کہا آپ تشریف لے جایئے اور مجھ سے کہا انصار کو بلا لاؤ۔ میں بلا لایا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے بھی اسی قسم کی گفتگو کی اور انھوں نے بھی مہاجرین کی طرح مشورہ دیا۔

---

(۱) یرموک کے قریب شام کے رستہ میں مدینہ منورہ سے تیرہ منزل پر ایک شہر ہے۔

حضرت عمرؓ نے ان کو بھی اٹھادیا اور مجھ سے کہا قریش کے سن رسیدہ مہاجرین کو جنھوں نے فتح مکہ کے وقت ہجرت کی ہے بلالاؤ۔ میں ان کو بھی بلالایا، اُن سے حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا تو دو آدمیوں نے بالکل اختلاف نہیں کیا بلکہ یہ کہا کہ ہماری رائے ہے کہ آپ سب کو لے کر ضرور واپس ہو جایئے، ان کو وبا میں نہ لے جایئے۔ حضرت نے یہ سن کر منادی کرادی کہ کل صبح کو میں واپس ہوں گا۔ تم لوگ بھی تیار رہو۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے کہا امیر المومنین، آپ کی تقدیر سے بھاگ کر جارہے ہیں۔ حضرت نے کہا اے ابو عبیدہؓ کاش یہ بات تمہارے منھ سے نہ نکلتی۔ اور حضرت عمرؓ حضرت ابو عبیدہؓ کے خلاف کچھ نہیں کرتے تھے۔ کہنے لگے ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف جارہے ہیں، تمہارے پاس دو اونٹ ہوں اور کسی میدان میں اُتریں، جس کے ایک طرف سبزہ ہے اور دوسری طرف خشکی وقحط ہے تو تم اگر خشکی میں چراؤ گے تو اللہ کی تقدیر سے، اور سبزہ میں چراؤ گے تو بھی اللہ کی تقدیر سے، اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آگئے، وہ اس مشورہ میں شریک نہ تھے، کسی ضرورت سے کہیں گئے ہوئے تھے۔ انھوں نے سن کر کہا میرے پاس اس کا علم ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس جگہ وبا پھیلی ہو وہاں نہ جاؤ اور اگر تمھارے شہر میں واقع ہو تو وہاں سے بھاگو بھی نہیں۔ حضرت عمرؓ نے یہ سن کر اللہ کی تعریف کی اور کوچ کردیا۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی شہر میں طاعون کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب تمھاری ہی جگہ واقع ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔ (بخاری۔مسلم)

جادو کرنے اور سیکھنے کی ممانعت

آیت

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَارِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَالَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ٥ (بقرہ۔ع ۱۲)

سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا شیاطین کفر کرتے تھے اور لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (اس علم کے پیچھے پڑھ گئے) جو بابل میں ہاروت وماروت دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا، وہ کسی کو نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہدیتے تھے کہ ہم تو بس آزمائش ہیں سو تم کفر نہ کرنے لگنا۔ پس ان سے وہی باتیں سیکھتے تھے جس سے میاں بیوی میں جدائی پڑ جائے اور وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے مگر اللہ کے حکم سے اور وہ چیز سیکھتے تھے جو ان کو نقصان پہونچائے اور نفع نہ دے اور وہ یقیناً جان جاتے تھے کہ جو اس کا خریدار ہو اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ بڑا مول ہے جس پر انھوں نے اپنی جانوں کو خریدا۔ اے کاش وہ جان لیتے۔

احادیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سات کبیرہ گناہوں سے بچو جو ایمان کو ختم کردیتے ہیں، لوگوں نے عرض کیا کہ حضورؐ وہ کون سے گناہ ہیں۔ فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ جادو کرنا ناحق قتل کرنا۔ سود کھانا۔ یتیم کا مال

کھانا۔ لڑائی میں پیٹھ موڑ کر بھاگنا۔ بھولی بھالی پاکدامن عورتوں پر بدکاری کا اتہام لگانا۔ (بخاری۔مسلم)

کفرستان میں قرآن شریف لے جانے کی ممانعت

حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن شریف لے کر دشمن کے ملک میں لے جانے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے کی ممانعت

احادیث

حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چاندی سونے کے برتن میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ کو جہنم کی آگ سے بھرتا ہے۔ (بخاری۔مسلم) مسلم کی روایت میں ہے کہ جو سونے کے برتن میں کھاتا پیتا ہے یا چاندی کے۔

حضرت حذیفہؓ سے سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دیبا کے کپڑے پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمھارے لئے ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک صحیح روایت میں ہے کہ حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ نہ ریشم اور دیبا پہنو، نہ چاندی سونے کے برتن میں کھاؤ پیو اور نہ پیالوں میں کھاؤ۔

حضرت انسؓ بن سیرین سے روایت ہے کہ میں مالک بن انس کے ساتھ مجوسیوں کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اس عرصہ میں چاندی کے برتن میں فالودہ آیا،

حضرت انسؓ بن مالک نے نہ پیا اور کہا اس کو دوسرے برتن میں انڈیل کر لاؤ، چنانچہ انھوں نے خلنج کے برتن میں انڈیل کر پیش کیا تو پھر اس کو پیا۔ (بیہقی)

مرد کو زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننے کی ممانعت

احادیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے مردوں کو زعفرانی رنگ کے کپڑوں سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ حضورؐ نے مجھے دو قسم کے رنگ کے کپڑے پہنے دیکھے تو فرمایا کیا تم نے اپنی ماں کے حکم سے پہنا ہے میں نے عرض کیا کہ میں اس کو دھو ڈالوں۔ فرمایا نہیں بلکہ اس کو جلا دو۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا یہ کافروں کا لباس ہے اس کو نہ پہنو۔ (مسلم)

رات تک چپ رہنے کی ممانعت

احادیث

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بات مجھے یاد ہے آپ نے فرمایا کہ بلوغ کے بعد یتیمی نہیں ہوتی۔ اور چپ (۱) کا روزہ رکھنا درست نہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ قبیلہ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب تھا، اس کو بہت خاموش پایا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا اس کو کیا ہوا، یہ بولتی کیوں نہیں۔ لوگوں نے کہا اس نے خاموش حج کیا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اس کو حکم دو کہ یہ بولے۔ یہ زمانۂ جاہلیت کا طریقہ ہے۔ تو وہ بولنے لگی۔ (بخاری)

---

(۱) زمانۂ جاہلیت میں چپ کا روزہ رکھنا عبادت میں داخل تھا۔

اپنے کو غیر کی طرف منسوب کرنے کی ممانعت

احادیث

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی اور سے منسوب کرے حالانکہ جانتا ہے کہ یہ میرا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔(بخاری۔مسلم)

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنے باپ دادا سے منھ نہ موڑو۔(۱) جس نے اپنے باپ دادا سے منھ موڑ لیا وہ کافر ہوا۔(ب۔م)

حضرت زیدؓ بن شریک بن طارق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور جو کچھ فرما رہے تھے وہ سنا۔ وہ یہ فرما رہے تھے کہ واللہ ہمارے پاس سوائے کلام اللہ کے اور کوئی کتاب نہیں، یا یہ صحیفہ ہے جس میں دیت کے اونٹوں کی عمر اور کچھ زخموں کی دیت کے مسائل ہیں، پھر اس صحیفہ کو کھول کر پھیلا دیا۔ جس میں لکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے درمیان جتنی زمین ہے وہ حرم ہے جو شخص مدینہ میں بدعت نکالے گا یا بدعتیوں کو جگہ دے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن نہ اس کی توبہ قبول کرے گا اور نہ فدیہ اور مسلمانوں کا عہد ایک ہے اعلیٰ و ادنیٰ سب اس کا ذمہ لے سکتے ہیں (۲) پس جو شخص مسلمان کے عہد کو توڑے تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن نہ اس کی توبہ قبول ہوگی نہ فدیہ۔ اور جو اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف اپنے کو منسوب کرے، یا اپنے آقا کو چھوڑ کر دوسرے کو آقا بنائے تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں

---

(۱) یعنی اپنے باپ دادا کے بجائے کسی اور کی طرف اپنے کو منسوب کرے تاکہ عزت پائے یا دولت حاصل کرے۔

(۲) یعنی ایک معمولی آدمی مسلمانوں کی طرف سے عہد کر سکتا ہے اور پناہ دے سکتا ہے۔

کی، اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن نہ اس کی توبہ قبول ہوگی نہ فدیہ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو اپنا باپ کہے اور خوب سمجھتا ہے کہ یہ میرا باپ نہیں ہے تو اس نے کفر کیا اور جو شخص ایک چیز کی ملکیت کا دعویٰ کرے حالانکہ وہ چیز اس کی نہیں تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ شخص اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے اور جو شخص کسی کو کفر کے ساتھ پکارے یا کہے یا اللہ کا دشمن کہے۔ اور وہ ایسا نہ ہو تو وہ اسی پر پلٹ آئیگا۔

منہیات کے ارتکاب کی ممانعت

آیات

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ (نور۔ع ۹)

ان لوگوں کو ڈرنا چاہیۓ جو رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ ان پر کوئی مصیبت آپڑے یا پہنچ جائے ان کو دردناک عذاب۔

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۚ (آل عمران۔ع ۴)

اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ٥ (بروج۔ع ۱)

بیشک تمہارے رب کی پکڑ البتہ سخت ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ٥ (ہود۔ع ۹)

تمہارے رب کی پکڑ اس طرح سخت ہے جب وہ کسی بستی کو پکڑتا ہے اس حال میں کہ اس کے رہنے والے ظالم ہوتے ہیں بیشک اس کی پکڑ بڑی دردناک اور سخت ہے۔

حدیث

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اس کی غیرت یہ ہے کہ جس کام کو اس نے حرام کر دیا ہے اس کے بندے وہی کریں۔ (بخاری۔مسلم)

جو شخص محرمات کا مرتکب ہو اسکو کیا کرنا چاہیئے

آیات

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ (اعراف۔ ع ۲۴)

اور اگر کبھی ابھارے دے تم کو شیطان کی چھیڑ چھاڑ تو اللہ سے پناہ مانگو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُبْصِرُوْنَ ۝ (الاعراف۔ ع ۲۴)

بیشک جو لوگ پرہیز گار ہیں جہاں ان کو شیطانی وسوسہ پیدا ہوا، وہیں وہ چونک پڑے اور فوراً ان کو سمجھ آ گئی۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوْا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ ۝ (آل عمران۔ ع ۱۴)

اور وہ لوگ جو برا کام کر بیٹھتے ہیں یا ظلم اپنے حق میں کر بیٹھتے ہیں تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے اور وہ لوگ اپنے گناہوں پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ مغفرت ان کے رب کی طرف سے اور باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے کیا اچھا اجر ہے کام کرنے والوں کا۔

وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (نور۔ ع ۴)

اور اللہ سے سب لوگ توبہ کرو۔ اے ایمان والو کہ تم فلاح پاؤ۔

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بھول کر لات (۱) وعزیٰ کی قسم کھا بیٹھے اس کو چاہیئے کہ فوراً لا الہ الا اللہ کہہ دے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ ہم تم جوا کھیلیں تو فوراً صدقہ کر دے۔ (بخاری۔ مسلم)

قیامت کا بیان

دجال کا فتنہ اور قیامت کی آمد

حضرت نواسؓ بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن دجال کا ذکر فرمایا۔ غرض کچھ اس انداز سے آپ نے اس کا ذکر کیا کہ ہم کو دفعتاً یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید دجال اسی جگہ کھجوروں کے جھنڈ میں چھپا ہے، پھر جب ہم آپ کے پاس گئے تو آپ نے ہماری صورت سے ہمارا حال پہچان لیا اور فرمایا تمھارا کیا حال ہے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے کل دجال کا کچھ اس طرح ذکر فرمایا کہ ہم لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ دجال اسی کھجوروں کے جھنڈ میں چھپا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے تمھارے لئے دجال سے زیادہ اور باتوں کا خطرہ ہے۔ دجال اگر میری موجودگی میں نکلا تو میں خود اس سے نپٹ لوں گا اور تم لوگوں کو اس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر میرے بعد نکلا تو مسلمان خود اس سے نپٹ لیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا میرے بعد نگہبان ہے۔

دیکھو دجال کے گھونگھر والے بال ہیں اور اس کی آنکھ میں ٹھینٹ ہے۔ وہ عبدالعزی بن قطن (۲) کے مشابہ ہے جو شخص اس کو دیکھے وہ سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے اور سنو وہ شام و عراق کی درمیانی جگہ سے نکلے گا اور دائیں بائیں فساد پھیلاتا ہوا آئے گا۔ اے اللہ کے بندو ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ وہ زمین پر کتنے دن قیام کرے گا، آپ نے فرمایا چالیس دن، ان میں ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا دن ایک مہینے کے برابر، تیسرا دن ہفتہ کے برابر۔ باقی دن تمہارے دنوں کے برابر۔ لوگوں نے عرض کیا حضورؐ جو دن ایک سال کے برابر ہوگا اس میں ہماری ایک دن کی نماز کافی ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا نہیں، تم اندازہ لگا کر

---

(۱) عرب میں لات و عزی دو بت تھے۔ کافران کی قسم کھایا کرتے۔ جب مسلمان ہوگئے تو اپنی عادت کے موافق اکثر قسم کھا بیٹھتے تھے۔ حضورؐ نے ان کو اس کا علاج بتایا کہ کلمہ پڑھ لیں تو کفر کا شبہ دور ہو جائے۔

(۲) عبدالعزیٰ ایک کافر تھا۔

نماز پڑھنا، پھر عرض کیا۔ دجال کی رفتار کیا ہو گی؟ آپ نے فرمایا اس کی رفتار اس ابر کی طرح ہو گی جس کو ہوا اڑاتی ہے، پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو اپنے دین کی دعوت دے گا، وہ لوگ اس کی دعوت قبول کر لیں گے تو وہ آسمان کو حکم دے گا کہ ان پر مینھ کی بارش کر دے، سو خوب بارش ہو گی، پھر زمین کو حکم دے گا تو وہ سر سبز وشاداب ہو جائے گی اور ان کے جانور شام تک چر کر خوب موٹے تازے ہو جائیں گے، پھر دجال دوسرے لوگوں کے پاس جائے گا اور ان کو بھی اپنے دین کی دعوت دے گا لیکن وہ اس کی دعوت کو ٹھکرا دیں گے تو ان پر قحط اور خشک سالی ہو گی، مال ودولت سے بھی خالی ہو جائیں گے۔ اور وہ وہاں سے بھی چل دے گا، پھر ایک ویران زمین پر پہنچے گا اور اس سے کہے گا اے زمین اپنے خزانے اگل دے تو زمین فوراً خزانے اگل دے گی۔ اور وہ تمام خزانے نکل نکل کر اس کے گرد اس طرح جمع ہوں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں، پھر دجال ایک نوجوان کو بلا کر اس کو قتل کر کے دو ٹکڑے کر دے گا، پھر اس کو زندہ کر کے بلائے گا تو وہ نوجوان ہنستا ہوا سامنے آ جائے گا اور اس کا چہرہ دمک رہا ہو گا۔ اسی حال میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا۔ حضرت علیہ السلام زرد جوڑا پہنے ہوئے، دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے مشرقی جانب سفید منارے کی طرف اتریں گے جب وہ سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی ایسی بوندیں گریں گی اور جس کافر کو حضرت عیسیٰؑ کے سانس کی بھاپ لگے گی وہ اسی جگہ ٹھنڈا ہو جائے گا اور جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی وہاں تک سانس بھی پہنچے گی، پھر حضرت عیسیٰؑ دجال کی تلاش میں نکلیں گے اور مقام لد (۱) پر اس کو پائیں گے وہیں اس کو قتل کر دیں گے، پھر جو لوگ دجال کے فتنہ سے بچ گئے تھے وہ حضرت عیسیٰ کے پاس آئیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ ان کے چہروں پر شفقت کا ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت کے درجوں کی بشارت دیں گے۔ ناگاہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو حکم دے گا کہ میرے ان مسلمان بندوں کو کوہِ طور پر لے جاؤ۔ اس لئے کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں جن سے

---

(۱) لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔

لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں، پھر یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے، ان کا پہلا گروہ طبرستان کے دریا پر گزرے گا اور اس کا سارا پانی پی لے گا اور ایسا پانی ختم ہو گا کہ جب ان کا پچھلا گروہ آئے گا تو کہے گا کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھ گھرے رہیں گے۔ اس وقت ان کے نزدیک ایک بیل کا سر تمہاری سو اشرفی سے زیادہ بہتر ہو گا۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر چڑیوں کا عذاب بھیجے گا جو ان کی گردنوں میں پیدا ہوں گے اور صبح تک سب مر جائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی زمین پر اتریں گے اس وقت زمین کو بالشت بھر بھی ان کی گندگی اور سرانڈ سے خالی نہ پائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ چڑیوں کو بھیجے گا جو بڑے بڑے اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوں گی، وہ یاجوج و ماجوج کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں خدا کا حکم ہو گا پھینک دیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسا پانی برسائے گا کہ کوئی گھر یا کوئی خیمہ اس پانی سے نہ بچے گا اور زمین دھل کر صاف شفاف آئینہ کے مانند ہو جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا کہ اپنے پھل پیدا کر اور اگلی برکت واپس لا۔ چنانچہ اس دن ایک انار پوری جماعت کو کافی ہو جائے گا اور اس کا چھلکا ایسا ہو گا کہ اس کا سائبان بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے۔ اور جانوروں کے دودھ میں ایسی برکت ہو گی۔ کہ ایک دودھاری اونٹنی، آدمیوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہو گی او ایک دودھاری گائے پوری برادری کو کفایت کرے گی اور ایک دودھاری بکری ایک گھرانہ کو کافی ہو گی، لوگ اسی طرح کی زندگی میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاک ہوا کو بھیجے گا جو ہر مسلمان کے بغلوں کے نیچے لگے گی۔ اور اپنا اثر کر جائے گی بس سب ختم ہو جائیں گے۔ صرف بدذات لوگ رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح بے حیا ہو کر آپس میں جفتی کریں گے، ان پر قیامت آ جائے گی۔ (مسلم)

دجال کا امتحان

حضرت ربعیؒ بن حراش سے روایت ہے کہ میں ابو مسعود انصاریؓ کے ساتھ حذیفہؓ بن یمان کے پاس گیا، ابو مسعودؓ نے حضرت حذیفہؓ سے کہا کہ جو کچھ تم نے

دجال کے متعلق سنا ہو مجھ سے بیان کرو۔ انھوں نے کہا کہ حضور نے فرمایا کہ دجال کے ساتھ آگ ہو گی اور پانی۔ پس جس کو لوگ پانی سمجھیں گے وہ حقیقت میں جھلسانے والی آگ ہو گی اور جس کو آگ سمجھیں گے، وہ ٹھنڈا اور شیریں پانی ہو گا۔ پس دیکھو جو شخص تم میں سے اس کو پائے وہ آگ ہی میں گرے کیونکہ وہی حقیقت میں بیٹھا اور خوش گوار پانی ہے۔ حضرت ابو مسعودؓ نے کہا میں نے بھی اسی طرح سُنا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

قیامت سے پہلے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں دجال نکلے گا اور وہ چالیس .... ٹھہریگا (راوی کہتے ہیں کہ) میں نہیں جانتا کہ حضورؐ کی مراد چالیس سے چالیس دن تھے یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا وہ دجال کو تلاش کر کے مار ڈالیں گے، پھر سات برس قیام فرمائیں گے۔ وہ وقت ایسا ہو گا کہ دو شخصوں میں کسی طرح کی عداوت نہ ہو گی پھر اللہ تعالیٰ ملک شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائے گا جس کی تاثیر یہ ہو گی کہ جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو گا اس کی روح قبض ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے غار میں بھی چھپے گا تو وہ وہاں بھی پہنچ کر اس کی جان لے لیگی۔ پھر تو بدترین لوگ رہ جائیں گے جن میں پرندوں کی سی سُبک روی (۱) اور پھاڑنے والے درندوں کی سی بے عقلی ہو گی۔ نہ کسی نیکی کو سمجھیں گے نہ بدی سے پرہیز کریں گے۔ اس وقت شیطان کسی صورت میں ان کے پاس آئے گا اور ان سے کہے گا تم لوگ میرا کہا کیوں نہیں مانتے، وہ کہیں گے تمہارا کیا حکم ہے۔ تب وہ ان کو بُت پوجنے کا حکم دے گا، اس وقت ان پر رزق کشادہ ہو جائے گا اور زندگی خوب مزے میں گزرے گی، اسی عرصہ میں صور کا بگل بجے گا۔ جس سے ہر سننے والے کی گردن ایک طرف جھکے گی اور دوسری طرف سے اُٹھ جائے گی، سب سے پہلے صور کی آواز وہ سنے گا جو اپنے اونٹ کے حوض کو لیپتا اور درست کرتا ہو گا۔ پس وہ آواز سنتے ہی

---

(۱) یعنی فسق، فساد اور خواہشات نفسانی میں ایسے سبک رو اور تیز رفتار ہوں گے جیسے پرندے اور ظلم، خون ریزی اور قتل و غارت گری میں ایسے اڑیل ہوں گے جیسے درندے۔

مر جائے گا۔ اسی طرح سب لوگ اپنے کاروبار کی مشغولیت کی حالت میں ختم ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ شبنم جیسا ہلکا پھلکا پانی برسائے گا جس سے سڑے گلے بدن تر و تازہ ہو جائیں گے پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو وہ سب زندہ ہو کر قیامت کا ہولناک منظر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا۔ اے لوگو! اپنے رب کے حضور میں چلو۔ پھر فرشتوں کو حکم ہو گا کہ ان کو ٹھہراؤ آج ان سے سوالات ہوں گے، پھر حکم ہو گا کہ ان میں سے دوزخیوں کو الگ کر دو۔ فرشتے عرض کریں گے کتنوں میں سے کتنے۔ ارشاد ہو گا ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہ دن ایسا ہو گا کہ بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور یہ دن ایسا ہے کہ پنڈلی(۱) کھول دی جائیں گی۔ (مسلم)

مدینہ دجال سے محفوظ رہے گا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال سے کوئی شہر محفوظ نہ رہے گا ہر جگہ نازل ہو گا سوائے مکہ مدینہ کے۔ اور مکہ مدینہ کے ہر دروازے پر کئی کئی فرشتے رکھوالی کے لئے مقرر ہوں گے، پھر وہ مدینہ کے قریب شور زمین پر اُترے گا اور مدینہ میں تین بار ایسا سخت زلزلہ آئے گا کہ سب کافر اور منافق نکل پڑیں گے۔ (مسلم)

دجال کے ساتھی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اصفہان کے ستر ہزار یہودی طیلسانی لباس والے دجال کے ساتھ ہوں گے۔ (مسلم)

دجال کے خوف سے لوگوں کا فرار

حضرت ام شریکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ دجال کے خوف سے بھاگتے پھریں گے اور پہاڑوں میں جا جا کر پناہ لیں گے۔ (مسلم)

دجال کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہے

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

(۱) یعنی سخت مصیبت اور مشقت کا ظہور ہو گا۔

فرمایا کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑا نہیں۔(مسلم)

ایک مرد مومن کی استقامت اور قوتِ ایمانی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب دجال نکلے گا تو اللہ کا ایک مومن بندہ اس کی طرف جائے گا۔ پہلے دجال کے پہرہ داروں سے مڈبھیڑ ہوگی، وہ کہیں گے کہاں جانے کا قصد ہے؟ مومن کہے گا میں دجال سے ملنا چاہتا ہوں۔ وہ کہیں گے کیا تم میرے رب العالمین پر ایمان نہیں لائے۔ مومن کہے گا میرے پروردگار کی صفتوں میں کچھ پوشیدگی نہیں ہے (یعنی اس کے رب ہونے کے دلائل اور براہین اظہرمن الشمس ہیں) تو وہ کہیں گے اس کو قتل کردو۔ پھر ایک دوسرے سے کہے گا کیا تمہارے رب نے تم کو حکم نہیں دیا کہ میری بے اجازت کسی کو قتل نہ کرنا؟ تو وہ لوگ اس کو دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب وہ مردِ مومن اس کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ پس دجال ان لوگوں کو حکم دے گا کہ اس کو زمین پر چت لٹادو، یا پیٹ کے بل لٹادو، تو وہ لٹادیا جائے گا۔ پھر دجال حکم دے گا کہ اس کو پکڑ کر اس کا سر توڑدو۔ وہ اس کی پیٹھ اور پیٹ کو بُری طرح سے زدوکوب کریں گے۔ پھر دجال کہے گا کہ کیا تم مجھ پر ایمان نہ لاؤ گے؟ مومن کہے گا تو مسیح کذاب ہے۔ پھر دجال حکم دے گا کہ اس کو چیر کر دو ٹکڑے کردو۔ پھر آرے سے اس کو چیرتے ہوئے دو ٹکڑے کردیں گے اور دجال دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں (اتراتا ہوا) چلے گا اور اس سے کہے گا اُٹھ۔ وہ مرد مومن سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا، دجال کہے گا اب بھی تم مجھ پر ایمان نہیں لائے۔ وہ کہے گا اب تو مجھ کو اور بھی یقین ہوگیا کہ تو جھوٹا ہے۔ پھر وہ مردِ مومن اپنے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہے گا۔ اے لوگو! یاد رکھو جو کچھ اس نے میرے ساتھ معاملہ کیا ہے کسی کے ساتھ نہ کرسکے گا، پھر دجال اس کو ذبح کرنے کے خیال سے پکڑ لے گا لیکن اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور ہنسلی کو تانبا بنادے گا۔ (یعنی تانبے کی طرح سخت، تاکہ کوئی چیز اثر نہ کرے) پھر وہ لاکھ ذبح کرنا چاہے گا لیکن ذرہ برابر اثر نہ ہوگا۔ تب دجال اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر اس کو پھینک

دے گا۔ لوگ دیکھیں گے کہ وہ آگ میں پھینکا گیا ہے۔ لیکن درحقیت وہ جنت میں ہوگا۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ رب العالمین کے نزدیک سب سے بڑی شہادت اسی کی ہوگی، یا اللہ تعالیٰ کے حضور میں دجال کے جھوٹے ہونے کی گواہی دینے میں وہ سب سے پیش پیش ہوگا۔ (مسلم)

دجال کی اللہ تعالیٰ کے یہاں بے وقعتی

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ دجال کے متعلق حضورؐ سے جتنا سوال میں نے کیا ہے کسی نے نہ کیا ہوگا۔ اور حضرتؐ نے مجھ سے فرمادیا تھا کہ وہ تم کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی، آپ نے فرمایا وہ اللہ کے نزدیک اس قابل نہیں کہ اس کو یہ قدرت حاصل ہو۔ (بخاری۔مسلم)

دجال کی علامت

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی نے اپنی امت کو اس کانے کذاب سے ڈرایا ہے۔ سن لو یقینی وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر لکھا ہوگا۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو دجال کی ایسی علامت بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی اُمت کو نہ بتائی ہو، وہ یہ کہ دجال کانا ہے اور اس کے ساتھ ایک باغ ہوگا جس کو وہ جنت کہے گا لیکن حقیقت میں وہ آگ ہوگی۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال سیدھی آنکھ کا کانا ہے گویا اس کی آنکھ انگور کا دانہ ہے جو تیر رہا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

یہودیوں کا قتلِ عام

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک مسلمان

یہودیوں سے جنگ نہ کریں گے اس وقت تک قیامت نہ ہو گی۔ مسلمان اس کثرت سے یہودیوں کو قتل کریں گے کہ یہودی پتھر اور درخت کی آڑ میں پناہ لیں گے لیکن پتھر اور درخت بھی بول اٹھیں گے کہ اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے اس کو آکر قتل کرو مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا اس لئے کہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔(بخاری۔مسلم)

موت کی تمنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی قبروں کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کاش اس صاحب قبر کی جگہ میں ہوتا۔ لیکن یہ تمنا دینداری کی وجہ سے نہ ہو گی بلکہ مصیبتوں اور آفتوں سے تنگ آکر لوگ ایسا کہیں گے۔

(بخاری۔مسلم)

دولت کیلئے جنگ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے قریب فُرات(۱) پھٹ جائے گا اور سونے کا پہاڑ نکل آئے گا۔ اس سونے پر ایسا کُشت وخون ہو گا کہ سو میں ننانوے آدمی مارے جائیں گے اور ان میں سے ہر شخص امیدوار ہو گا کہ شاید میں بچ جاؤں۔ (بخاری۔مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ قریب ہے کہ فرات سے بکثرت سونا نکلے تو اس زمانہ میں جو موجود ہو وہ اس کو بالکل نہ چھوئے۔

مدینہ کی ویرانی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے مدینہ کو لوگ اچھی حالت پر چھوڑ جائیں گے، اس وقت وہاں سوائے وحشی درندوں اور چڑیوں کے کوئی نہ رہ جائے گا، آخر میں مزینہ قوم کے دو چرواہے مدینہ

---

(۱) عراق کا ایک دریا

جانے کا قصد کریں گے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچیں گے۔ تو اپنی بکریوں کو آواز دے کر ہنکائیں گے سو وہ بکریاں بھی وحشی ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں جب ثنیہ الوداع پہنچیں گے تو منھ کے بل گر پڑیں گے (یعنی مر جائیں گے)۔ (بخاری۔مسلم)

مال کی فراوانی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہو گا جو لوگوں کو مٹھی بھر بھر کر مال دے گا اور گنے گا نہیں۔ (مسلم)

مردوں اور حاجتمندوں کی قلت

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ سونا زکوۃ میں لئے لئے پھریں گے اور لینے والا کوئی نہ ہو گا اور چالیس عورتوں کا نگہبان صرف ایک مرد ہو گا، مردوں کی کمی اور عورتوں کی زیادتی کی وجہ سے۔ (مسلم)

متفرقات

زمانہ سابق کی دیانت داری

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک آدمی سے زمین خریدی، خریدنے کے بعد اس میں ایک گھڑا نکلا جو سونے سے بھرا تھا، خریدار وہ گھڑا لے کر فروخت کرنے والے کے پاس گیا اور کہا لو یہ اپنا سونا، میں نے تم سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا، وہ بولا یہ میرا کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے جب تمھارے ہاتھ زمین بیچی تو جو کچھ اس میں تھا سب بک گیا، اب یہ تمھارا حق ہے، میں تمھارا حق کیسے لیلوں غرض وہ مقدمہ حاکم کے پاس گیا۔ حاکم نے دونوں سے پوچھا کہ تمھارے اولاد بھی ہے ایک نے کہا میرے ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا میرے ایک لڑکی ہے۔ حاکم نے کہا بس دونوں نکاح آپس میں کر دو۔ اور یہ مال انھیں

پر خرچ کرو(۱) توانھوں نے یہی کیا۔(بخاری۔مسلم)

حضرت سلیمانؑ کا ایک فیصلہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے۔ فرماتے تھے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں دو عورتیں تھیں۔ دونوں کے ایک ایک لڑکا تھا۔ اتفاق سے ایک لڑکے کو بھیڑیا اُٹھالے گیا، اب دونوں آپس میں جھگڑنے لگیں۔ ایک کہتی تھی کہ تیرے بیٹے کو اٹھالے گیا، دوسری کہتی تھی نہیں میرا لڑکا سلامت ہے تیرے لڑکے کو لے گیا، آخر کار وہ دونوں حضرت داؤدؑ کے پاس فیصلہ کرانے آئیں۔ حضرت داؤدؑ نے بڑی عورت کو لڑکا دلوادیا۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمانؑ کے پاس آئیں اور واقعہ بیان کیا۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا چھری لاؤ تو میں اس لڑکے کو آدھا آدھا کر کے دونوں کو دیدوں۔ چھوٹی عورت گھبرا گئی۔ کہنے لگی اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ ایسا نہ کیجئے، یہ لڑکا بڑی ہی عورت کا ہے (یعنی میں اب دعویٰ نہیں کرتی کہ میرا ہے۔ زندہ رہے، چاہے جس کے پاس رہے) پس حضرت سلیمانؑ سمجھ گئے اور وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلادیا۔ (بخاری۔مسلم)

آخر زمانہ کے لوگ

حضرت مِرداس اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پرہیزگار متقی یکے بعد دیگرے چلے جائیں گے یعنی انتقال کر جائیں گے۔ باقی لوگ کھجور یا جو کے بھوسہ کے مانند رہ جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ (بخاری)

اہل بدر کی فضیلت

حضرت رِفاعہؓ بن رافع زُرقی سے روایت ہے کہ جبریلؑ نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ اہل بدر کو اپنی جماعت میں کیسا سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سب

---

(۱) سبحان اللہ کیسی خوش نیتی اور دیانتداری ہے جو اس زمانہ میں ناپید ہے۔ اس زمانہ میں اگر ایسا واقعہ ہوتا تو اول تو خریدار ہی نہ بتاتا چپکے سے ہضم کر لیتا، اگر وہ دیانتداری سے بتادیتا تو بیچنے والا فوراً لے لیتا اور وہ بھی دیانتدار نکلتا تو پھر حاکم سب پر قبضہ کر کے ان کو دھتکار دیتا، کہ اس زمانہ میں الف سے لیکری تک سب غلط۔

مسلمانوں سے افضل سمجھتا ہوں۔ انھوں نے عرض کیا کہ ہماری جماعت میں بھی بدر میں شریک ہونیوالے فرشتے افضل سمجھے جاتے ہیں۔ (بخاری)

عذاب کی عمومیت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو اس عذاب میں اچھے بُرے سب ہی مبتلا(۱) ہوتے ہیں۔ ہاں قیامت میں اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔ (بخاری مسلم)

دردمند ستون (اسطوانۂ حنانہ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک کھجور کا ستون تھا جس پر نبی ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ فرماتے تھے۔ جب منبر رکھا گیا تو آپ اس پر کھڑے ہو کر وعظ فرمانے لگے تو ہم نے ستون سے ایسی آواز سنی جیسے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی کی۔ نبی ﷺ نے منبر سے اتر کر اس پر دست مبارک رکھا۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر دست مبارک رکھا تو اس کو سکون ہو گیا اور ایک روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن نبی ﷺ منبر پر تشریف لائے تو وہ ستون جس پر آپ ٹیک لگا کر خطبہ فرماتے تھے اس زور سے چلایا کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ ستون بچوں کی طرح رویا جب نبی ﷺ منبر سے اُتر کر اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کو پکڑ کر گلے سے لگالیا تو اس کی ہچکی بندھ گئی، جیسے بچوں کے رونے میں ہچکی بندھ جاتی ہے۔ پھر اس کو قرار ہو گیا، آپؐ نے فرمایا یہ پہلے ذکر سُنا کرتا تھا۔ جب اس پر ذکر بند ہو گیا تو یہ رونے لگا۔ (بخاری)

فرائض وحدود

حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ جرثوم بن ناشر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

(۱) یعنی اس عذاب میں نیک و بد سب گرفتار ہوئے لیکن نیک لوگوں پر صرف دنیاوی عذاب ہوتا ہے آخرت میں اپنی نیکی کی جزا پائیں گے اور نیک لوگ اس واسطے بھی عذاب میں شریک ہوئے کہ انھوں نے دوسروں کو گناہوں سے کیوں نہ روکا اور اگر روکا بھی ہے اور انھوں نے کہنا نہیں مانا تو ایسوں کے ساتھ کیوں رہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرائض (۱) مقرر فرمائے ہیں تم ان کو ضائع نہ کرو اور جو حدیں (۲) قائم کی ہیں اُن سے آگے نہ بڑھو۔ اور کچھ چیزیں (۳) حرام کی ہیں، سو تم ان کے نزدیک بھی نہ جاؤ اور تم پر مہربانی یہ کی کہ بعض چیزوں (۴) میں تم پر رحمت کرتے ہوئے بغیر بھولے ہوئے سکوت اختیار فرمایا تو تم ان کی کھود کرید نہ کرو۔ (دار قطنی)

صحابہ کرام کا مجاہدہ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوے کئے ہیں اور ٹڈیاں کھا کھا کر رہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ہم آپ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے تھے۔ (بخاری۔ مسلم)

مومن ایک سوراخ سے دوبار ڈسا نہیں جاتا

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (۵) مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاسکتا۔ (بخاری)

تین محروم رحمت

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تین آدمی ہیں جن سے قیامت کے دن حق تعالیٰ نہ تو بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ شخص کہ بیابان میں اس کے پاس ضرورت سے زائد پانی ہے لیکن مسافر کو نہ دیا، دوسرا وہ مرد جس نے کوئی چیز عصر کے وقت فروخت کی اور خریدار سے خدا کی قسم کھائی کہ میں نے یہ چیز اتنی قیمت کی خریدی تھی اور خریدار نے اس کو تسلیم کرلیا حالانکہ اتنی قیمت کی نہیں خریدا تھا، تیسرا وہ شخص جس نے امام سے بیعت صرف دنیا کی خاطر کی۔ (۶) اگر امام نے اسکو کچھ دیا، دلایا تو اس نے عہد پورا کیا اور اگر نہ دیا تو عہد توڑ دیا۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) نماز وغیرہ۔ (۲) قصاص وغیرہ (۳) گناہ وغیرہ (۴) یعنی ان کا ذکر نہیں فرمایا کہ حرام ہیں یا حلال واجب ہیں یا غیر واجب، تو پھر کھود کرید کر بحث سے کیا فائدہ۔

(۵) یعنی کامل ایمان دار ایک بار دھوکا کھا کر پھر دوسری مرتبہ دھوکا نہیں کھاتا۔ اگر ایک بار گناہ سرزد ہو گیا تو پھر توبہ کرلی۔ تو یہ دوبارہ گناہ کے پاس نہ جائے گا۔

(۶) یعنی کچھ سفارش، کچھ دنیاوی ترقی وغیرہ یا عزت و وجاہت وغیرہ۔

قیامت سے بیشتر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو صور کے درمیان چالیس ہیں۔ لوگوں نے پوچھا اے ابو ہریرہؓ یہ مدت چالیس دن کی ہے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نہیں جانتا۔ پھر کہا چالیس مہینے، انھوں نے کہا کیا خبر؟ پھر لوگوں نے کہا چالیس برس۔ کہا مجھے یہ بھی نہیں معلوم، پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا تو آدمی اُگیں گے اور پیدا ہوں گے جیسے سبزہ اگتا ہے اور انسان کا تمام بدن بوسیدہ ہو جاتا ہے۔ فقط ریڑھ کی ہڈی باقی رہتی ہے اسی سے انسان دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

قرب قیامت کی علامت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں لوگوں سے باتیں کر رہے تھے، اتنے میں ایک اعرابی آیا اور عرض کیا حضورؐ قیامت کب آئے گی، آپ بدستور باتیں کرتے رہے۔ بعض لوگوں نے یہ خیال کیا کہ حضورؐ کو اس کی بات شاید ناگوار گزری اور بعضوں کا خیال ہوا کہ شاید حضرتؐ نے سنا نہ ہو۔ جب آپ بات ختم کر چکے تو ارشاد فرمایا قیامت کا پوچھنے والا کہاں ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا جب امانت ضائع کی جائے اس وقت قیامت کا انتظار کرو۔ اس نے عرض کیا حضورؐ امانت ضائع کرنے کا کیا مطلب؟ فرمایا جب کام نااہلوں کے سپرد کئے جائیں (یعنی حکومت کا کام) (بخاری)

اماموں کا حکم

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام تم کو نماز پڑھائیں گے۔ اگر اچھی طرح پڑھائی تو تمھارے لئے بھی فائدہ ہے اور ان کے لئے بھی۔ اور اگر غلط پڑھائی تو تمھیں تو ثواب ملے گا اور ان پر وبال ہوگا۔ (بخاری)

کشاں کشاں جنت کی طرف

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کنتم خیر امة

اخرجت للناس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کے حق میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو گردنوں میں زنجیریں ڈال کر لاتے ہیں تاکہ وہ اسلام میں داخل ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے راضی ہوا جو زنجیروں کے ساتھ جنت میں داخل ہوتے ہیں۔(۱)

مساجد اور بازار کا فرق

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ شہروں کے مقامات میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ بازار ہیں۔ (مسلم)

حضرت سلمان فارسیؓ کا قول ہے کہ اگر تم سے ہو سکے تو بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے اور سب سے آخر میں نکلنے والے نہ بنو۔ (۲) اس لئے کہ وہ شیطان کا اڈہ ہے اس میں اس کا جھنڈا اگڑا ہے۔ (مسلم)

برقانی کی ایک صحیح روایت میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا سب سے پہلے بازار جانے والے اور سب سے آخر میں نکلنے والے نہ بنو اس میں شیطان انڈے بچے دیتا ہے۔

مومنین کے لئے رسولؐ کا استغفار

حضرت عاصم اَحول سے روایت ہے وہ عبداللہ بن سرجس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ! اللہ تعالیٰ آپ کو بخشے۔ آپ نے فرمایا تم کو بھی بخشے۔ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سَرجس سے کہا تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ نے بخشش چاہی۔ انہوں نے کہا ہاں اور تمہارے لئے

---

(۱) یعنی کفار زبردستی پکڑے جاتے ہیں۔ زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑ کر کے قید کر کے لائے جاتے ہیں پھر ان کو ایمان نصیب ہوتا ہے جس کے سبب سے وہ جنت میں داخل ہوتے ہیں یہ ان کے حق میں کتنی بڑی بھلائی ہے

(۱) یعنی ان لوگوں میں سے نہ بنو جن کو بازار سے خاص شغف ہے اور ان کا جی بازار ہی میں لگتا ہے کام سے جاؤ اور جیسے ہی کام ختم ہو جائے فوراً چلے آؤ۔

بھی، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی "وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ"
ترجمہ: آپ مومن مرد اور مومنہ عورتوں کے لئے بخشش مانگئے۔ (مسلم)

کلام نبوت

حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بات اگلے کلامِ نبوت سے لوگوں نے پائی ہے وہ یہ ہے کہ تم کو شرم نہ آئے تو جو جی چاہے کرو۔ (بخاری)

قیامت میں پہلا مقدمہ

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے اوّل خون کا فیصلہ ہوگا۔ (بخاری۔مسلم)

مختلف مخلوقات کی خلقت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور جن آگ کی لو سے، اور حضرت آدمؑ اس چیز سے پیدا کئے گئے جس کا تم سے بیان ہو چکا۔ (مسلم)

اخلاق نبوی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق قرآن کریم کے مطابق تھا۔ (مسلم)

شوق لقا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کا خواہش مند ہوتا ہے اور جو اس کی ملاقات نہیں چاہتا تو اللہ رب العزت بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ موت کو تو کوئی بھی پسند نہیں کرتا، مجھے بھی تو موت ناپسند ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ بات

نہیں، اصل یہ ہے کہ جب مومن بندے کو اللہ کی رحمت اس کی رضا اور جنت کی بشارت(۱) دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے۔ اور اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ اللہ سے بھاگتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔ (مسلم)

مواقع شبہات میں احتیاط

ام المومنین حضرت صفیہؓ بنت حُیی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اعتکاف میں تھے، میں رات کو آپ سے ملنے گئی اور آپ سے باتیں کر کے جب پلٹنے لگی تو آپ مجھے رخصت کرنے کے خیال سے کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں دو انصاری ادھر سے گزرے اور نبی ﷺ کو اس حال میں دیکھ کر چاہا کہ جلدی نکل جائیں۔ آپ نے فرمایا جلدی نہ کرو، یہ صفیہ بنت حُیی ہیں انہوں نے عرض کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنی یہ کیا بات آپ نے فرمائی ہم کوئی گمان آپ کی نسبت کر سکتے ہیں) آپ نے فرمایا شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے میں ڈرا کہ شیطان تمہارے دلوں میں میری طرف سے کوئی برا گمان نہ پیدا کر دے۔ (بخاری۔ مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی شجاعت و استقامت

حضرت ابوالفضل عباسؓ بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حنین کی لڑائی میں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور میرے ساتھ ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بھی تھے۔ ہم دونوں سایہ کی طرح آپ کے ساتھ رہے، کسی وقت آپ سے علٰحدہ نہیں ہوئے۔ اس دن حضورؐ ایک سفید خچر پر سوار تھے۔ جب مسلمان اور مشرکین میں مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ موڑ کر بھاگنے لگے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ بذاتِ خود خچر کو ایڑ مار کر کفار کی طرف بڑھے، میں آپ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھا اور ابوسفیان رکاب تھامے ہوئے تھے اور میں خچر کو ارادتاً تیز چلنے سے روکے جاتا تھا کہ کہیں حضور اکرمؐ دشمنوں میں گھس نہ پڑیں۔ آپ نے فرمایا اے عباس اصحاب

---

(۱) یہ بشارت موت کے وقت دی جاتی ہے۔

السّمرہ(۱) کو آواز دو۔ حضرت عباسؓ کی آواز بہت بلند تھی۔ حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے بلند آواز سے اصحاب السمرہ کہہ کر پکارا تو وہ لوگ میری آواز سن کر ایسی پھرتی سے مڑے جیسے گائے اپنے بچہ کی چیخ پر مڑتی ہے۔ کہنے لگے ہم حاضر ہیں اور آتے ہی کفار سے بھڑ گئے اس وقت انصار کا نعرہ یہ تھا "یا معشر الانصار یا معشر الانصار" آخر میں بنی الحارث بن الخزرج کو للکارنے لگے اور حضورؐ اپنے خچر پر سوار تھے۔ لڑائی کا جوش وخروش دیکھ کر فرمایا شاباش شاباش یہی وقت ہماہمی اور سرگرمی کا ہے، اب تنور گرم ہوا، پھر آپ نے کچھ کنکریاں اٹھائیں اور کفار کے منہ پر جھونک دیں اور فرمایا محمدؐ کے رب کی قسم اب وہ شکست کھا گئے۔ میں نے دیکھا کہ کہاں تو لڑائی کا یہ جوش وخروش اور کہاں یہ عالم، واللہ کنکریوں کے لگتے ہی ان کو ہزیمت نصیب ہوئی۔ میں برابر دیکھ رہا تھا کہ وہ پیٹھ موڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ (مسلم)

اللہ پاک ہے اور پاک چیزوں کو پسند کرتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ پاک ہے اور پاک چیزوں کو پسند فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے وہی حکم مومنوں کے لئے بھی ہے۔ اپنے کلام میں فرماتا ہے "یَـــآ أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا، اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ" ترجمہ:- اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو، بیشک میں تمہارے ہر عمل کا جاننے والا ہوں۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے "يٰٓأَيُّهَا الَّـذِيْنَ آمَنُوْا كُلُــوْا مِـــنْ طَيِّبَاتِ مَـا رَزَقْنٰكُمْ" (بقرہ)۔ ترجمہ: اے ایمان والو! پاک چیزیں کھاؤ جو میں نے تم کو عطا فرمائی ہیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ لمبے سفر کرتا ہے۔ پریشان حال، غبار آلود، اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بڑھا کر کہتا ہے۔ اے رب، اے رب، حالانکہ اس کا کھانا حرام، پانی حرام اور حرام کی غذا میں اس نے پرورش پالی، بھلا اس کی دعا کہاں قبول ہوسکتی ہے۔ (مسلم)

---

(۱) اصحابِ سمرہ وہ لوگ تھے جنہوں نے صلح حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر جہاد کی بیعت کی تھی اس کو بیعت رضوان بھی کہتے ہیں۔ اور سمرہ ببول کو کہتے ہیں یعنی اے ببول والے۔

تین مجرم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان سے بات کریگا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک بوڑھا بدکار۔ دوسرا جھوٹا بادشاہ۔ تیسرا گدائے متکبر۔ (مسلم)

چار مبارک دریا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سَیحان، وجیحان، نیل وفرات جنت کی نہروں سے ہیں۔(۱)(مسلم)

ہفتہ کے سات دن

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، اللہ تعالیٰ نے سنیچر کے دن زمین پیدا کی، اتوار کو پہاڑ، دوشنبہ کو درخت، منگل کو مکروہ چیزیں، بدھ کو مچھلیاں، جمعرات کو جانور وغیرہ اور جمعہ کے دن سب کی پیدائش کے بعد دن کے آخری حصہ میں عصر اور عشاء کے درمیان حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ (مسلم)

حضرت خالدؓ کی سیف زنی

حضرت خالد بن ولیدؓ سے روایت ہے کہ جنگ مُوتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں، صرف ایک یمانی تلوار باقی رہی۔ (بخاری)

فیصلہ کرنے کا ثواب

حضرت عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے، فرماتے

---

(۱) محدث ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان نہروں میں انہار جنت کی صفات پائی جاتی ہیں (یعنی برکت وشادابی وغیرہ)

تھے کہ فیصلہ کرنے والا جب اپنے غور و فکر سے فیصلہ کرتا ہے اور وہ فیصلہ ٹھیک ہوتا ہے تو اس کو دُہرا اجر ملتا ہے اور اگر غلط ہو جاتا ہے تو بھی ایک اجر ضرور ملتا ہے۔
(بخاری۔مسلم)

بخار کی گرمی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بخار جہنم کی گرمی سے ہے تو اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔ (بخاری۔مسلم)

میت کے قضا روزے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میت پر کوئی روزہ باقی ہو تو اس کے وارث کو رکھنا چاہئے۔ (بخاری۔مسلم)

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا عشق

حضرت عوفؓ بن مالک بن طفیل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے ذکر کیا کہ تمہارے بھانجے عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ خالہ احتیاط انتظام سے کام (۱) لیں ورنہ میں ان پر پابندی لگادوں گا۔ اور ان کے مال کو اپنے نظام میں لے لوں گا، کہنے لگیں کہ واقعی اس نے ایسا کہا ہے؟ کہنے والے نے کہا ہاں۔ کہا میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اس سے کبھی نہ بولوں گی، جب اس ناراضگی کو عرصہ ہو گیا تو حضرت عبداللہؓ کو بڑی فکر لاحق ہوئی اور انہوں نے سفارش کرائی لیکن وہ نہ مانیں، قسم کا عذر فرمایا دیا۔ حضرت عبداللہؓ بہت پریشان ہوئے۔ پھر انہوں نے مسوؔر بن مخرمہ اور اور عبدالرحمٰن بن اسود عبدِ یغوث (۲) سے بات چیت کی، اور کہا میں تم دونوں کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ جب تم حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچنا تو ان سے کہنا کہ یہ اُن کے لئے جائز نہیں کہ وہ مجھ سے بولنا چھوڑ دیں، جب یہ لوگ وہاں پہنچے، تو حضرت عائشہؓ سے اندر آنے کی

(۱) حضرت عائشہؓ کو جو کچھ ملتا تھا سب کا سب فقراء و مساکین پر تقسیم فرمادیتی تھیں، اپنے لئے کچھ نہ رکھتی تھیں ایک مرتبہ ایک لاکھ درہم آئے خود روزہ سے تھیں، روزہ کا بھی خیال نہ کیا اسی وقت سب تقسیم کر دیا۔
(۲) یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے ننہالی رشتہ دار تھے۔

اجازت مانگی، کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا ہم اندر آسکتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے اجازت دے دی، ان کو خبر نہ تھی کہ عبداللہؓ بھی ان کے ساتھ ہیں، جب وہ اندر آگئے تو حضرت عبداللہؓ بھی آئے اور پردہ میں جاکر جھٹ خالہ سے لپٹ گئے۔ اور قسمیں دیتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے۔ ادھر یہ دونوں حضرات بھی زور دے رہے تھے کہ ان کی توبہ قبول کرلو پھر رسول اللہ ﷺ کے ارشادات دہرائے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے۔ جب انہوں نے بہت زور دیا تو حضرت عائشہؓ بھی ان کو سمجھانے لگیں اور روتی جاتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میں نے قسم کھائی ہیں اور قسم کا توڑنا بھی سخت گناہ ہے، مگر وہ دونوں حضرات برابر سفارش کرتے رہے۔ آخر کار دونوں حضرات کی سفارش اور حضرت عبداللہؓ کی بے قراری سے متأثر ہوکر بھانجہ سے بول دیں لیکن اس قسم کے توڑنے کا اتنا افسوس تھا کہ کفارہ میں چالیس غلام آزاد کئے، پھر بھی قرار نہ ہوا جب قسم توڑنے کا خیال آتا تو اتنا روتی تھیں کہ آنسوؤں سے آنچل تر ہو جاتا تھا۔ (بخاری)

دُنیا میں انہماک کا خطرہ

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنگ اُحد کے آٹھ سال بعد پھر اُحد تشریف لے گئے، اور شہیدوں کے لئے ایسی دعا فرمائی جیسے کوئی کسی کو رخصت کرتا ہے (پھر آپ وہاں سے تشریف لائے) اور منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا۔ میں تمہارے لئے میرِ منزل ہوں اور تم پر گواہ ہوں اور تمہارے وعدے کی جگہ حوض ہے۔ اس حوض کو میں یہیں سے دیکھ رہا ہوں اور دیکھو میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی فکر میں منہمک ہو جاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وہ آخری مرتبہ دیکھا تھا۔ (بخاری۔ مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ میں یہ ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کی رغبت کرنے لگو گے، اور آپس میں لڑ کر ہلاک ہو گے۔ جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہو گئے۔ عقبہ کہتے ہیں کہ وہ

آخری دیکھنا تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ میں تمہارا امیر منزل ہوں۔ میں تم پر گواہ ہوں اور قسم خدا کی میں حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں، یا فرمایا زمین کی کنجیاں عطا ہوئی ہیں اور میں تم سے شرک کے بارے میں نہیں ڈرتا، مجھے ڈر تو یہ ہے کہ تم میرے بعد ایک دوسرے سے (حصولِ دنیا میں) آگے بڑھنے کی فکر میں نہ پڑ جاؤ۔

قربِ قیامت کی خبریں

حضرت ابوزید عمرو بن اخطب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لائے اور خطبہ دیا، یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا۔ آپ منبر سے اترے، ظہر کی نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا اور تقریر فرماتے رہے کہ عصر کا وقت آگیا، پھر آپ نے منبر سے اتر کر عصر کی نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، غرض آپ نے ہم کو آئندہ اور گزشتہ کی تمام خبریں سنادیں (۱) پس یہ باتیں جن کو سب سے زیادہ یاد ہیں وہی ہم میں سب سے بڑا عالم ہے۔ (مسلم)

گناہ کی نذر کی تکمیل ضروری نہیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے تو وہ اس کو ضرور پورا کرے اور جو گناہ کی نذر مانے تو یہ نذر ٹھیک نہیں۔ ہرگز وہ کام نہ کرے۔ (بخاری)

حضرت ام شریکؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ پر (جبکہ وہ آگ میں ڈالے گئے تھے) پھونک رہا تھا۔ (بخاری۔ مسلم)

---

(۱) یعنی علامتِ قیامت، قربِ قیامت کے فتنے اور دین کی ضروری باتیں۔

نیک نیتی کا اجر و نتیجہ

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے گرگٹ کو پہلی چوٹ میں ختم کر دیا اس کو اتنی نیکی کا اجر ملے گا اور جس نے دوسری چوٹ میں ختم کیا اس کو پہلے اجر کے مقابلہ میں اتنا کم اجر ملے گا اور جس نے اسے تیسری چوٹ میں ختم کیا اس کو اتنی نیکی کا اجر ملے گا۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس نے پہلی چوٹ میں ختم کر دیا اس کو سو نیکیوں کا اجر ملے گا اور دوسری چوٹ میں اس سے کم اور تیسری چوٹ میں اس سے کم۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے کہا کہ آج رات کو میں صدقہ کروں گا۔ رات کو صدقہ لے کر چلا اور ایک چور کو دے کر چلا آیا۔ صبح کو اس کا چرچا ہونے لگا کہ رات کو ایک چور کو صدقہ دیا گیا، اُس نے سنا تو کہا اللہ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ اب میں پھر صدقہ کروں گا۔ پھر وہ صدقہ لے کر چلا اور ایک بدکار عورت کو دے دیا، صبح کو پھر لوگ گفتگو کرنے لگے کہ آج رات ایک بدکار عورت کو صدقہ ملا۔ اُس نے سنا تو کہا، اللہ تیری ہی تعریف ہے۔ آج میں پھر صدقہ کروں گا۔ رات کو جب وہ صدقہ لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا صبح کو پھر اس کا چرچا ہوا کہ آج کی خیرات ایک مالدار کو ملی۔ اس نے سنا تو کہا الٰہی سب تعریف تجھی کو ہے، میری خیرات چور، بدکار اور مالدار کو ملی (یعنی جس طلب کے لئے کیا وہ طلب تو فوت ہو گئی) رات کو اس نے خواب دیکھا کہ تیری خیرات مقبول ہو گئی۔ چور کو ملی تو بہت ممکن ہے کہ وہ چوری سے باز آجائے، بدکار عورت کو ملی شاید اس کی وجہ سے وہ بدکاری سے اجتناب کرے، مالدار کو ملی تو وہ بھی بہتر ہے۔ شاید اس کو شرم آئے اور صدقہ کی توفیق ہو جائے۔ (بخاری)

اُمت کی شفاعت

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی دعوت میں گئے آپ کے سامنے ایک دست رکھا گیا، اور وہ آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ اس کو

دندان مبارک سے نوچ نوچ کر نوش فرمارہے تھے۔ پھر فرمایا قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔ اور تم جانتے ہو اس کا سبب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پوری مخلوق کو یعنی اگلوں اور پچھلوں کو ایک میدان میں جمع کریگا اور اس طرح کہ ایک دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا اور ایک پکارنے والے کی آواز سب سُن سکیں گے اور سورج لوگوں سے اتنا قریب ہو جائے گا کہ لوگ اس بے چینی اور تکلیف کو برداشت نہ کر سکیں گے۔ پھر لوگ آپس میں کہیں گے تم دیکھتے ہو کیا قیامت ہو رہی ہے۔ کس بے چینی میں ہم لوگ مبتلا ہیں۔ کاش کوئی ہماری سفارش کر دیتا۔ پھر ایک دوسرے سے کہیں گے چلو اپنے باپ آدم علیہ السلام کے پاس چلیں، تو وہ لوگ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے آدمؑ آپ ابوالبشر ہیں (یعنی سب کے باپ) آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا، فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا، تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، پھر جنت آپ کو رہنے کو عطا فرمائی، کیا آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری سفارش نہیں کر سکتے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم لوگ کس تکلیف میں مبتلا ہیں۔ حضرت آدمؑ کہیں گے اللہ اکبر آج میرا رب ایسا ناراض ہے کہ اس کے مثل اس سے پہلے کبھی ہوا نہ آئندہ ہو گا اور پھر مجھے ایک درخت کے پاس جانے سے منع کیا تھا میں غلطی سے نافرمانی کر بیٹھا، سو اب مجھے اپنا ہی اندیشہ ہے اور اپنی جان کی فکر ہے میں اس قابل کہاں، تم لوگ نوحؑ کے پاس جاؤ، وہ لوگ حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے یا حضرت آپ دنیا میں پہلے رسول ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے عبداً شکوراً کا خطاب عطا فرمایا۔ حضرت آپ نہیں دیکھتے کہ ہماری کیا حالت ہو رہی ہے، کیا آپ اپنے پروردگار کے حضور میں ہماری سفارش نہیں کر سکتے۔ حضرت نوحؑ کہیں گے توبہ کرو۔ آج ہمارے پروردگار کو ایسا غصہ ہے کہ ایسا نہ کبھی ہوا ہے، نہ آئندہ ہو گا۔ میں نے اپنی قوم کے لئے ایک دعا کی تھی، سو مجھے خود اپنی جان کا ڈر ہے۔ نفسی نفسی۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے دوست ہیں، اپنے رب کے حضور میں ہماری سفارش کر دیجئے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم لوگ کس قدر تکلیف میں مبتلا

ہیں کیا آپ ہماری سفارش نہیں کر سکتے؟ حضرت ابرہیمؑ کہیں گے۔ سبحان اللہ! آج میرا رب ایسا غضب ناک ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ میں اپنی زندگی میں تین مرتبہ جھوٹ بول چکا ہوں۔(۱) مجھے خود اپنی جان کی فکر ہے۔

نفسی نفسی نفسی۔ تم تو کسی اور کے پاس جاؤ۔ میں اس قابل کہاں تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰؑ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے ساتھ ہی ساتھ ہمکلامی کا شرف بھی بخشا۔ آپ اپنے پروردگار کے حضور میں ہماری سفارش کیجئے۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ ہم لوگ کیسی مصیبت میں مبتلا ہیں، وہ کہیں گے اللہ اللہ آج میرا پروردگار ایسا ناراض ہے کہ نہ کبھی ایسا ناراض ہوا ہے نہ کبھی ہوگا، میں سفارش کس منہ سے کروں مجھے تو خود اپنی ہی فکر ہے اس لئے کہ میرے ہاتھ سے ایک قبطی کی موت واقع ہو گئی تھی اس لئے مجھے خود اپنا ہی اندیشہ ہے، نفسی نفسی نفسی۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس پہنچیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰؑ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو مریمؑ کی طرف ڈالا گیا تھا اور اس کی روح ہیں۔ آپ وہ ہیں کہ گہوارہ میں بات کی۔ کیا آپ رب العزت کے حضور میں ہماری سفارش نہیں کر سکتے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم لوگ کتنے پریشان ہیں؟ حضرت عیسیٰؑ کہیں گے آج میرا رب ایسا ناراض ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ آئندہ ایسا ہوگا۔ اور حضرت عیسیٰؑ کسی گناہ کا ذکر نہ کریں گے۔(۲) کہیں گے مجھے خود اپنی پڑی ہے۔ نفسی نفسی نفسی۔ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ تو وہ لوگ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے یا حضرتؐ آپ اللہ

---

(۱) ایک مرتبہ حضرت ابراہیمؑ کی قوم کے لوگ میلہ جا رہے تھے باپ نے ان سے بھی چلنے کو کہا۔ انھوں نے موقع سمجھ کر بتوں کے توڑنے کا ارادہ کر لیا تھا اس لئے نہ گئے اور کہا میں بیمار ہوں یہ ایک جھوٹ ہوا، اور دوسرا یہ کہ جب بتوں کو توڑ ڈالا اور کافروں نے پوچھا کہ تم نے توڑا ہے تو کہا اس بڑے بت نے توڑا ہے۔ تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو ظالم بادشاہ کے ظلم سے بچانے کیلئے بجائے بیوی کے بہن بنایا لیکن یہ حضرت ابراہیمؑ کی شان کی بات تھی کہ آپ نے اس کو جھوٹ کہا ورنہ جن دینی مصلحتوں سے آپ نے فرمایا تھا ان کی بناء پر اس جھوٹ پر ہزار سچ قربان۔

(۲) لیکن اس کی ندامت ہوگی کہ ان کی قوم نے ان کی پرستش شروع کر دی اور ان کو خدا کا فرزند کہا۔

کے رسول ہیں۔ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیئے۔ آپ نہیں دیکھتے کہ ہم لوگ قدر تکلیف میں ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کی جناب میں ہماری سفارش فرمادیجئے۔ بس میں اسی وقت اٹھ کھڑا ہوں گا اور عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے پروردگار کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد و ثنا میرے دل میں ایسی القاء کرے گا کہ مجھ سے پہلے آج تک کسی کو القا نہیں کی۔ پھر فرمائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھاؤ جو کچھ مانگو گے وہ تم کو ملے گا اور جس کی سفارش کروگے قبول کی جائے گی تو پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا یارب امتی، یارب امتی، یارب امتی، پھر میرا رب ارشاد فرمائے گا اے محمدؐ تم اپنی امت کو جن پر کچھ حساب نہیں ہے جنت کے دائیں دروازے سے داخل کردو، اگرچہ ان کو ہر دروازے سے داخل ہونے کی اجازت ہے۔ پھر فرمایا مجھے اسی ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ جنت کے دروازوں کے دونوں بازوؤں میں اس قدر فاصلہ ہے جیسے مکہ سے ہجر یا مکہ سے بصریٰ۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ مکہ معظّمہ میں

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اپنی بیوی ہاجرہ اور اپنے شیر خوار بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو لے کر مکہ آئے اور زمزم کے اوپر بیت اللہ شریف کے پاس ایک بڑے درخت کے نزدیک (موجودہ) مسجد حرام کے بالائی حصہ میں اتار دیا۔ اس وقت مکہ میں نہ کوئی آدم زاد تھا، نہ پانی۔ حضرت ابراہیمؑ نے وہیں ان کو چھوڑا اور ایک کھجور کی تھیلی اور ایک مشکیزہ پانی دے کر آگے بڑھے، حضرت ہاجرہ ان کے پیچھے لپکیں اور کہا اے ابراہیمؑ آپ کہاں جاتے ہیں؟ آپ ہم کو اس جنگل میں چھوڑے جاتے ہیں جہاں نہ کوئی ہم جنس اور نہ کوئی چیز۔ حضرت ہاجرہ بار بار کہتی تھیں اور حضرت ابراہیمؑ بالکل متوجہ نہ ہوتے تھے۔ تب حضرت ہاجرہ نے کہا کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے؟ کہا ہاں، کہنے لگیں پھر تو مجھے کوئی غم نہیں۔ اللہ ہمیں ضائع نہ فرمائے گا۔ حضرت ابراہیمؑ آگے بڑھ گئے۔ جب ثنیہ پر پہنچے جہاں سے وہ ان کو نظر نہ آتے تھے تو بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی۔ رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۔رَبَّنَا لِیُقِیْمُوْا

الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ○

حضرت ابراہیمؑ دعا کر کے چلے گئے۔ حضرت ہاجرہؓ اللہ کا نام لے کر وہیں ٹھہر گئیں۔ وہ حضرت اسماعیلؑ کو دودھ پلاتی تھیں۔ پیاس لگتی تو وہ پانی پی لیتی تھیں۔ جب پانی ختم ہو گیا اور ماں بیٹے دونوں پیاسے ہوئے۔ حضرت اسماعیلؑ پیاس کی شدت سے زمین پر لوٹ رہے تھے۔ ماں سے بیٹے کی یہ حالت نہ دیکھی گئی۔ گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئیں اور صفا پہاڑ کو قریب دیکھ کر اس پر چڑھ گئیں کہ شاید کہیں پانی نظر آ جائے پھر میدان کی طرف نگاہ دوڑائی کہ شاید کوئی آدمی ہی نظر آ جائے مگر کوئی دکھائی نہ دیا تو صفا سے اتر کر میدان میں آئیں اور اپنا دامن سمیٹ کر ایسا دوڑیں جیسے کوئی تکلیف اٹھا کر زور سے بھاگتا ہے۔ پھر میدان سے گزرتی ہوئی مَروہ پر آئیں اور چاروں طرف نظر دوڑائی مگر کوئی نظر نہ آیا، اس طرح سات پھیرے کیئے، حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا یہی ''سعی'' ہے۔ انہی کی تقلید میں لوگ دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑ لگاتے ہیں۔

حضرت ہاجرہ مَروہ پر تھیں کہ ایک آواز سنائی دی تو انھوں نے چپ سادھ لی اور کان لگا کر سُنا تو پھر وہی آواز آئی تو کہنے لگیں میں نے آواز سن لی اگر کوئی مدد کو آیا ہو تو مدد کرے۔ ناگاہ کیا دیکھتی ہیں کہ زمزم کے قریب ایک فرشتہ ہے اور اس نے اپنی ایڑی یا بازو زمین پر مارا تو پانی ظاہر ہو گیا اور پھوٹ نکلا۔ حضرت ہاجرہ نے چاروں طرف سے گھیر کر حوض سا بنا لیا اور خود بھی پیا اور بچہ کو بھی پلایا اور چلو بھر بھر کر مشک میں پانی ڈالتی تھیں۔ اور ہر چلو پر فوارے کی طرح پانی جوش مارتا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسماعیلؑ کی ماں پر رحم فرمائے۔ اگر وہ زمزم کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتیں، چلو سے نہ بھرتیں تو یہ زمزم جاری ہو کر چشمہ بن جاتا، پھر حضورؐ نے فرمایا کہ انھوں نے پانی پیا اور لڑکے کو دودھ پلایا۔ پھر فرشتے نے کہا تم ضائع ہونے کا خوف نہ کرنا یہ لڑکا اپنے باپ کے ساتھ مل کر اس جگہ اللہ کی عبادت کے لئے ایک گھر بنائے گا اور اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والوں کو ضائع نہ کرے گا۔ بیت اللہ کی جگہ ٹیلے کی طرح اونچی تھی۔ اگر سیلاب آتا تھا تو دائیں بائیں سے نکل جاتا تھا، پھر

جرہم کے قبیلہ کے کچھ لوگ یا جرہم کے قبیلہ میں سے ایک گھر کے لوگ کدا کے راستہ سے آئے اور مکہ کے نشیب میں ڈیرہ ڈالدیا۔ ایک پرندہ کو منڈلاتا دیکھ کر کہنے لگے یہ پرندہ تو پانی کے گرد گھومتا ہے۔ ہم مدت سے اس میدان میں آتے جاتے ہیں ہمیں تو یہاں کبھی پانی نظر نہیں آیا۔ پھر انھوں نے دو ایک قاصد پانی کی تلاش میں بھیجے۔ تو وہ پانی کی خبر لے کر آئے۔ پانی کی خبر سن کر قافلہ وہاں پہنچا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میر قافلہ نے حضرت ہاجرہؑ کو اس حالت میں پایا کہ وہ تنہائی سے اکتا گئی تھیں اور ہم جنسوں کی تلاش تھی۔ میر قافلہ نے ان سے وہاں ٹھہرنے کی اجازت مانگی۔ حضرت ہاجرہ نے کہا میں بخوشی اجازت دیتی ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ پانی پر تمھارا قبضہ نہ ہوگا۔ انھوں نے کہا یہ ہمیں منظور ہے۔ پھر وہ لوگ وہاں اتر پڑے اور آدمی بھیج کر اپنے اہل وعیال کو بلوالیا اور وہیں بود وباش اختیار کی۔ حضرت اسماعیلؑ جب جوان ہوئے تو اسی قبیلہ کے لوگوں سے عربی سیکھی، وہ ان کو بہت بھائے۔ جب وہ بالغ ہوئے تو اسی خاندان کی لڑکی سے شادی ہوگئی۔ اس کے بعد حضرت ہاجرہ کی وفات ہوگئی۔ کچھ زمانے کے بعد حضرت ابراہیمؑ ان لوگوں کے دیکھنے کو تشریف لائے تو حضرت اسماعیلؑ کو نہ پایا۔ ان کی بیوی سے دریافت کیا کہ اسماعیلؑ کہاں گئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے لئے شکار کرنے گئے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا تمہاری زندگی کس طرح گزرتی ہے کہا ہم بہت تنگی اور تکلیف میں ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا اچھا جب تمہارے شوہر آئیں تو میرا سلام کہنا اور کہنا اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں، جب حضرت اسماعیلؑ آئے تو انھیں کچھ قرائن سے پتہ چل گیا کہنے لگے یہاں کوئی آیا تھا بیوی نے کہا ہاں ایک بوڑھے شخص اس وضع کے آئے، آپ کو پوچھ رہے تھے۔ پھر گزر ان کے متعلق سوال کیا تو میں نے کہا، بہت تنگی سے بسر ہوتی ہے تو کہا جب تمہارے شوہر آئیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔ حضرت اسماعیلؑ نے کہا وہ میرے باپ تھے مجھ کو حکم دے گئے ہیں کہ تم کو طلاق دیدوں، بس تم اپنے میکہ چلی جاؤ۔ حضرت اسماعیلؑ نے ان کو طلاق دے کر اسی خاندان کی دوسری لڑکی سے شادی کرلی۔ حضرت ابراہیمؑ کچھ عرصہ بعد آئے تو اس مرتبہ بھی حضرت اسماعیلؑ کو نہ پایا، پوچھا کہ اسماعیلؑ کہاں ہے بیوی نے کہا کہ وہ ہمارے لئے کچھ

لینے گئے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا تمہارا کیا حال ہے کس طرح زندگی گزرتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے ہم بہت آرام سے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا تمہاری غذا کیا ہے۔ کہا گوشت اور پانی۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا اے اللہ ان کے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان دنوں کسی قسم کا غلہ ان کے استعمال میں نہ تھا ورنہ ضرور غلہ کی برکت کی دعا کرتے اور فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں یعنی گوشت اور پانی مکہ کے سوا کسی اور جگہ موافق نہیں آسکتے (یعنی اگر کوئی صرف انھیں دو چیزوں پر اکتفا کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا) ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ آئے اور پوچھا کہ اسماعیلؑ کہاں ہیں ان کی بیوی نے کہا وہ شکار کو گئے ہیں، آپ اتریئے کھایئے پیچھے وہ بھی آجائیں گے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا تمھارا کھانا پینا کیا ہے، کہا گوشت اور پانی، کہا اے اللہ ان کے کھانے پانی میں برکت عطا فرما۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کی برکت ہے۔ پھر حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ جب تمہارے شوہر آئیں تو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھیں۔ حضرت اسماعیلؑ جب تشریف لائے تو بیوی سے پوچھا یہاں کوئی آیا تھا، بیوی نے کہا کہ اچھی صورت وشکل کے ایک بوڑھے شخص آئے تھے آپ کو پوچھا اور ہماری گزران کے متعلق سوال کیا۔ ہم نے کہا بہت مزے میں ہیں، بڑے آرام سے ہیں۔ کہا کچھ اور بھی کہتے تھے کہا ہاں، آپ کو سلام کہا اور کہا اُن سے کہہ دینا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھیں۔ حضرت اسماعیلؑ نے کہا کہ وہ میرے باپ تھے، دروازے کی چوکھٹ سے تم مراد ہو، مجھے حکم دیا کہ تمھیں اپنے سے جُدا نہ کروں۔

کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابراہیمؑ پھر آئے اس وقت حضرت اسماعیلؑ زمزم کے پاس ایک درخت کے نیچے تیر بنا رہے تھے۔ حضرت اسماعیلؑ باپ کو دیکھ کر فوراً کھڑے ہو گئے اور دونوں اس طرح سے ملے جیسے باپ بیٹے ملا کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا اسماعیلؑ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کام کا حکم دیا ہے۔ حضرت اسماعیلؑ نے کہا جو کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا، بجا لایئے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا تم میری مدد کرو گے، حضرت اسماعیلؑ نے کہا ضرور۔ حضرت ابراہیمؑ نے بلند ٹیلہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، اس جگہ ایک گھر بنانے کا حکم ہوا ہے۔ بس اسی وقت عمارت کی بنیاد قائم کی گئی۔

حضرت اسماعیلؑ پتھر لاتے تھے اور حضرت ابراہیمؑ بناتے جاتے تھے، جب دیواریں اتنی بلند ہوگئیں کہ ہاتھ نہ پہنچ سکا تو ایک پتھر لاکر رکھ دیا۔ حضرت ابراہیمؑ اس پر کھڑے ہو کر بناتے تھے۔ اور حضرت اسماعیلؑ پتھر لالا کر دیتے تھے اور دونوں باپ بیٹے بناتے جاتے تھے اور یہ دعا کرتے جاتے تھے **ربنا تقبل منا، انك انت السميع العليم** ۝
(ترجمہ : اے اللہ ہمارے اس عمل کو قبول فرما۔ بیشک تو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ کو لے کر مکہ آئے، ان کے ساتھ پانی کی ایک مشک تھی۔ وہ اس مشک سے پانی پیتیں تو ان کے دودھ اتر آتا اور وہ بچہ کو پلاتیں۔ پھر ان کو ایک درخت کے نیچے بٹھا کر خود پلٹ پڑے۔ حضرت ہاجرہ ان کے پیچھے لپکیں اور کدا تک پہنچ گئیں اور پکار کر کہا اے ابراہیمؑ آپ ہم کو کس پر چھوڑے جاتے ہیں۔ وہ بولے اللہ پر، کہنے لگیں پھر میں راضی ہوں اور پھر اپنی جگہ پلٹ آئیں۔ اور اسی مشک کا پانی پیتیں اور بچہ کو دودھ پلاتیں۔ جب پانی ختم ہو گیا تو خیال کیا کہ میں جا کر دیکھوں شاید کوئی آدمی نظر آجائے۔ راوی کہتے ہیں کہ صفا پر چڑھ کر چاروں طرف نظر دوڑائی مگر کوئی نظر نہ پڑا تو اتر کر میدان میں آئیں اور میدان سے دوڑ کر مروہ پر پہنچیں اور کئی مرتبہ ایسا کیا۔ پھر خیال کیا کہ نہ جانے میرے بچہ کا کیا حال ہے، جاؤں دیکھوں۔ جا کے دیکھا تو وہی حالت تھی، جاں کنی کا عالم تھا۔ بس بے قرار ہو گئیں۔ خیال کیا پھر جا کر دیکھوں شاید اب کوئی نظر آجائے۔ غرض پھر صفا پر چڑھ کر چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن کوئی نظر نہ آیا، پھر مروہ پر آئیں۔ اس طرح سات پھیرے کئے، پھر خیال ہوا لڑکے کو جا کر دیکھوں نہ جانے کس حال میں ہو، اتنے میں ایک آواز آئی انھوں نے کہا تمہارے پاس کچھ بھی بھلائی ہو تو میری مدد کرو۔ ناگاہ وہ جبریلؑ تھے۔ اپنی ایڑی سے اشارہ کر کے ایڑی زمین پر ماری۔ بس اسی وقت پانی پھوٹ نکلا اور حضرت ہاجرہ نے گھبرا کر گڑھا کھودنا شروع کر دیا اور (راوی نے) تمام حدیث بیان کی۔ (بخاری)

حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ فرماتے تھے کہ (۱) کھنبی من کی ایک قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے۔

(۱) یعنی جیسے من و سلویٰ بنی اسرائیل کو بغیر مشقت اور تلاش کے مل جاتا تھا۔ اسی طرح کھنبی بھی بغیر بوئے جوتے پیدا ہو جاتی ہے۔

استغفار کا بیان

آیات

(١) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ (محمد۔ع ٢)

(١) اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہو۔

(٢) وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (نساء۔ع ١٦)

(٢) اللہ سے بخشش چاہو، بے شک اللہ بخشنے والا رحمت والا ہے۔

(٣) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ (نصر)

(٣) اپنے رب کی پاکی بیان کرو اور بخشش چاہو بیشک وہ معاف کرنے والا ہے

(٤) لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(٤) جو لوگ پرہیز گار ہیں ان کے لئے اللہ کے ہاں جنت کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اس میں بیبیاں صاف ستھری ہیں، اور اللہ کی خوشنودی ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

(٥) اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(٥) بیشک وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمارے رب ہم ایمان لے آئے۔ بس تو ہم کو بخش دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

(٦) اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ (آل عمران۔ع ٢)

(٦) صبر کرنے والے، سچ بولنے والے، اللہ کے حکم بردار، خرچ کرنے والے، اور پچھلی رات میں گناہ بخشوانے والے۔

(٧) وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (نساء۔ع ١٦)

(٧) جو کوئی گناہ کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے اور اللہ سے بخشش چاہے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

(٨) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ (انفال۔ع ٤)

(٨) اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا جب تک تم ان میں ہو اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا جب تک وہ استغفار کرتے ہیں۔

(۹) وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ٥
(آل عمران۔ع ۱۴)

(۹) وہ لوگ جو کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں یا اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو بخشنے والا ہے اور وہ جان بوجھ کر اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے

احادیث

استغفار کی فضیلت واہمیت

حضرت اغرالمزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک بار میرے دل پر ایک پردہ سا پڑ جاتا ہے اور میں ایک ایک دن سو سو بار استغفار کر لیتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے۔ واللہ میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر دے اور دوسرے ایسے لوگوں کو پیدا کر دیتے جو گناہ (۱) کر کے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں، اور اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ نے سو مرتبہ (۱) رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ٥ پڑھا۔ ہم اس کو شمار

---

(۱) رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں لوگوں کو توبہ کی ترغیب دی ہے ظاہر ہے کہ یہ حدیث سن کر کس کو توبہ کی ترغیب نہ ہو گی؟ دوسرے صحابہؓ پر خوف خدا اس قدر غالب تھا کہ دنیا ان کے لئے سوہان روح تھی ان کو تسلی دی کہ جہاں اس کو قہار سمجھتے ہو وہاں رحیم و کریم بھی سمجھو، اس کی صفت رحمان ارحیم بھی ہے۔ یہاں ایک بات اور بھی بتانے کی ہے وہ یہ ہے لوگ اس حدیث کو سن کر گناہ کی جرأت نہ کریں کیونکہ قصداً گناہ کرنا سراسر نافرمانی اور سرکشی ہے، ہاں اگر غلطی سے گناہ ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے اس کو رحیم و کریم سمجھ کر سچے دل سے توبہ کرے، یہی توبہ اللہ کو پسند ہے کہ بندہ خطا تو کرے گا لیکن اب نادم اور پشیمان ہو کر ہم سے اپنی خطا کی معافی چاہتا ہے۔

(۲) اے اللہ مجھے بخش دے میری توبہ قبول کر بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے رحمت والا ہے۔

کرتے جاتے تھے۔(ابوداؤد۔ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر تنگی کو دور فرمادے گا اور ہر غم سے خلاصی کرے گا اور اس کو رزق ایسی جگہ سے عطا فرمائے گا جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہو گا۔ (ابوداؤد۔ترمذی)

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے (۱)اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّومَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھ لیا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔اگرچہ وہ کفار کی لڑائی سے پیٹھ موڑ کر ہی بھاگا ہو۔(۲)

سید الاستغفار

حضرت شدادؓ بن اوس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ،اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ،فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لاَیَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ۔ترجمہ :اے اللہ تو ہی میرا مالک ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تو نے مجھ کو پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں۔اور میں اپنی استطاعت بھر تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں۔اپنے گناہوں کی برائی سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور جو مجھ پر تیرے احسان ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا معترف ہوں، سو مجھ کو بخش دے،اس لئے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے۔پھر فرمایا جو کوئی اس کو دن میں سچے دل سے پڑھے اور اسی دن مر جائے تو وہ شخص جنت میں جائے گا اور اگر رات کو سچے دل سے پڑھے گا اور مر جائے گا تو وہ جنت میں جائے گا۔(بخاری)

---

(۱) میں اس اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ زندہ ہے قائم رہنے والا ہے اور اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

(۲) یعنی لڑائی کے وقت پیٹھ موڑ کر بھاگنا کبیرہ گناہ ہے لیکن وہ بھی معاف ہو جائے گا

نماز کے بعد استغفار

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد تین بار استغفار پڑھتے تھے اور پھر یہ کلمات زبان مبارک سے ادا فرماتے تھے۔ (۱) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَ الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. اوزاعیؒ اس حدیث کے راوی ہیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ کونسا استغفار رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے تو انھوں نے کہا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (مسلم)

وفات سے پہلے

حضرت عائشہ کثرت سے فرمایا کرتے تھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ. (بخاری۔ مسلم)

اللہ کی رحمت و بخشش

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے بنی آدم جب تک تو مجھ سے مانگے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو میں تجھ کو بخشوں گا چاہے تو کسی عمل پر ہو اور میں کچھ پرواہ نہ کروں گا (یعنی تجھے بخش دینا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے) اے بنی آدم اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور کچھ پرواہ نہ کروں گا۔ اے آدم کی اولاد اگر تم اس قدر خطائیں کرو کہ زمین تمہاری خطاؤں سے پُر ہو جائے اور پھر مجھ سے ملو لیکن میرا شریک نہ ٹھہراؤ تو میں تمہارے پاس اتنی ہی مغفرت کے ساتھ آؤں گا کہ زمین بھر جائے گی۔ (ترمذی)

عورتوں کو صدقہ و استغفار کی تاکید

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عورتو! صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو۔ کیونکہ میں نے تم کو کثرت سے دوزخ میں دیکھا

---

(۱) الٰہی تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تو بابرکت ہے اے بزرگی اور بخشش کے مالک۔

ہے۔ایک عورت نے عرض کیایارسول اللہ عورتیں دوزخ میں زیادہ کیوں جائیں گی۔ آپ نے فرمایاتم لعنت بہت کرتی ہواور شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہواور میں نے عقل ودین کے نقص کے باوجود داناپر غلبہ پانے والا بھی تم سے زائد کسی کو نہیں پایا،اس نے عرض کیا،ناقصات العقل اور ناقصات الدین کا کیا مطلب، فرمایادو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے۔ یہ عقل کا نقصان ہے۔ اور ہر مہینے نماز کی کمی اور روزے کا چھوڑنا یہ دین کا نقصان ہے۔(مسلم)

جنت کی صفتوں کا بیان جو اہل ایمان کیلئے تیار کی گئی ہیں

آیات

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ. اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ آمِنِیْنَ. وَنَزَعْنَا مَافِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ لَا یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّمَاهُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ. (حجر۔ع ۴)

بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہوں گے (کہا جائے گا)داخل ہو جاؤ امن اور سلامتی کے ساتھ اور جو کچھ ان کے دلوں میں رنجش تھی اس کو ہم نکال ڈالیں گے پس وہ بھائی بھائی ہو جائیں گے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے نہ ان کو وہاں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

یَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآاَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ. اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ. اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تُحْبَرُوْنَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَکْوَابٍ وَفِیْهَا مَاتَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ وَاَنْتُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ وَتِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ.

اے میرے بندو! آج کے دن سے نہ تمھیں کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہوگے، جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان رہے داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمھاری بیبیاں، تمھاری عزت کی جائے گی۔ ان پر سونے چاندی کے رکابی پیالوں کا دور چلایا جائے گا۔اور جو کچھ وہ چاہیں گے اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں گی وہ سب جنت میں موجود ہوگا۔

لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُوْنَ. (زخرف۔ ع۷)

اور تم ہمیشہ اس میں رہو گے، یہ وہی جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو۔ ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے تمھارے لئے یہاں کثرت سے میوے ہیں جن میں سے کھا رہے ہو۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ. يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِيْنَ. كَذٰلِكَ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ لَايَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوتَ اِلاَّ الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ، وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكَ، ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمِ. (دخان۔ ع۳)

بیشک پرہیزگار امن کی جگہ ہیں۔ باغوں اور چشموں میں باریک اور دبیز ریشمی کپڑے پہنیں گے اور آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے اور اسی طرح رہیں گے اور ہم ان کی شادی کردیں گے بڑی آنکھوں والی حوروں سے اور وہاں ہر قسم کے میوے باطمینان منگائیں گے۔ وہاں موت کا مزا نہ چکھیں گے۔ بجز پہلی موت کے۔ اور اللہ نے بچالیا ان کو دوزخ کے عذاب سے تمہارے رب کے فضل کے سبب سے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ. عَلَى الْاَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ. تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ. يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ. خِتَامُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ. عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ. (مطففین)

بیشک نیک لوگ آرام میں ہوں گے تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہونگے، تم ان کے چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی پاؤ گے۔ ان کو سربمہر شراب پلائی جائیگی جس پر مشک کی مہر ہوگی، حرص کرنے والوں کو چاہئے کہ اس میں حرص کریں اور اس کی آمیزش تسنیم کی ہوگی۔ یہ وہ چشمہ ہے جس سے مقرب بندے پئیں گے۔

احادیث

جنت کی زندگی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنتی، جنت میں کھائیں گے پیئیں گے لیکن وہاں نہ پائخانہ ہوگا نہ پیشاب، نہ تھوک نہ کھکار۔ کھانا ایک خوشبودار ڈکار کے ساتھ ہضم ہو جائے گا۔ اور دنیا کی زندگی تو سانس لینے پر موقوف ہے لیکن اس عالم پاک میں سبحان اللہ، الحمد للہ سانس لینے کے قائم مقام ہوگا اور یہی روح کی راحت کا باعث ہوگا۔ (مسلم)

جنت کی نعمتیں انسانی خیال سے بالاتر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی نے سنیں۔ اور نہ کسی آدمی کے دل میں خیال گزرا، پھر فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآاُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ٥

ترجمہ: کوئی شخص نہیں جانتا جو چھپا رکھی گئی ہے ان کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک۔

(بخاری۔ مسلم)

خوش نصیب جنتی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کے چہرے بدر کامل کی طرح چمکیں گے اور ان کے بعد والی جماعت کے روشن ستاروں کی طرح چمکیں گے اور وہاں نہ پیشاب ہوگا نہ پائخانہ، نہ تھوک نہ کھکار، انکی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کا پسینہ مشک کی مانند خوشبودار ہوگا۔ ان کی انگیٹھیوں میں خوشبودار اگر اور عود سلگے گا۔ ان کی بیویاں حور عین ہوں گی (یعنی بڑی آنکھوں والی) سب خوش خلق آپس میں مل جل کر رہنے والی ہوں گی۔ اور سب اپنے باپ حضرت آدمؑ کی شکل و صورت میں ہوں گے اور انھیں

کے قد کی طرح ساٹھ ساٹھ گز کے ہوں گے۔ (بخاری۔مسلم)

بخاری ومسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ان کی برتن سونے چاندی کے ہوں گے اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ہر مرد کی دودو حوریں ہوں گی۔ وہ حوریں ایسی نازک اندام ہوں گی کہ ان کی پنڈلیوں کا گوراگوشت اندر سے دکھائی دے گا اور وہ آپس میں ایک جان دو قالب ہو کر رہیں گے اور صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کریں گے۔

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ اہل جنت کے ادنیٰ آدمی کا کیا مرتبہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے تو وہ شخص آئے گا اس سے کہا جائے گا کہ تو بھی جنت میں داخل ہو جا، وہ عرض کرے گا خداوند عالیجاہ تمام منزلیں تو بھر چکی ہیں، بھلا میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں، تو اس سے کہا جائے گا اگر دنیا کے ایک بادشاہ کے ملک کے برابر تجھے ملک دیدیں تو تُو اس پر راضی ہو جائے گا۔ وہ کہے گا اے پروردگار میں راضی ہوں تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھ کو اس سے پانچ حصہ زیادہ دیا۔ وہ عرض کرے گا اے رب میں راضی ہوں۔ پھر کہا جائے گا کہ پانچ حصہ کے علاوہ دس حصہ اور مزید، پھر اس کے علاوہ تیرے لئے ہر وہ چیز موجود ہوگی جس کو تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھوں کو لذت حاصل ہو۔ وہ عرض کرے گا پروردگار میں راضی ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا خداوندا سب سے بڑے مرتبہ والا کیسا ہوگا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ ایسے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ان کی عزت کا درخت لگایا اور اس پر مہر لگادی وہ ایسا ہے کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی کے دل میں اس کا تصور آیا (مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سب کے بعد دوزخ نکالا جائے گا اور سب کے بعد جنت میں داخل ہوگا اس کو میں خوب جانتا ہوں۔ وہ شخص ایسا ہوگا۔ دوزخ کی تکلیفوں سے چکنا چور ہو کر گھٹنوں کے بل چل کر دوزخ سے نکلے گا، پس اس سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جنت میں جائے گا تو اپنے خیال میں اس کو بھری ہوئی دیکھ کر عرض کرے گا، خداوندا

میں اس میں کہاں رہوں، یہ تو بالکل بھری ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا جنت میں داخل ہو جا، وہ پھر جنت میں جائے گا اور اس کو اپنے خیال میں بھری ہوئی دیکھ کر واپس ہوگا اور عرض کرے گا بار الٰہا میرے جنت میں رہنے کی گنجائش کہاں وہ تو بالکل بھری ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا جنت میں داخل ہو جا تجھ کو دنیا کے برابر بلکہ دس گناہ اور زیادہ جگہ دی گئی، وہ عرض کریگا اے پروردگار تو بادشاہ ہو کر مجھ سے مذاق کرتا ہے، راوی ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ اس حال کو بیان کر کے اس قدر ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے اور یہ جنت کے ادنی آدمی کا درجہ ہوگا۔ (بخاری۔مسلم)

جنت کے خیمے

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں مومنوں کے لئے موتی کے خیمے ہوں گے جو اندر سے بالکل خول ہوں گے، ان کا طول ساٹھ میل کا ہوگا، ان خیموں میں اس کے گھر والے رہا کریں گے۔ اور بعض بعض کو نہ دیکھیں گے۔ (بخاری۔مسلم)

جنت کے درخت

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے کہ موٹا تازہ تیز قدم گھوڑے سوار سو برس اس پر چلے تو اس کو ختم نہ کر سکے۔ (بخاری۔مسلم)

ایک صحیح روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ گھوڑے سوار اس کے سایہ میں سو برس چلے تو اس کو قطع نہ کر سکے۔

اہل جنت کے مراتب

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنتی اپنے اوپر کے درجہ والوں کو ایسا دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے کنارے پر مشرق و مغرب کے روشن ستاروں کو دیکھتے ہو اور یہ فرق ان کے مراتب کے سبب سے ہوگا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بلند مرتبے تو پیغمبروں کو حاصل ہوں گے۔ دوسرے بھلا ان مرتبوں

کو کہاں پہنچیں گے، آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ مرتبہ ان کو ملے گا جو اللہ پر ایمان لائے اور پیغمبروں کو برحق جانا۔
(بخاری۔ مسلم)

جنت کا ایک ٹکڑا

• حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک کمان کی مقدار کی جگہ اس سے بہتر ہے جس پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے۔ (یعنی دنیا اور دنیا کی سب چیزوں سے بہتر ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

جنت کا بازار

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہوگا جنتی لوگ ہر جمعہ کو اس میں جمع ہوں گے اور شمال سے ایک ہوا آئے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں پر طرح طرح کی خوشبو نچھاور کردے گی جس سے ان کا حسن وجمال اور بڑھ جائے گا ان کی خوبصورتی کو چار چاند لگ جائیں گے اور پھر جب وہ اپنے گھروں کو پلٹیں گے تو گھر والے کہیں گے، اللہ اکبر تم بہت حسین ہو کر آئے ہو، وہ کہیں گے واللہ تم بھی حسن وجمال میں بے نظیر ہو رہی ہو۔ (مسلم)

رفقائے جنت

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنتی ایک دوسرے کو جھروکوں سے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

آنکھوں کی ٹھنڈک

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی ایک مجلس میں شریک تھا، آپ نے جنت کا پورا پورا حال بیان فرمایا۔ آخر میں یہ فرمایا کہ اس میں وہ چیزیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی آدمی کے دل میں اس کا خیال تک آیا، پھر آپ نے یہ آیت شریفہ پڑھی تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ

رَبَّهُمْ خَوْفاً وَّطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ○ (ترجمہ : ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو ڈر اور امیدواری سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ پس کوئی نہیں جانتا جو اُن کیلئے چھپا رکھی گئی ہے آنکھوں کی ٹھنڈک۔ (بخاری)

عیش دوام

حضرت ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنتی، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی کرنے والا پکار کر کہے گا اے جنتیو! اب تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے، اور ہمیشہ چین کرو گے کبھی فکر اور پریشانی میں مبتلا نہ ہو گے۔ (مسلم)

ادنیٰ جنتی کا مقام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ ادنیٰ جنتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ پروردگار اس سے فرمائے گا، جو کچھ تیری تمنا ہو بیان کر، تو وہ اپنی تمنائیں ظاہر کرے گا کہ حد کر دے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ سب آرزوئیں بیان کر دیں بس! وہ عرض کرے گا ہاں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو کچھ تیری خواہش ہے وہ بھی لے اور اس کے مثل اور بھی لے۔ (مسلم)

رضائے الٰہی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا اے جنتیو! وہ کہیں گے اے رب ہم حاضر خدمت ہیں اور ساری بھلائیاں تیرے دستِ قدرت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، تم راضی ہو، وہ عرض کریں گے ہاں، پروردگار بھلا ہم کیوں نہ راضی ہوں گے، آپ نے تو ہم کو وہ کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں کسی کو بھی نہیں دیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس سے بھی افضل تم کو ایک چیز دوں؟ وہ عرض کریں گے اس سے افضل بھی کوئی چیز ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں، وہ یہ کہ میں ہمیشہ تم سے راضی رہوں گا اور کبھی ناراض نہ ہونگا۔

(بخاری۔ مسلم)

دیدار خداوندی

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ نے چاند کی طرف دیکھا (اور یہ چودھویں رات تھی، چاند پوری آب و تاب کے ساتھ نکلا تھا) پھر فرمایا یقینی تم اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور بلا زحمت دیکھو گے، کوئی کشمکش نہ ہو گی۔ (بخاری۔مسلم)

حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کچھ اور بھی چاہیئے، وہ عرض کریں گے آپ نے ہمارے منہ روشن کر دیئے، ہم کو جنت میں داخل فرمایا، دوزخ سے نجات عطا فرمائی، اب ہم کو کیا چاہیئے (یعنی سب طرح کی نعمتیں تو عطا فرمادیں اب کس چیز کی کمی ہے) پس اس وقت حجاب اٹھ جائے گا اور اپنے پروردگار کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ یہ نعمت ایسی پیاری ہو گی کہ جنت کی کوئی نعمت اس کے ٹکر کی نہ ہو گی۔
(مسلم)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ. دَعْوٰهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (یونس۔ع۱)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کو ان کا رب مقصود تک پہنچائے گا ان کے ایمان کی وجہ سے کہ ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں آسائش کے باغوں میں وہاں ان کے یہ بول ہوں گے سبحانک اللھم پاک ہے تو اے اللہ اور تحیتھم فیھا سلام (یہ آپس میں دعائے خیر اور سلام ہو گا) اور آخری بات یہ بات ہو گی کہ ساری خوبی اس کے لئے ہے جو دنیا کا پروردگار ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدٰانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰانَا اللّٰهُ (اعراف۔ع۵)

اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو ہدایت عطا فرمائی ورنہ ہم تو ہدایت نہ پاتے اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ کرتا۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الأمِيِّ وَعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلیٰ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلیٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الاُمِّيِّ، وَعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَتِهٖ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلیٰ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلیٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ، فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o

اللہ رب العزت کی مدد اور توفیق سے یہ کتاب ناچیز گنہگار کے ہاتھوں سے پوری ہوئی فلك الحمد ولك الشكر اللہ تعالیٰ اس کو مقبول فرمائے اور اس کتاب کو باقیات الصالحات میں شامل فرمائے اور پڑھنے والوں اور سننے والوں کیلئے مفید سے مفید تر ثابت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَيِّدِنَا وَمَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

ختم شد

اچھی کتابیں

تعلیم القرآن از حضرت مولانا محمد اویس ندوی نگرامیؒ

اس کتاب میں عقائد، عبادات، معاملات، اور اخلاق وغیرہ سے متعلق وہ تمام احکام و تعلیمات جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے، آیات قرآنی سے تحریر کی گئی ہیں، اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں سادہ دلنشیں انداز میں ان کی تشریح کی گئی ہے اور ان کے متعلق متفرق فوائد و مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت

کاروان ایمان و عزیمت از مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

قافلۂ مجاہدین یعنی حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریک اصلاح و جہاد سے تعلق رکھنے والے اصحاب علم و فضل و عزیمت کا تذکرہ جس سے مسلمانوں کی تاریخ عوت و عزیمت کا ایک روشن باب سامنے نظر آتا ہے۔ قیمت

تذکرہ حضرت سید احمد شہیدؒ از محمد حمزہ حسنی

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی، آپ کے اصلاحی و تجدیدی کارنامے، بر صغیر ہند و پاک کی سب سے بڑی تحریک اصلاح و جہاد کی روداد، ایک دلکش اور روح پرور کتاب۔ قیمت

÷ ناشر ÷

مکتبۂ اسلام

۲/۵۴ ۷ احمد علی لین، گوئن روڈ، لکھنؤ۔ (یوپی) ۲۲۶۰۱۸